

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلدستہ گلستان شیرین مقالی طغرائے منشور بے مثالی تقریظ نوشتہ جناب
معالی القاب خواجہ غلام غوث خالص صاحب پیچہ سابق میرنشی لغاب لفظت گورنار
ممالک مغربی و شمالی کہ فی حد ذاتہ متین و مہذب و فہم و فہم و فہم و فہم
نظم و نثر میں یگانہ ہیں بانیہ اس زمانہ ناپرساں میں حیرت کے حال پر نظر
کرم رکھتے ہیں مختصر یہ ہے کہ حسن صورت و کمال سیرت بہم رکھتے ہیں۔

تقریظ

یاں شاہد معنی کے جلوے کی یہ صورت ہے دیوان کا ہر صفحہ آئینہ حیرت ہے

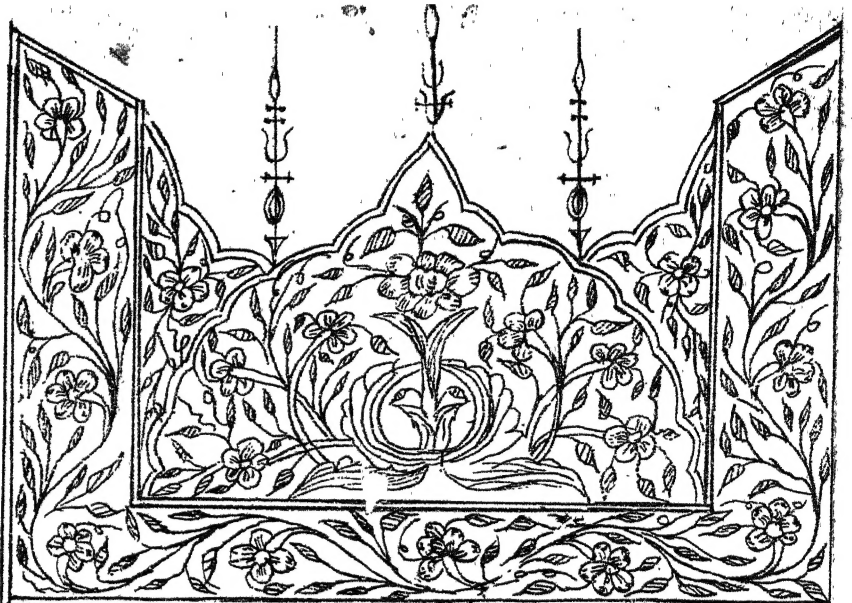
میں اس دیوان کو آئینہ حیرت اس نظر سے نہیں کہتا کہ خان فصاحت و قریب
محمد جان خان حیرت کی تصنیف ہے بلکہ اس وجہ سے کہنا ہوں کہ ایسے وقت
میں کہ شاعری محض ایک لغو حرکت اور بالکل تضييع اوقات سمجھی جاتی ہے
اور فی نفس الامر ہے یہی بات جب کوئی سنے اور سمجھنے والا نہ ہو

موزون ناموزون ہے اور سخن خوب نامرغوب عرض
تے ہر نظر ہو تو لعل اور تہ

تی ہے

وقت کو اپنے حکیمانہ روش کی وجہ سے مطلق اسکا ذوق نہیں کہ کوئی صلی
امید میں جان کپائے سمجھان کو افسردگی خاطر سے ذرا بھی شوق نہیں کہ کوئی

جاکھا ہی کی داو پائے زمانے کا وہ ڈھنگ کہ عاشق اپنے دل اور معشوق اپنے
 زلف سے زیادہ پریشان ہیں لیل و نہار کا یہ رنگ کہ امیر اپنے جہاں اور غریب
 اپنے حال میں مبتلا و حیران ہیں کما نکاشعرا و کیسی شاعری اور سپرہ یہ کہ ہمصنف
 سب آشیائے خالی کر گئے ہمنواؤں نے گلشن عدم کی راہ لی جو کچھ کہنے سے
 والے باقی رہ گئے ہیں اور پھر ایسی اور اسی جھاگسی ہے کہ زبان اور کان بند کر کے کینج
 عزلت میں خاموش ہیں زمانہ اونکے لئے وہ زمانے کے واسطے حرف از خاطر
 فراموش ہیں بزم جہان ایسے شمسان ہے جیسے بارات رخصت ہو نیکی بعد شادی کا
 گھر یہ محفل ایسی خاموش اور اہل محفل ایسے بیہوش ہیں حبس طح رات کی مجلس شراب
 بوقت سحر مصنف کا اس کس مہر اور کس مشنوفن کے طرف متوجہ رہنا اور اپنے کلام
 کے ندوین میں بہت صرف کرنی محل حیرت ہی اور پھر اس خوبی کے ساتھ کہ درحقیقت پرزور
 معنی کے لئے آئینہ خانہ ہے جد نہر گاہ کیجئے دل فریب جلوے پیش نظر ہوتے ہیں
 فی الواقع صحتان بادہ سخن کے واسطے اس سیکرہ میں حرف کی کشش اور دایرے وہ
 تیشہ اور پیمانہ ہے کہ با خبر اسکی سیر سے میر لطح بخیبر ہوتے ہیں زیادہ کیا لکھوں حسن
 کلام اپنی خوبی کا آپ شاہد ہے کیسی تعریف کی ضرورت نہیں محبوب خود کا جمال
 سادہ ہی دلربا ہے مشاطہ کی سنوارنے کی کچھ حاجت نہیں الہی یہ آئینہ ہمیشہ
 منظور نظر صاحب نظران ہے جو اسے دیکھیں صفائی سخن کا شیفہ ہو کر آئینہ کی طرح حیران رہیں
 چشم بد جاسد سے یارب تو بچا اسکو | تو سب کا نگہبان سب کچھ تجھ قدرت سے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p> کرسیدہ قلم دیکھ یہ موقع ہے کہا نکا مقدور کسے ہے تیری قدر کے بیا نکا جلوے تیرے نینگ کو ہیں ارض صبا میں ہر جزین ہر اک کل میں تو ہی تو نظر آیا خود جلوہ نما کے ہو پردہ گل میں مصرف ہوئی اور ہی مذکور میں تو کیا تو وہ گل بنیاردو عالم ہے کہ جسکو دنیا سے گیا جسے کہ عقبی پہ نظر کی کیون غالب خاکی میں ہو اروح کا سکنا </p>	<p> لکھنی ہے صفت او سکی جو خالق ہے ہما نکا ادراک تو کیا دخل نہیں ہم و گما نکا لا ریب کہ خالق ہے تو ہی کون و مکانا سر ڈا لگے جب پردہ توحید میں جہا نکا باعث ہوا خود بلبشید کے فضا نکا مان مدح کرے او سکی تو جو ہے نہ بانکا کہلا نیک کا ہے خوف نہ کٹکا ہے خزا نکا جو تجھے پردہ نہ بیان کا نہ دانا نکا عقدہ نہیں کہلتا تیرے اسرار نہا نکا </p>
---	---

اے غافلویہ بھی تو ہے ایک غور تجلی
ہر جا ہے ترانام تو کس جاہن میں موجود
اب میری حمایت بھی ہولے کل کے گدو
کب تک رہوں بیتاب مرے زخم جگڑن
ہوں منتظر رحم دکھا شان رحیمی ✓

جسپر تہیں ہوتا ہے گمان بر طبق
کوئین میں ڈنک ہے ترے نام و نشان
شہرہ ہو زما نیں میری طبع روانہ
دے دیکھے تارنگہ رحمت سے ٹانہ
ٹوٹے نہ سہارا میری چشم نگہ انسا

حیرت کی دعا ہے کہ جو دنیا سے سفر ہو
انجام ہو بہتر مری عمر گزاران کا

اوسے دلو تو ہم سمجھ ہیں آئینہ صفائیک
تو ہی مسجود آدم ہے تو ہی معبود عالم ہے
بہ چرخ کینہ پرور مجھے ٹیڑھی چا چلتا ہی ✓
برہی ہے ہر قباحت تو ایسا پاک اس ہے
گیا جو شہر خاموشاں کے جانب پہنچا
نہ ہوتا نابالہ لکل تو میں تہ تک پہنچ جاتا
جسے کوئین میں دیکھتا رہا محتاج ہی پایا
تیری ذات مقدس کے سوا ہی عالم فانی
تیری رحمت کی باعث منگل نرمی سے تلخ
حیدونہیں دکھا کر نور اپنا محو کرتے ہو

تماشا جسمیں رہتا ہے تیری قدرت ٹائیک
تو ہی دنیا میں حاکم ہے براہیک ہدائیک
الہی مجھ کو صدمہ ہونہ اسکی کج ادائیک
بشر کیا قدسیونہیں غلے تیری پائیک
تماشا یا سنو ان بہتر ہے کیا تیری خدائیک
طریقہ مجھ کو بھی بتلاؤ رسم آشنائیک
یہ ہے دست فلک میں باہ یا کانگہ گدائیک
یقین ہے ہر کس دن کس کو تیری دیپائیک
نگاہ پاک میں شاید اثر ہے مویسائیک
طریقہ ہے الگ سب سے تمہاری دلربائیک

<p>موافق قول کے اپنے سبھو نکور زرق و برق ہے یہ قیرے عشق کا سودا ہے دل کا سودا ہے دل عاشق غرور حسن سے پا مال کرے تیرے تمہیں انصاف سے کہد و بشکر کیونکہ ان پونچھ عجب کیا وہ نگاہ پاک سے اسکی طرف دیکھو نوشتہ کیا میری تقدیر کا باخط تو ام ہے نہ ہو مرقد میں تیرا کی الہی تیری جنت سے نہ ہوں محتاج غرور و نکاہر و ساہی مجھ پر اب ازل کے دن لکھا جو رزق تو نے روزِ قضا تمہارا رزق کہا تا ہوں تمہاری گیت گاتا ہوں</p>	<p>ہر اک عالم میں شہر ہے تیری وعدہ وفا کا یہی کا جل بنا ہے تیری چشم آشنای کا حسینو نہیں یہی کیا جلوہ تیری کبریا کا تصور کو جہاں ہوا نہیں بتا سائے کا ✓ کہ میرا دل تو آئینہ ہے انکی خود نمایا کا تمہارا وصل حسین ہے وہیں ہے غم جہا کا چمک دکھلائے گمہ مجھ کو میری جہا کا تیری بندہ نوازی کا تیری حاجت روا کا میں ہوں مشکور رازقی اس تیری وعدہ وفا کا نتیجہ نیک پاتا ہوں میں اس لغتہ سرا کا</p>
---	--

<p>خداوند دو عالم مشکل حیرت بھی حل کرے کہ ہے کوئین میں دیکھائی مشکل کشای کا</p>	
<p>کیون نظر اس درخشندہ جسم پاک کا دست قدرت نے کیا جب آبِ حیات سرِ خمیر لمحہ بینی نہیں حضرت کے چہرے پر عین آپ کے دریائے الفت میں ہوا دل غوطہ زن جسم احمد میں نہ تھی ہرگز کوئی شے سایہ دار</p>	<p>آنکھ کی پتلی میں تپا ہے شہرِ لولاک کا گرد تھی خوشبو لگے گل تملانا جگر خاک کا یہ بھی شعلہ ہے اونہیں کے روئے آتش کا حوصدہ تو دیکھئے اس سحر کے تیرا ک کا نور کے بریں تھا جامہ نور کی پوشاک کا</p>

خلقت مولا ہو جب خالق کے نورِ خاص سے
 آئینے مرقد میں جب تعظیم مولا کے لئے
 جامہ ہستی میں حضرت کی صفت اچھلے
 روضہ اقدس سے کتنی دو پہر کا ہی بجے
 مجھ مرہض غم کی صحت میں ہے مولا کیون
 آپ کی فرقت میں گل نہی ہے شریک غم پر
 سب لمانو نہ ہو گا پر تو افکن خلد میں
 قرب خالق سے ہوا جسے شبِ معراج میں
 دل نہیں پا کر حلقہ کیسویں کیوں غافل ہے
 دم کی آمد شد بھی ہے است لے بندہ نواز
 تو سن روح روان لچل مدینہ میں مجھے
 یاتپ دیدار حضرت سے ہو ے یہ آبلے
 او سکی عظمت سے ہو باغی کچھ تو سمجھو منکرو
 تم بشر ہو آبِ گل سے اور وہ خیر البشر
 پاؤں رکھتے ہیں بچا کر راہِ ہول میں ملک

دخل کیونکہ ہو وہاں پر وہم کا ادراک کا
 اوٹھ کھڑا ہو گا بگولہ میری شست خاک کا
 چاند اک دبیب ہے اونکی ملگ بوشاک کا
 یا الہی ہو برلاس گردشِ فلاک کا
 جب نگاہِ رحم کہتی ہے اثر تریاک کا
 حال میرا ہی سہا ہے ابوس گریبان جاگ کا
 نخل طوبے بنکے سایہ آپ کی مسواک کا
 فرش سے تناوش شہرہ ہوتی دہاک کا
 حال اتبے ہے تمہارے بستہ فزاک کا
 کیا شسترے ٹوٹ جائیگا میری اس ڈاک کا
 کیوں رکا تو تو بنایا ہے بڑی چالاک کا
 یا نہال زمین خوشہ لگ گیا ہے تاک کا
 جو بنی ہیجا ہوا آیا خدا نے پاک کا
 وہ سراپا نور ہے سایہ جو جس خاک کا
 ہے یہ رتبہ ان کو کچھ کہ خس و خاشاک کا

قطعہ

ہے کوئی عرضِ مدینہ سے بھی حیرت نہ
 آسمان لیتا ہے بوجھ یک کی جسکی خاک کا

غزل

<p> نکدہ ہے مجھ کو احمد رسل کی ذات کا سم عاشقوں کے حق میں کیونکی مفارقت مملو ہے فرق ستر الہی سے سرسبز آنکھیں ہیں رشک نگر قباں کہ عین نور رخ کو ضیائے مہر کہیں بیکہ دنی روح میسر دہن کی مصحفی ناطق پہ مہر ہے ہے خط عنبرین رخ انور کے گرد پیش گر دن بیاض صبح تو ہیں ہاتھ شمع طور نور قدم شکم ہے تو ارکان دین ہیں پاپن اے رشک نوح جلد خبر لیجئے میری اکسو رہے ہمیشہ محبت میں آپ کی ایدل سوائے حضرت خیر البشر بہلا اصحاب و الکرام کی کافی ہی صیفت </p>	<p> مرکز وہی ہے دائرہ کائنات کا دیدار میں خواص ہے ماریلیات کا لوح جبین پہ نقش ہے حسن صفات کا بینی پہ ہے گمان الف اسم ذات کا گیسوئے مشکبار ہے یا دل ہر رات کا نکتہ سمجھ میں آگیا باریک بات کا یا حاشیہ لگا یا گیا دین رات کا صندوق سینہ میں ہے خزانہ صفات کا فیض قدم سے جلوہ ہوا ممکنات کا خشکی میں ڈوبتا ہے سفینہ حیات کا کر دیجئے علاج دل بے ثبات کا عقدہ کشا ہے کون میری مشکلات کا یعنی ہر ایک جز تہا اوس کی کلیات کا </p>
--	--

بعد فنا ہی دل میں رہے حب مصطفیٰ

حیرت ہو چلتے ہو وسیلہ نجات کا

سفینہ ہو روان جہن تیری آمر زگار کیا

پڑا ہوا سلسلے سیلاب میری انشکبار کیا

گیا غل غزلِ عظم پر چو حضرت کی سوار بیکا
 یہاں تک تو چڑھا دیا ہماری اشکبار بیکا
 کیا کیوں ذکرِ غنیمت یا مژگانِ کئی کٹار بیکا
 چمن کی روحِ گلگون ہے میری گل کی سو بیکا
 یہ چرکا کہا گیا ہے جب سے مژگانِ کئی کٹار بیکا
 الگ رہنا تھا روحِ وقالب کی جدائی ہے
 ہماری بنجودی کو دیکھ کر اجاب کہتی ہیں
 نظر آتا ہے ہر شے میں اونہیں کے نور کا جلوہ
 تلوں سے مزاجِ ہار کے ڈرتا ہی جی دیکھیں
 غلط فہمی سے اپنی لوگ جسکو برق سمجھتے ہیں
 ہر اک حشی کو تپہ مارے ہیں کسلے لڑکے
 حینون کی نگہ کے تیر پر تیرا سپہ آتے ہیں
 غرقِ آلودہ اون کی زلفِ شکیں خواب میں دیکھی
 تمہارے خال میں ہڈی کو کفرستان کر ڈالا
 گئے سب اقربا و دوست دنیا سے تو پہچانا
 تجھے جو بنجودی میں پلایا تو پا گیا ورنہ
 چلک تیری کمر کی برق تاباں نے اڑائی ہے

۷

ملک بے لے یہ تہہ ہے بشر کے خاکسار بیکا
 کہ دامنِ چرخ پر تر ہو گیا ابر بہار بیکا
 مزا یاد آ گیا پھر ہم کو اپنے زخمِ کار بیکا
 یہ شبنم بھی عرق ہے تو سن باد بہار بیکا
 دل صد چاک کو چپکا پڑا ہے زخمِ کار بیکا
 بہلا کیا پوچھتے ہو حالِ دل کی بقا بیکا
 یہ بیہوشی تماشا ہے کیسی ہوشیار بیکا
 مئے وحدت نے دبہہ دہو دیا پھر بیکا
 مال کا رکیا ہوتا ہے اس اسید دار بیکا
 وہ اک ہلکا سا جلوہ ہے ہمارے ہی بھلا بیکا
 بتوئے عشق میں ہے حکمِ شایہ نگار بیکا
 دل شیدا نشانہ بن گیا ہی چاند مار بیکا
 اندھیری رات میں سودا تھا آخر شمار بیکا
 فقط اک مصحفِ رخ سے جو چاؤ نیدا بیکا
 وطن سمجھتے جسکو ہے وہ عالمِ نیدا بیکا
 غضب میں بڑ گیا گز نام آیا ہوشیار بیکا
 مقلد ہو گیا سیما میری بقا بیکا

<p>جو ہو چکا آئینہ سے کیا تیری تہا کتیل کتیل وہ آغوشِ گلدریں بھی نہ سوچا میں ہے ہرگز نہیں بچے نظر آئے حسینوں کی محبت سے جو یہ سمجھ کر اسکو اضطراب دل نے مارا</p>	<p>لگا کئے یہی ہے حال اونکے اسطاریکا نصرت ہو جسے اوس یوفا کے ہمنار کا ہماری بڈیوں میں گن لگا ہے دوستدایکا سیری تربت پر رونے نام لیے بقیار کا</p>
<p>✓ اوتار و عکس نے یار اپنے شیشہ دلیں سلیقہ ہے اگر حیرت تمہیں آئینہ دایکا</p>	
<p>نہ منتشر سیری آہو نکھا گردہ ہوا نہ ہوتا تمہارا غم نہ اگر باعثِ خزان ہوتا گنزد عشق اوٹھائے کہیں جو حضرتِ خضر ہمارا شیشہ طل بے بہاتا او ظالم ہمیں تو غدر نہیں تمہا جانے جانیکا ہو اس جہا میں ملاقات تھے ہو بلی بجھا ہے زہ میں شاید تمہارا تیرنگہ خفیف و زار میرا حال شکے کہتے ہیں ہو س تو یہ ہے کہ قسمت جو یاد کی گئی سببِ دل بیتاب ہوں کہہ دیتے دم فنا بھی میری آرزو نخل جاتی</p>	<p>تو اس زمین پر اک اور آسمان ہوتا تو رنگِ رخ نہ میرا مثل زعفران ہوتا تو پہر نہ حوصلہ عمر جاودا نہ ہوتا اسے شکست نہ دیتا جو قدر دان ہوتا بہشت میں ہی اگر جلوۂ بنان ہوتا تو پیکِ عمر نہ ایسا روانِ دوان ہوتا نہیں تو پہلو میں اتنا نہ دل طپان ہوتا وہ بار عشق اوٹھاتا جو نا تو ان ہوتا مری جہیں نہ اسنگ آستان ہوتا اگر نہ رازِ ہفتہ تیرا عیان ہوتا تمہارا نام اگر لذتِ زبان ہوتا</p>

کسی آنکھ نہ پڑتی کہی حسینوں پر	اگر نہ تو سب جلوۂ بتان ہوتا
میں ضبط نہ نہ کر تا تو سوچ لے بلبل	میرا ہی عشق تری طرح را انگان ہوتا
امید رحم نے دنیا میں رکھ لیا جھکو	جو دل میں یہ بھی نہونی تو میں کہاں ہوتا

جو مچو خنجر ابرو نہونے تم حیرت
تمہارے دلیں نہ یہ زخم خونچکان ہوتا

روندا ہوا ہے یار کے حسنِ حال کا	کیا حال پوچھتے ہو دل پائمال کا
ابر و بنا ہے اونکے رخ بے مثال کا	اب ملگیا ہلال کو رتبہ کمال کا
سمجھو نور چشم جسے تم یہ تل نہیں	یہ عکس ہے اوسے رخ روشن کے خال کا
اے یار ہو فاترے دیکھ غبار نے	پتلا بنا دیا مجھے گردِ دلال کا
نہو بچو غنم کس طرح تیری بارگاہ تک	اب زور بھی تم کا میرے پائے خیال کا
جس سے گل مراد کی امید ہے مجھے	ہے رات دن خیال اوسے تو نال کا
میری سنا کے زیب جوانی خدا کی شان	پیر فلک لگاتا ہے گنٹھ ہلال کا
غصہ سے رخ پہوان ہے پسینہ گرہین	دریا ہے موج زن عرق انفخاں کا
مستوق بے نظیرے کسی شادین	کوئین میں بنیں کوئی اس چال فرماں کا
جو ہے فلک پہ مہر و خشتان بکروفر	اک ذرہ یہ بھی ہے تری جاہ و ہلال کا
اب زرب فرق ہیں جو یہ ہوئے سہ پجا	احسان ہے میرے سر پہ تیرے بال بال کا
ایک جاں تمہارے خنجر ابرو کے عشق میں	دیکھا کئے ہیں چاک گریبان ہلال کا

جیسے تمہارا نور تجلی نظر میں ہے	میں دیکھتا ہوں جواب دیکھنے کے خیال کا
حیرت درویش سے کہ ہوا قبتِ نجیر اب آگیا قریب زبانا روال کا	
<p>تیرے مڑگان سے اوڑھے ہیں شانہ دل کا خوب گذر امیر سے پہلو میں زبانا دل کا بسترِ غم پہ اگر تک کے ہی ہو جائے گئیں قبر عاشق سے جو اوتھلا ہے گولہ یہ نہیں مجھ کو چھوڑا ہے تمہاری رحمت چھوڑی آہ سوزان نے مرے بھی جو اثر دکھلایا ہنس گیا زلف پریشانیں تو چٹپٹا ہوا آپ کے عشق کی لذت ہے اویس کو محل قطع امید ہے جسے ترے جانب د گیا آبرو دولتِ دینِ راحتِ جان ہوش و جاں سیکڑوں پاک ہیں اس میں ہی پسند آئی تو لو یوں تو بہتر نہیں کوئی بشریت کے عمل اب سمجھو جو جسے ہے وہ میرا دود جگر سودا یوں نے نہ ملو کتے ہیں بچتا دو گے</p>	<p>ان جینوں نے تو مشکل ہے بچانا دل کا اب کہاں ہے نہیں معلوم ٹھکانہ دل کا آپ کی یاد ہلا دیتی ہے شانہ دل کا ہے پس مرگ بھی یہ خاک اڑانا دل کا تم نے اسپر بھی تو احسان نہ مانا دل کا ہو لجا آئیں گے تمہیں بار جلانا دل کا شبِ تاریک میں اچھا نہیں جانا دل کا جس کو منظور ہے تکلیف اڑانا دل کا نہیں ممکن میرے پہلو میں اب آنا دل کا آپ کے عشق میں لٹنا ہے خزانہ دل کا ایسے زلفوں کے لئے چاہئے شانہ دل کا قبر ہے مگر غم سے لگانا دل کا بلکہ ہے برقِ جندہ بھی زبانا دل کا یہ شفیق جانتے ہیں لے لڑانا دل کا</p>

باز آنظلم سے اب بھی بت بدخود رہ
دست اغیار سے ہندی جولاگنی تو کھلا

حشر میں مجھ کو سنا یگا سنا ناد لکا
خوب آتا ہے تمہیں سخن رولانا دلکا

دل شکن تم سے جو برہم ہو تو حیرت نہ ڈرو
وہ نہ بگڑے جسے آتا ہے بنانا دلکا

جانتے تھے کہ مزا عشق میں محال ہوگا
چوٹ کھاتا ہوا نالان پس محل ہوگا
عاشق زلف سمجھ کر یہ سناتے ہیں مجھے
دین دنیا سے تعلق نہیں رہتا آئین
جلو حشر نہیں باو شہما پر موقوف
سکے نالے میرے پوچھا جو کچھ اونے
قاصد کو چہ قاتل کی علامت سنے
حیاں جانی ہے تو جانیگی بلے لیکن
ضعف آجائے گا اس دعوے بیکسائی میں
کر چکے سیر زبان رنگیا ہنگامہ حشر
میں نے پہاڑ میں بسے خون جگر سے پالا
کل نہ پہونچا در دولت پہ تو کھلا ہیجا
مجھ کو تار کیے مرقد کا نہیں غم زاہد

یہ نہ سمجھتے تھے کہ جینا ہمیں مشکل ہوگا
جسکو سمجھے ہو جس نعم وہ میرا دل ہوگا
آج کل میں کوئی پابند سلاسل ہوگا
عشق کے نام سے کاپنے گا جو قاتل ہوگا
لطف یہ بھی ہے کہ خود بانٹے محفل ہوگا
ہنس کے فرمایا کوئی نوہ گردل ہوگا
کوئی گریاں کوئی نالان کوئی بسمل ہوگا
لطف نظارہ تر خنجر قاتل ہوگا
شیشہ عکس نہا جب کہ مقابل ہوگا
یہ تماشا بھی مگر دید کے قابل ہوگا
کیا سمجھتا تھا میرا دشمن جان دل ہوگا
کوئی تجس بہی گم گشتہ منزل ہوگا
داغ دل قبر میں رشک میر کا مل ہوگا

چاشنی مئے الفت جے کچہر ہی ہوگی | مرتے مرتے نہ تیری یاد سے غافل ہوگا

کل خفا ہو کے اوٹا میں تو کما سن حیرت
تو نہ آئیگا تو بچپن میرا دل ہوگا

نقص دہن سے جف ہو لطف بیان گیا روح روان کے بعد تن ناتوان گیا عیش و نشاط کرتے تھے ہم جبکہ در بیان مہر و وفا و عیش و طرب کے تلاش میں جس عہد میں تھا عشق و محبت کا ولولہ ہم حال لطف ملک عدم کس سے پوچھتے کعبے گئے کنشت میں نہ ہونڈا نہ وہلے اپنا ہی حال نک نہ کھلا مجھ کو تا برگ بیفا نہ ہے مہر و محبت کی جستجو ایسی ہے خوشگوار ہو اکوئے یار کی دلکا پتا لگا نیگا یہ کوئے یار میں بستی بیگی شہر خموشان میں اسلے اس غمگدہ کی سیر تو دیکھی ہے بار بار آئے سمجھ میں جب نہ بیان کے تغیرات	دندان گئے تو جو ہر تیغ زبان گیا جب جل بسا نکسین تو او کا مکان گیا وہ کیا ہوئی زمین و مکان آسمان گیا رنج و ملال مجھ کو ملا میں جہان گیا وہ دور کیا ہو او زمانہ کہاں گیا آیا نہ واسنے پہر جو ضعیف جوان گیا قسمت ہی پہر ساتھ گئی میں جہاں گیا میں کون ہوں کہا نے چلتا کہاں گیا شاید عدم کے سمت وہی کاروان گیا وہ رہ گیا وہیں نہ پہرا جو وہاں گیا جسد ہمارا قاصد عمر روان گیا لڑکا گیا ضعیف گیا تو جوان گیا آیا جو اشکبار بیان جو نقشان گیا نیز نگہ ساز تم ہو تمہیں پر گمان گیا
--	--

<p>اوس نخل بند گلشن ہستی کے حکم سے اسے غافل و سمجھ لو کہ یہ ہے طلسم گاہ یہ عالم فنا ہے یہاں پر رہیگا کون وہم و خیال و خواب ہے دنیا کی بے ثبات</p>	<p>مر جا گیا وہ گل جو سوتے باغبان گیا کسرا ہانہ دہرین پوشیدہ وان گیا جب اس جہان سے باوثر الفج ج گیا جب تم گئے جہان سے تم سے جہان گیا</p>
--	---

<p>راضی ہوا نہ یا ر تو حیرت یہ جانلو جتنا کیا ریاض وہ سب رایگان گیا</p>
--

<p>یو جو میرا دل نہیں مجھے بد لگیا راز دنیا ز عشق کا ہنگام ٹل گیا شانے سے اونکے کامل پچا نکا بل گیا دل مثل موم گرمے رخ سے پگھل گیا شاہش تیری دست درازی کو ایچون میں بہر عرض حال گیا کل جواؤں کی پس ہر وقت دل سے آتی ہے بوئے برشتگی بوسہ لیا جو سیدہ قن کا تو بول اڑھے اللہ کے شعلہ رخ روشن تر افروغ کہتے ہیں دیکھتے تو میرے منتظر کا حال سن لے چو تبخون کہ تری آبر و نہیں</p>	<p>افسوں تمہاری چشم فسونگر کا چل گیا وہ دن گذر گئے وہ زمانہ نکل گیا پہونچا نہ میرا ہاتھ جہان دست نشل گیا انجام کار گور کے سانچے میں ڈھل گیا دامن کا چاک تا بہ گریبان نکل گیا لب تک نہیں بے تیرے کہ وان رخ لگی شاید تمہارے آتشِ فرقت سے جل گیا کیونجی تمہارا نخل تمنا بھی پھل گیا نظارہ جا کے صورت پر وازہ جل گیا آنکھیں کھلی ہوئی ہیں مگر دم نکل گیا فصل بہار میں جو کہیں دل سنبھل گیا</p>
---	--

اندھے اونکے بھرا بر وکاشتیاق

حیرت ہے اس صدا کے خیرین خدا کی
جسے تمہارے نالے نے جی دہلیا

<p>کیسا قد سیم یار تھا جا کر او دہر ملا مشتاق دل کوئی کوئی مشتاق سہر ملا جب نخل آرزو ہے ہمیں بے شمار ملا آرام گاہ کو چہ زخم جگر ملا میں تنگ پاؤں نکلا تو وہ تنگ سہر ملا تمہی کو کے ہاں کوئی اہل نظر ملا کوئی اجل رسیدہ جو تمکو بشر ملا افسانہ فراق بھی کیا مختصر ملا نامہ پٹھا قریب سرنامہ بر ملا سنگ جھانمیں ہمیں شوریدہ سہر ملا کنے لگے کہ اہو نظر سے نظر ملا شاید کہ خاک میں وہ برشتہ جگر ملا جب قمر تن او جا رہا تھا گہر ملا دشمن ہماری جان کا مرغ سحر ملا</p>	<p>ڈھونڈنا جو دل تو دشمن ایسا نکلے گہر ملا معتوق جو ملا ہمیں بیدا در گہر ملا کیا فائدہ ہے گلشن ہستی اگر ملا کتاب ہے آکے سینہ میں تیرنگا ہار ملا سیری طرح سے مہر کو بھی ہے تلاش ملا میں دیکھ لو نگا خانہ دل ہی میں جہنم ملا جانباز نو گاترغ تغافل سے وہ کہی ملا گذری تمام عمر اوسیکے بیان میں ملا بہر جواب خط جو میں گہرا کے خود گیا ملا سامان جبر و صبر کے تقسیم جب ہو ملا جسوقت کر چکے مجھے شرمندہ بول ملا بولے زمین سے آتی ہے کیوں بوج کیا ملا کنج مزار روح کو کیا مفت مل گیا ملا صبح شہدِصال سے پہلے ہی بول اوٹھا ملا</p>
--	--

<p>روزانہ ملے ہمیں تیور بچے ہوئے ✓ مجھ نہیں جہا نہیں کوئی بادی پور جسے تجھے تلاش کیا خود وہ کہو گیا روتا ہے کیا یہ عارض نگین کے یا دین سمجھ جہا نہیں کیا کوئی صورت قیام کی</p>	<p>دل بھی ملا تو صورت شمع سحر ملا ہاں جا بجا بگولہ تو اک ہم سفر ملا جو یان ترا ہر ایک ہمیں پیچر ملا ہمکو لہو سے گل کا گریبان تر ملا ظاہر تو ہے کہ منزل فانی میں گھر ملا</p>
<p>سنتے ہو وار خنجر ابرو کے کس قدر حیرت تمہیں جگر تو بجائے سپر ملا</p>	
<p>بحر غم کے سر حال نہ یہ بسمل ٹہرا اب کھلا کعبہ دل یا ر کی منزل ٹہرا بد و خلقت سے وہ پہرے ہی گریزا جلوہ گر عشق ہو ایا رکاب جب لیں گے وہی ہوتا ہے جو کچھ ہوتی ہے مرضی کی ✓ کہیں پہنچتی ہے مجھے اب سوئے عدم وطن ✓ شک و صد شک جو ہے باد شر کوں و سکن علم والا ہو کہ بے علم جو ہو لا تجھ کو شک کی جا ہے کہ اعضا کے بدن میں ہے دل با خلق ہوئے دہریں لاکھوں ہی گھر</p>	<p>کشتے عزم ڈبولی تو مراد دل ٹہرا جسکو بیکار سمجھتے تھے وہ کامل ٹہرا جب میرے پاؤں پڑی پائے سلا ٹہرا ایک دم بھی نہ خیال میرے کامل ٹہرا میں نے جو قصد کیا دل میں وہ باطل ٹہرا مجھ کو دنیا میں نہ تو اسے میری شکل ٹہرا حشر کے دن بھی وہی بائے جھل ٹہرا وہی نادان مجھ ہی شیطان مجھ ہی عامل ٹہرا آپ کے لائق مسکن تو میرا دل ٹہرا کوئی اب تک نہ سرا نہ مقابل ٹہرا</p>

<p>یار کا چاہ زرخندان چہ بابل ٹہرا سچ تو یہ ہے کہ مراد دل ملاقا تمل نہ را صاحب محل تو نہ محل ٹہرا ہاتھ پیدل دے جسے وہی سئل ٹہرا اوسین ناقص کوئی ٹہرا کوئی کامل ٹہرا گل جسے کہتے تھے سب کو وہی گل ٹہرا جسے پہچان لیا نہ کج کو وہ ماقل ٹہرا آپ دلدار ہوے اور میں بیدل ٹہرا گل نہ ٹہرا نہ کوئی حور شمایل ٹہرا چوڑ کراؤ نکوراجو وہی کاہل ٹہرا محض خون وہی دامن قاتل ٹہرا</p>	<p>دو تے ہیں بشر و جن ملک کہتے ہی لیگیا کو چہ سفاک میں گہرا کے نجے سٹ گیا قالب خلکی ہی پس روح حرون نہ تو منصب ہی نہ تنقہ نہ گدا کی کوئی ذات باغ ہستی میں کھلے پھول ہزاروں ہی مگر قطعہ پہر چوم جا کے گرا شاخ سے وہ خاک ہوا کس و ناکس تری مخلوق ہیں برائیں سے دل تو پہلو سے لیا میرے جہان میں مشہور وہ سرا نور تجلی ہے کہ جکا ہم سنگ قافلہ والوں نے لی منزل مقصود کی راہ جو دم قتل ہوا میرے لہو سے گلگون</p>
--	--

<p>یہ تو ہے خال رخ یار کا پر تو حیرت کہ تری آنکھ کی تیلی میں پڑا تل ٹہرا</p>	<p>نقشہ بگاڑ کے دل خانہ خواب کا الذریعے عکس او نکرے رخ شعلہ تاب کا یہ عکس ہے تمہارے رخ بے نقاب کا اسکا الم نہ جانتگا کیا بعد مرگ بھی</p>
<p>یار ب کمان گیا میرا عالم شباب کا پانہ میں پڑ گیا ہے پیو لاجباب کا یا آئینہ میں پھول کھلا ہر گلاب کا اب تک تو دل میں رہتا ہر تاشم شباب کا</p>	<p>✓</p>

جاگا ہے مد تو نکایہ سو رنگا دیک
 اظہار بے ثباتے عالم ہے بحرین
 شاید پڑا ہے عکس تجلی کا یا ر کی
 پہلو کو چوڑ زلف پریشا نہیں جاہنہ
 رونے کا طرزیہ اور یا سحاب نے
 دیکھا تو اس جہان کی کچھ اصل ہی نہیں
 گرد و نپہ عکس احمد مرسل کے نور سے
 طفلی گئی جوان ہوا ہر ہوا ضعیف
 درپیش آئے ملک عدم کا سفر جسے
 کرتے ہیں ظلم جو ستم ایجا و بیشمار
 کرتا ہے جو کہ کعبہ دل مندوم بتو
 سیما برق بھی ہیں خجل اسے اندو
 اس بحر غم کا دیکھیں تہوج دکھائے کیا
 کہتے ہیں جس کو قلام ذخار و دہین
 کیوں ہے سکوت شہر خموشائے کائنات
 میں شیفہ ہوں اور سکا تہ دلے و اعطو
 سکتے ہی میں رہی گانہ بولی گانہ تنک

موقع ملا نصیب کو پیہیں خواب کا
 خالی نہیں ہے سبکے بگڑنا حباب کا
 ہے عرش پر دماغ سر و آفتاب کا
 ابتر ہے حال اب دل خانہ خراب کا
 بجلی نے ڈھنگ سیکہ لیا اضطراب کا
 دنیا کو ہم سمجھتے ہیں عالم سراب کا
 سونا چمک اوشا ورق آفتاب کا
 کیا حال پوچھتے ہو مرے انقلاب کا
 مرقد میں پہلے قصد کرے پاتراب کا
 کیا خوف کہہ نہیں اور نہیں روز حساب کا
 ہو گا برور حشر وہ مورد عذاب کا
 کیا حال پوچھتے ہو مرے اضطراب کا
 طوفان فوج میں ہی طلاطمنا آب کا
 سوتا ہے وہ بھی اک میری چشم آراب کا
 کیا عکس ٹپ گیا دہن لا جواب کا
 کٹکا نہیں ہے جس کو عذاب ثواب کا
 کشتہ چوتھے دہن لا جواب کا

<p>پانی پہ دوڑتا ہے کٹورا جواب کا کتنے ہیں جسکو موت وہ عالم ہو خاک کا نقشہ ہے یہ مرے دہن لا جواب کا</p>	<p>بڑھتی ہے جب تری تپ فرقت میں لاشنگ بیتا بیونکو سمجھے ہیں بیدار یان بشر ✓ کتنا ہے یار دیکھ کے مجھکو سکوت میں</p>
<p>حیرت ہے خوف عرصہ محشر میں کہیں بچے برودہ ہے تو جناب رسالت مآب کا</p>	
<p>پیر ہن چاک ہے یان صبر شکن کیا تیرا عشق کتنے ہیں اسے بادیہ پیمائیک آپ سمجھیں تو نتیجہ میری رسوائیک دم اٹک رہتا ہے آنکھوں میں تماشائیک اسکو بھی عشق ہے شاید اوسی ہجائیک ہم کسے دیتے ہیں گل کہ کتاب ہے رسوائیک شور سنتے نئے بہت آپ کے دانائیک داغ دیکھا ہے کہی لالہ صحرائیک گل لے لے سیکھا ہے طریقہ نیری رعنائیک حال دیکھا نہیں جاتا ترے سودائیک خاتمہ نم بھی پڑ ہو صبر شکن کیا تیرا بیکسی نام ہے میری شب تنہائیک</p>	<p>زرب توجہ ان تو ہے ملبوس خود آرائیک بعد مردن بھی اور می خاک بگولہ بنکر کون بدنام ہو لوگ کسے سنتے ہیں ✓ کی دم نزع طرخ پہ تو بولے کر ٹھیک چاندنی ڈھونڈتی ہر تپتی ہے کیسے لوگ ساتھ غیروں کے بہت سیچھن ہوئی ہے کس جفاکیش کے عاشق ہوئے ابھڑیل دلکی حالت ہے جو کچھ شکوہ کماؤں کیونکر لبستی ہی باد صبا میری سی ٹھنڈی سائینز رحم کر رحم اری زلف خدا را ابو گر میرا جذب دلی اپنا اثر دکھلائے ✓ ہے زمانیکے زبان پر جو سنا ہو تم سے</p>

آئینہ دیکھ کے کہتے ہیں تجھ ذات خدا	بیوقوفی ہے جو دعویٰ کہے کرتا گیا
نئے کب بستر غم سے بجاوٹھتے دیکھا	حال کیا پوچھتے ہوتا تھا تو ان کا کیا

ہے وہی دشمن جان خیر بدین ہے حیرت
جس کا شہرہ ہے زمانے میں مسجایا رکھا

آئی ہے روح جانکے لبوں تن میں کیا	یہ بھی خراب ہوگی اسی پیر میں کیا
و حشت زدوں نے لطف خون کچھ پوچھتے	ہم کیا کہیں کہ ہوتا ہے دیوانہ میں کیا
آنکھوں نے آپکے نہ دیا لاکیا جان	ہوتا ہے اور گردش چرخ کس میں کیا
داغ جگر کہ آتش فرقت ہے شعلہ زین	روشن رنگ شمع ہے فانوس تن میں کیا
آتے پس فنا تو کہا ہم کو چوڑ کر	شر مندی سے منہ کو چھپایا کفن میں کیا
پاتے ہیں اسکو گیسوئے شبنم یا میں	خوشبوئے مشک اب نہیں رہتی غن میں کیا
پھر مردہ گل ہوا رہے لیل سکوت میں	ہر آمد خزان ہے الہی چمن میں کیا
ہندوئے خال مصحفِ رخسار کیوں فدا	اولیٰ سما گئی ہے دل برہمن میں کیا
جاتے ہی میرے مرغِ سحر بولا تو کہا	فرقت نصیب آیا کوئی انجمن میں کیا
مسی طلب ہے کیوں دھندلا نکلتا ہے	بجلی گرا ایسا سوا دیم میں کیا
آئی صدمے ناکہ تو گمراہ کے بول کاوٹھے	و حشت زدہ ہمارا پر آیا وطن میں کیا
پھولی شفق کہ پہونچی میری آہ شعلہ ور	دیکھو تو لگ لگ گئی چرخ کس میں کیا
خوشبو میں کتنے خلل رخ بارائے نسیم	یہ تل لہائے توئے گلن باسمن میں کیا

<p> بے ہوش کیوں ہے مخمل جانا نہیں ہر بشر پہر تا کوئی جو ملک عدم سے تو پوچھتے پونچے مزار میں شبِ غربت جو طے ہو لب بند ہیں سکوت ہے کیوں تو لہجہ نہیں لطفِ کلام وہ کہ جو تسخیر دل کرے وعدے پہ خود نہ آیا نہ محب و طلب کیا چشمِ سیاہ یار سے دعوائے ہم سری </p>	<p> آئی ہے شمع طور بھی اس انجمن میں کیا چرما ہمارا ہوتا ہے اہل وطن میں کیا صبح وطن کا لطف ملا ہے کفن میں کیا کہنے کیسا راز نہاں ہے دہن میں کیا بجب یہ اثر نہیں ہے تو پہرہ سخن میں کیا کچھ ضد سما گئے دل بجاں شکن میں کیا پردہ پڑا ہے چشمِ غزالِ ختن میں کیا </p>
--	--

بولے کلام سنتے ہی تسخیرِ دل ہوا
حیرتِ بھرا ہے سحرِ تمہارے سخن میں کیا

<p> تیرے احسان ہیں اک دیدہ گریان کیا کیا آپ نے آئینہ عکس کو دیکھا کہ نہیں نہ تو بلبل کا ٹھکانا نہ کہیں گل کا پتا حالتِ گل کہیں یا قصہ غنچہ ناک سحر وادے عشق جنوں خیزید گنبدِ گنبدی یاد دندائیں کیا کرتی ہے ہر روز تار شبِ بھرا نکلی اذیت کو نہ پوچھو جسے نکھوتش میں ندا غیب سے آئی یہ مجھے </p>	<p> تو نے نہ ہوئے ہیں میرے دامنِ صبا کیا کیا رخِ الور سے رہا کرتے ہیں حیران کیا کیا اے خزان تو نے او جاڑ میں گلستان کیا کیا بھنے دیکھے ہیں ترے پاک گریبان کیا کیا خضر کیوں تھنے تو دیکھے ہیں بیاں کیا کیا صدف چشمِ مری گوہرِ غلطان کیا کیا کیا کہیں تھنے کہ تھا سحر کہ جان کیا کیا چاہتا ہے بھوسہ شہرِ مندرۂ اصل کیا کیا </p>
--	--

تو ہی نصف ہو کہ ہم بابر کے غفلت سے
 ہنس رہا بلبل نالان کے جو بیانی پر
 باغ ہستی سے گئے جانب صحرائے عدم
 شبِ مہتاب میں چہرہ سے لٹ دی چوٹ
 شاید اسمیں بھی حسینو کا غبار دل ہے
 رخ روشن کی تجلی کا جو مذکور ہوا
 روزِ فرقت تو کسی طرح سے حرم کے کٹا

تختیان سے تیری شبِ بھون کیا کیا
 گل کے انجام پہ شبنم ہو گریاں کیا کیا
 لالہ رو غنچہ دہن سرو خرامان کیا کیا
 راتِ شرمندہ ہوا ہے مہتابان کیا کیا
 پردہ خاک سے نکلے گل خندان کیا کیا
 راتِ محفل میں جلی شمعِ شبستان کیا کیا
 دیکھیں اب ہم کو دکھائے شبِ بھون کیا کیا

آئے ہیں کے میرے پاس تو چہا چہا
 ہم سے تہلکہ تے دلیں ہیں ارمان کیا کیا

لاکھ مالی مجھے پہو لوں گا سہرا
 رخِ نوشہ پہ ہے گوزلفِ معجز سہرا
 آج کا روزِ مسرت ہے بیاتِ شبِ باہر
 ایک مدت سے اسی دن کی تمنا تھی مجھے
 یہ مسرت ہے کہ پہو لاوہ سما پہنچن
 کیون نہ خوشبو ہو ہر اک جتنا محفل کا داغ
 اسی حیل سے مقدر میں گلوں کے تہا عروج
 آبرو پانا ہے دنیا نہیں یہ میرا نوشہ

آج باندھیں گامِ ارشک صنوبر سہرا
 پراو سے چلے ہے شادی کا مکر سہرا
 گوندہ لاہر خدا بہرِ پیہر سہرا
 ہو مبارک تجھے میرے مہرِ نور سہرا
 پہن میں ہے بنا جام سے باہر سہرا
 میرے نوشاہ کا ہے نور ہوا پر سہرا
 ہوئی نوشاہ کی شادی تو چڑھا سہرا
 اپنی قسمت کا ہے بے شبہ سکندر سہرا

<p>اسلے شوق سے بنتے ہیں گل زہرا اسلے لکھتے ہیں لونشہ کا سخن سہرا</p>	<p>جسمین خوشبوئے عروسی ہی میسر ہو جا ہوتا ہے ظل الہی شب شادی او سپر</p>
<p>باغ عالم میں نہ مرجائے گاحیت کی یہی تخنے گوند گل مضمون کا وہ بہتر</p>	
<p>ہر پیر کے یہ مرکز پہ ٹہر جائے تو اچھا ہر آئے شب وصل سے جلائے تو اچھا اب اوسکی طرف میری نظر جائے تو اچھا طوفان سزا دیدہ تر جائے تو اچھا اے باد صبا تو ہی اودہر جائے تو اچھا یہ لفظ شقی سینہ میں مرجائے تو اچھا اب راہ میں تیرے مرا سہر جائے تو اچھا اس گھاٹ سے سر پار اتر جائے تو اچھا ہنستا ہوا دنیا سے اشر جائے تو اچھا اون تک مرا اس دلی خیر جائے تو اچھا مرقد میں مرا دل غ جگر جائے تو اچھا اب روح روان اپنے ہی گھر جائے تو اچھا بگڑا ہوا دل میرا سنور جائے تو اچھا</p>	<p>پیمانہ دل عشق سے بہر جائے تو اچھا دن آپکے فرقت کا گدز جائے تو اچھا جسنے مجھے دنیا کے تماشوں کو دکھایا ڈرتا ہوں مے خانہ تن کو نہ گراوے ہوا اس گل رعنا کی مجھے کون سنگھمائے ہر دم مے بہکانے پہ آمادہ ہر باب پاؤ نہیں ہنیں زور کہ پہونچوں تر و ترک آب دم شمشیر کا ہے بارہ پہ دریا روتا ہوا آتما ہے خرابات جہان میں اے قاصدِ عمر گذران تو ہی مدد کر تار کیئے و ظلمت میں مدد کو مے بہراہ ناخوش ہے مے خانہ خاکی سے تو بہتر اے بانے گل تجھے دعا میری یہی ہے</p>

دہر کو نئے شب روز کے ہے جان بچنے
ہنگامہ محشر بھی گزر جائے تو اچھا

اس عشق جنون خیز سے حیرت نہ بچے گا

یہ جن ترے سر پر سے اور جلے تو اچھا

کیون ہم پر ستم ہوتا ہے روزانہ کسید کا اب سنے نخل ہوتے ہو افسانہ کسید کا شرار سے عشق پر ہوتے ہیں اشارے منہ پیر کے کہتے ہیں دم عرض تمنا بیخود ہیں بشر سیکڑوں تاثیر نظر سے اب غیر کی بن آئی کہی ہم تھے ممتاز منے سے ترے ہاتھوں کے ثابت جو کہ کج بلو سب لوگ سمجھتے ہیں جسے برق ہندہ مینا نے مین ہو کر ہمہ تن چشم تماشا جی لینے کی ہے فکر نہیں دل پہ چھت مل جائے کہیں کشتہ کا کل کی جو ہری کہتے ہیں محبت نکر ننگے نکر ننگے بیچپن کے دیتی ہے باطن کی محبت کہتے ہیں کہ سنتے ہی بگڑتی ہے طبیعت	دل بھنے زمانے میں ستا یا نہ کسید کا کیون تہنے ستا یا دل دیوانہ کسید کا لبریز ہے اب عمر سے پیمانہ کسید کا ہم سے نہ سنا جائیگا افسانہ کسید کا جی لے گی تری نر گستاہ کسید کا شانے سے ملا رہتا تھا جوشاہ کسید کا افسوس ہے اے سبزہ بیگانہ کسید کا یہ بھی تو ہے اک جلوہ مستانہ کسید کا ہے منتظر دید یہ پیمانہ کسید کا کہتے ہیں نہ پیر ننگے یہ عیانہ کسید کا اے شانہ گر و خوب نے شانہ کسید کا بدنام کر یگا ہمیں یارانہ کسید کا ناحق کوئی ہوتا نہیں دیوانہ کسید کا بے شبہ جنون خیز ہے افسانہ کسید کا
---	---

دنیا میں جو شراریہ میخوار ہونگے سب کو تو لگائے ہیں مرا شیخ تجلی تقدیر موافق ہو تو ہے خبر نہیں تو یاں ہاتھ نہیں بدھی ہے کہ پناہ نہیں ساقی نہیں ہو جو گستاخو متی آئی یہ دل میں سمائی ہے بگڑ جائے کہ بچا وہ زلف میں او لجا مرے پہلو میں نہیں ہے معتوق مزاج کو حسینو نکو بھی دیکھا ہر نخل سے ہر گل سے جو رہتا ہے کنار	کیا حشر میں کام آئیگا میخانہ کیسیکا دل ہونک ندے صورت پر دانہ کیسیکا اپنا نہ کیسیکا ہے نہ بیگانہ کیسیکا وان شور ہے دیکھو نہ دبے شاہ کیسیکا ہر قصد ہے شاید سوے میخانہ کیسیکا در چوٹے نہ لے بہت مردانہ کیسیکا اب غم ہے بجائے دل دیوانہ کیسیکا اندا ز ہے یاں سب جدا گاہ کیسیکا پامال ہے یہ سبزہ بیگانہ کیسیکا
---	---

حیرت دل صد چاک کو دیکھا کرہ دم پیش نظر آئینہ رہے شانہ کیسیکا	تمہارے عشق کا مارا سنبھل نہیں سکتا کیسیکا ایک طرح دور چل نہیں سکتا خلش سے نوک مرہ کے بچا یویاب نہ حال پوچھے بیمار ہجر کا اپنے گرایا کیوں اسے دامن چشم تر تو نے حمیک روح ہے قالب میں اکی الفت
طلسم حسن سے کچھ زور چل نہیں سکتا مگر تمہارا زمانہ بدل نہیں سکتا لگے جو دل میں وہ کانٹا نکل نہیں سکتا سنا ہے آج وہ کروٹ بدل نہیں سکتا یہ طفل اشک تو گو دی میں چل نہیں سکتا یہ جب تک ہے مراد میں نکل نہیں سکتا	

<p>اوٹلے لاکھ کوئی مجھ کو مثل نقش قدم ہوئی یہ آپکے ترنگاہ کی شہرت یہ حال ہے غمِ فرقت سے ناتوانیکا سو اگر کے جہان میں ہے کونسا مضمون یہ فکر تھی کہ لبِ لعل کی صفت لکھوں سمومِ عشق سے یارب بچا یہود لگو ✓ ہوائے وصل سمجھ کر کہاتے دلیں سسی قادو نے بدلا کیا کیا ہو امید</p>	<p>کسی طرح دردِ دولت سے مل نہیں سکتا کہ او سطف سے کوئی راہ چل نہیں سکتا کہ اب تو دستِ ناسف بھی مل نہیں سکتا جو میری فکر کے سانچے میں مل نہیں سکتا کہا فلم نے کہ میں خونِ او گل نہیں سکتا چراغِ عمر ہوا گل تو جل نہیں سکتا وہ حوصلہ ہے جو ہر گز نکل نہیں سکتا کہ تل سر و کبھی پھول پھل نہیں سکتا</p>
--	--

یہ حکم ہے کہ کرو مرد دل کے حیرت
 غلیق بحرِ محبت او چل نہیں سکتا

<p>نہیں سنتا کبھی شیون کیسیکا ✓ بہار آئی ہے جو رنگِ مہی سے سویدائے دل عاشق بنا ہے گلوں نے بھی گریبان پہنا دیا غرورِ حسن بچا ہے سمجھ لو جزا کے روز سن لینا کہ ہوگا بگورہ بننے اور نیکی مری نکا</p>	<p>الہی دل نہو دشمن کیسیکا دہن ہے غنچہ رسوسن کیسیکا یہی غل رخ روشن کیسیکا جو دیکھا پاک پہاڑ کیسیکا نہیں رہتا سدا جو بن کیسیکا کیسے ہاتھ میں دامن کیسیکا گذر جو تو سرِ مدفن کیسیکا</p>
---	---

<p>کون تار کیسے عرق کا کیوں غم کر نہیں مہربان کی چمک ہے ضیاء تن سے ہے فانوس کی شکل کس اب رنگ و رنگ لالہ و سبھا</p>	<p>نظر میں ہے رخ روکش کس کا کہ جلوہ ہے پس عین کس کا بدن میں صاف پہاڑ کس کا ارادہ ہے سونے گلشن کس کا</p>
<p>وہ بولے ہنس کے کیوں بکھا ہے حیرت کبھی اوہرا ہوا جو بن کس کا</p>	
<p>چشم گسیان نے جو اشکو نکا دکھایا دریا صدف چشم سے ہے قلم مذخار و دان عاشق صانع قدرت ہوں کہ جسے تیرے بحر ہستی سے جو اک پل میں کنارے کر دے صفت غنچہ مری تنگ لی تبتلائی غسل کرتے کہیں آیا وہ سمن بو بہنیں جوش تھا تجھ میں کب اب کہیں غنچہ آریں بولے بچو دہو جو ایسے تو کہیں ڈوب مرو ایک عالم نظر آئیگا ہمارا دل نکا شکم صاف ہے اوس شوخ کا یا بجمہط تہہ میں پانی کی عوض خاک ابھی ڈرتی</p>	<p>عرق شرم میں غرت سے نہایا دریا اس تنک ظرف میں کسطح سما یا دریا رخ کو آئینہ کیا دل کو نہایا دریا ہمنے آپ دم شمشیر کا پایا دریا حال دل اونکا جو پوچھا تو دکھایا دریا آج کسے تجھے ہو لو نہیں بسایا دریا کسی گرین کو تیرے خاک دہایا دریا میں نے پوچھا کہ کمان ہنس کے بتایا دریا سے وحدت کا جہان منہ سے لگایا دریا ناف گرداب ہے یا پہرین آیا دریا حضرت عشق کا پڑ جائے جو سایا دریا</p>

کسکے غم میں بہ تیوج تیرپ ہے کسے تجھ کو بھی ماسے ہے آب بنلیا دریا
جانی ہے عمر و ان موج روانے آگے لیتے ہیں عالم ہستی سے کنا یاد ریا

اشک نو دیدہ حیران میں نہ تھوے حیرت
غم نہ دے مگر کھود کے لایا دریا

مجھے کافی ہے حاصل عمر یہی تیرے عشق کا دل میں جو داغ ہوا
پس مرگ بھی اوستے فروغ دیا وہی کنج لحد کا چرل ہوا
گلِ عارضِ یار پہ تل تھا جہان و مان خط سیاہ ہولہ عیان
کو بلبلِ زار سے آلی خزان کہ چمن میں نشیمن زراغ ہوا
نہیں جانتے رکتا ہے کسکی ہوا کہ ٹپ ہوئی جاتی ہے اسکی ٹو
میرے سینہ میں صورت قبلہ نما دل زار بھی محو سراغ ہوا
تری مست نگاہ نے چور کیا مدہوش کیا مجبور کیا
یون دل کو مرے محمور کیا یہ شراب بنی وہ ایلاغ ہوا
یہی کشتہ چشم کا حال کیا آلودہ گردِ ملاں کیا
جنگل میں اوسیکو غزال کیا صحرا کا وہ چشم چراغ ہوا
کیا شوق سے سنتی ہے خدہ گل کچھ خوفِ تلخ کا نہیں بالکل
انجام تو سوچ ذرا بلبل بچے نکست گل سے دماغ ہوا
حیرت کہی چشم پر آب رہے کہی نائلِ عمد شلب رہے

ترے عشق میں خانہ خراب رہے گئے زیر زمین تو فراغ ہوا

ہے تصور دل میں تیغ ابرو سے خمدار کا	حیف نخل آرزو میں پہل لگا تلواری کا
جب سے رونا کا مٹھرا چشم دریا بار کا	عین دریا میں ہے مسکن مردم ہمایا کا
خط سے پہلے شور تھا آئینہ زخما کا	اندون ڈانڈا حلب سے مل گیا تانا کا
میں تو گما تل ہوں کیسے بربزہ خسا کا	میرے زخم دل کو مرہم چاہئے زنگا کا
کیا کہیں کچھ کہہ نہیں سکتے ہلوں پاشن	ایک عالم ہے ترے اقرار کا انکا کا
خال منہ دو ہے عیان جس مصحف خیار پر	دل پسا جاتا ہے اوسپر کا فرو دینا کا
سننے ہیں سب طار و نحا ہو گیا وہ شاہ	کیا ہمارے پڑ گیا سایہ تری دیوار کا
اب کوئی دم میں نہ جاتا ہے سو ملک و م	حال تو دیکھو ذرا وارفتہ رفتار کا
سامنے آتے ہی اوسکے دلیں روز ہو گیا	کیا کہیں کیا توڑتا تیرنگا ہیا کا
دیکھو نو آؤ ذرا چکر میسے لے زمان	حال ابتر ہے تمہارے طالب دیدار کا

سچ بتاؤ مجھے حیرت کیوں پہنچا مل ہو

کیا تمہیں سودا ہے زلفِ عنبرین یا رکا

بڑا پسند ہے زلف مشکبو کا	پڑا سمیں اگر کوئی تو چو کا
ہنسنا بیتابے بیل چہ دم	تو شبنم نے بھی مئے گل بہرہ کا
جلنگے آتشِ فرقت میں کیا ہم	خیال آئے لگا اوس شعلہ رو کا
خانہ بدی گھمٹے کون اونکو	کوئی پیاسا نہیں اپنے لمبو کا

<p>تری تلوار میں جو پہل ہے قابل ہمارے دلوں کو بکتے ہیں بے قابل</p>	<p>شر ہے وہ مرے شاخ گلو کا جہان پر خون ہو گا آرزو کا</p>
<p>عرق آیا رخ الوڑ پہ حیرت خدا حافظ تمہارے آبرو کا</p>	
<p>تیغ ابرو تری دکھلائے تو جو ہر اپنا سنگدل کہتے ہیں اوسکو جو ہے دل اپنا عشق ملک مہنر گراں تھی وہ عطا ہجک ہو غم و اندوہ و الم سے ہو نکیوں دلوں شکست دیکھ کر عاشق ابرو کو یہ فرات تھیں ہو س مے نے میان میں تو یہ نوبت ہو گئی جسکو بھی میں بہر اکرتا ہے تیری شرب کج مرقد کے تصور کو پھوٹے کوئی</p>	<p>یاں بھی اب بار گراں و شہ پہ ہر اپنا کیسے پتھر سے لڑا جا کے مقرر اپنا دیکھ رہے تو خدراے دل مضطرب اپنا حضرت عشق لئے آئے ہیں لشکر اپنا دیکھتے تشنہ خون کسا ہے خنجر اپنا تری تصویر کمر ہے تن لاغر اپنا اک رقیب اور ہے یہ ما و منور اپنا دلیں سمجھ لو کہ آخر ہے وہی گھر اپنا</p>
<p>ان حسینوں کی نگا ہو نہیں ہے جلو و حیرت جی بہلا اسنے بچائے کوئی کیونکر اپنا</p>	
<p>کیسے تشکیں وہ کہتے ہیں بوجہیں بل کیا یگا چاہے والا کوئی ہے نہ بہتر یا یگا جو جلا یگا برنگ شمع خود جل جائیگا</p>	<p>ہم سے کیا مطلب جو کوئی وچ میں آجائیگا قتل کر کے دیکھ لے تو قاتل بہت پچائیگا کیا میرا سوز جگر اور پہی او پچائیگا</p>

کیا ہو جائیگا
 کہ نہی وصل منم کی غیب سے آئی ندا
 کشہ ناز واداک کی قبر چینی کی سنیں
 کہہ ہمیں شیریں کلامی کے نیند بچ پڑے
 چھتر تارے ہر گٹری چل کو تو قاتل کی
 کوئے جانان کا پتہ پوچھیں کسی کی گھر
 ابتداء سے عشق میں غلام ہو ادیانہ
 کتنا سمجھایا فلک کی کج روی باتی نہیں
 ہونی ہے ہم سے ہم جس کو غبت غور
 کس ہر دے پر کسے انسان غم مٹا
 محل حسیناں جہاں ہیں دشمن جان دیکھتے
 کیوں ستاتے ہو جو ہے اس بات کی غیبت
 بے سبب اس کا نہیں ہے سرخ نخل کا نیم
 خیرا تو غیر کے پہلو میں رہتے ہو رہو
 سینے میں خون دل سے اتوا سکو گہری
 محکوم خود دیکھ کے ایسے وہ کل مضطرب ہو

چہیں ہے ہرگز وہ دنیا میں نہ رہے پائیگا
 آج یہ سبز خوش رنگ بھی مر جائیگا
 جو ہمیں دہندہ ہے دیار بخود میل پائیگا
 جب وہاں پر پاؤں رکھیں گے تو دل آج پائیگا
 آپ کی باتو نہیں جو آئیں گے دھوکا کسائیگا
 دیکھنا شوق شہادت سہرا کٹو آئیگا
 عشق رہ رہ رہے ہمارا راستہ تباہیگا
 دیکھیں اب آگے مقدر کیا ہمیں دکھائیگا
 چال جو میڑھی چلی گا آپ ٹھوکر کھائیگا
 میری مرقہ پر بگولہ آگے سر ٹکرائیگا
 خاک کا پتلا ہے آخ فلک بن بلجائیگا
 یہ ہمارا درد سر کس کس کے ماتے جائیگا
 وہ تو شکوہ ہی کریگا جوازیت پائیگا
 خجتر قاتل کی کو خوش نہیں ہندائیگا
 کیا کہی میرا نہ ہی نہ کر ڈکھائیگا
 دیکھتے نخل تناکب شمر د کھائیگا
 سب کتے رہے سب ہوش کو نہ آئیگا

رحم آتا ہے تو سمجھائے تہیں چہیت نہ رو
جان اپنی دیکے کیا سوا ہمیں کر جائیگا

جس جگہ پانون ٹہرتا نہیں ابرارونکا
یہ پسینہ تو نہیں آتیش رخسارونکا
کون جی دیتا ہے دل کو فدا کرتا ہے
تلیکے سمجھو نہ دریا میں تری کے رستے
ہم کو مل جائیں تو توجہ بھی تسکین بھی تو
اے شہ حسن جسے لوگ ہما کہتے ہیں
تو جو پہلو میں نہیں بابر نہ سکتی قسم
کیون نہورج کو اس جہنم یہ گہریز
تو تو مجھ پر ہے شیشہ کو سنبھالے رکنا
آئے جب گور غریبان میں تو بوسے لاف
صورت شمع جلائے تہیں جہاں شمع کو دم
آئینہ خود کو سمجھتا ہے فلک کا ہمسر
وخت زلے کیا اون لوگوں نے پردہ شاید
دلو کر تا ہے نشانہ تو فطر سیدھی کہ
دید ہے شعلہ خون کے سبب سوزن چشم

حال کیا ہوگا وہاں ہم سے گنہگارونکا
گرے حسن سے نکلا عرق انگارونکا
حوصلہ دیکھئے آج اپنی خریدارونکا
قافلہ جاتا ہے یہ چشم کے بیمارونکا
عطر کنچا پائیں پسینے میں بسے ہارونکا
ڈھونڈہ تاہر تا ہے سایہ تیرے دیوارونکا
بستر گل بھی تجھے فروش ہے انگارونکا
چکھہر وسائیں گرتی ہوئی دیوارونکا
دیکھ ساقی کہیں دل ٹٹے نہ میخارونکا
عشق مشہور تھا ہم پر انہیں بچارونکا
حال روشن ہے زمانے میں طہدارونکا
عکس پڑتا ہے جواون عاید سے خسارونکا
آج میخانہ میں جہرٹ نہیں میخارونکا
تیر تر چہا نہیں ہوتا ہے کما نزارونکا
اسی فقیر سے گر حلتا ہے نظارونکا

طلب لوسہ ابرو میں یہ ملتا ہے جواب

ستنے دیکھا نہیں جو ہر مری تلوار دیکھا

گر کے زخمی مجھے فرماتے ہیں سبج حیرت

نار و انداز و ادانا م ہے ہتیار و ہکا

گہر کے عدم سے تو ہوا شوق لید ہکا

یہ پردہ کا کل رخ الور سے نہ سر کا

نکو بھی ہو معلوم مزار خم جگر کا

کرنا نہ ارادہ بت صفا کے گہر کا

۲ کیوں چوڑ دیا آپ نے آنا میرے گہر کا

پوچی صفت نشتر مرگان تو یہ بولے

سمجھ ہو جسے ابر گہر بار یہی ہے

۷ تنے روش تیغ جو سکھلائی نظر کو

دیکھی گل نگہ مری تربت پہ کو بولے

آئے جو دم نزع تو حسرت سے یہ چھو

آئینہ گرد و نہیں سمجھتے ہو جسے ماہ

دیکھ کوئی خالی تو نہ سمجھ کہیں محتاج

فکر دہن تنگ سے مہلت نہیں ملتی

والا دیکھو شب وصل کے وعدہ کا ہر صدمہ

اے جان حزین قصد ہے لب بانی کے کدہ کا

منہ پہنے نہ دیکھا شب گیسو کی سحر کا

کہا جاؤ جو تیغ نگہ مان کا چر کا

پچھتاؤ گا ایدل میرے ہدوت جو ہر کا

شاید کہ نتیجہ ہے یہی پاک نظر کا

خبر ہے یہی چشم فسونگر کی کمر کا

بہیگا ہوا رومال مے دیدہ تر کا

ہمنے دل سرکش سے لیا کام سپر کا

شاید کہ یہ مرقع ہے کسی اہل نظر کا

کیا عالم ہستی سے ارادہ ہے ہر کا

اے غافل ہے عکس سے شک تر کا

اے اہل کرم ہاتھ نہرے دست نگر کا

معدوم ہوا جاتا ہے مضمون کمر کا

بیاں چکو سر شام سے دہر کا بے سحر کا

ضبط غم فرقت تو کسی سے نہیں ہوتا

تحم کرتے ہو حیرت یہ نہیں کام چکا

انگہ قاتل غضب غمزہ نیا انداز چوں کا
رخ رنگین ہے شکل گل کو انگہیں زر گشتان
نہاں ہے پرمردہ سمو غم عشق سے اپنا
یہ جتنے مذہب ملت ہیں دنیا کا جگہ
بگوئے کی طرح اکثر پراکرتے ہیں گرد
تمہیں انصاف سے کد و بشر کیونکہ عاشق
یہ غصہ مجھ پناہ ہے خطا گو ہے تو دلی ہے
سکدوشی جو حاصل ہو تو ہے حاصل کا
سیا ہوا رشتہ الفت سے تو نے ترے کہنے سے
جہاں پر گل کسے تیراں ہے گے ہیں خانہ
کوئی تو ماہ سچا اور کوئی نیر تابان
یہ زور نا توانی تھا کہ مرتے پر بھی ہر
جو دیکھا قبر بخت ہو گئی دل کی حوا سے
یہ کہتے گیسوے مشکین ہے یا شام غریب
نہیں گرونس حیا و رتو میرے بعد سن لینا

نہیں دیکھا کوئی مستحق اس لیے سا چرخ کا
مسی نالیدہ لب ہیں یا کوئی غیہ ہے سوس کا
ٹھکانا ہی نہیں لب طائر جان کی تیش کا
ذرا سمجھو تو خالق کون ہے شیخ و بزم کا
پتہ کیا پوچھے تہو جسے دیوانہ کئے مسک کا
ہر یار و یمن شہر ہے تمہارے رنگ و غم کا
گر بیان گیر ہوا اسکے جو البتہ ہوا من کا
تو اپنی تیغ سے کدے افتاب بوجہ دین کا
غضب ہوتا ہے ٹانگا ٹٹا ہے جانتے تن کا
خزاں آئی ہے جسے ہے دگر کوں حال گلشن کا
یہ عالم ہنسے دیکھا ترے دیوار و نکر و ن کا
بگولہ بھی نہیں اوٹتا ہمارے خاک و فنج کا
لگے کہنے الہی ہے یہ مرقد کس جلیے تن کا
رخ روشن تمہارا ہے کہ جلوہ روز شرج کا
حد پر بیکسی رو نیکی کر کے ہمیں جگن کا

کسی کا غم نہ تھا ہم کیا کہیں کیا زلیست کے دل جھکی جاتی ہے گردن ضعف سے زونہ بیچھی بنایا ہے ہلال عید او سکوپہ گردون نے جسے ہو عشق ان سنگین دلون کا سخت نڈاں تمہاری سختیوں کا جبر تھا جو زلیست میں ہم	نرمانہ یاد کر کے ہمتور دے تہیں لو کہیں کا گر بیان تک گلیمیں ہو گیا ہر طوق آہن کا سوار یمن گرا جو نعل اس گلے کے توسن کا بہت پوچھا کئے ہے کوئی سب کچھ جن کا وہ پتھر ہو کے آخر بن گیا لتو زید فن کا
--	--

میں اپنے دل کے پہرے چاہیوں تو توں ایسی حیرت رفاقت چھوڑ کر میری بنا ہے دوست دشمن کا

شکوہ صدف اے دل نادان کس کا نام لیں اور بہلا دیدہ گریان کس کا اگلی الفت کا کرد ذکر تو فرما لے تہیں کیسی عریان بدنی جان چپ کیل گئے میں دل آزاد زمانے میں ہوں مشہور کرم تیرا سایہ تو نہیں ٹپ گیا لے زلف دراز کسی آمد کی خبر سنکے کڑا ہے خاموش دل دو کمانے کا خرا حشرین دیکھ گیا کوئی خود بخود آج رگ جانکا لہو جوش میں ہے وان نو بہ کار ہیں سب نعل و خرد ہوش میں ہے	ساتھ دیتے ہے بہلا عمر گریزان کس کا تو ہی بتلا کر اوٹھایا ہے پٹو خان کس کا تم بیان کرتے ہو یہ خواب پریشان کس کا نذر گردن ہی جو کردی تو گریان کس کا نام لیتے ہیں بہلا گبر و مسلمان کس کا روپ لائی ہے ہماری شب بچان کس کا راستہ دیکھتا ہے سر و گلستان کس کا ہاتھ کس شخص کا ہے اور گریان کس کا یاد آیا ہے اسے نشتر مرگان کس کا کوچہ عشق میں ہے کون نگہبان کس کا
--	--

تجہ میں ہی کوچہ کا کل کی طرح ہے ابھی	ڈھنگ سیکا ہے یہ تولے شب ہجر کی
دیکھتا پرتا ہے ہر ایک کا تہہ پر طبع	نہیں معلوم یہ آئینہ ہے حیران کس کا
میں سبکدوش جو ہوں نچوڑا لے کے سوا	اور کتنے میری گردن پہ احسان کس کا
اب جو چونکے تو یہ ثابت ہوا دل ڈھنگیا	خواب میں دیکھ لیا چاہے زندان کس کا
تجھ کو بھی رونے سے ہے کام سرد الطبع	سچ بتا غم ہے تجھے شبہ گم گریبان کس کا
لے پیسے نری آواز سے دل جدید بنے	نام لیتا ہے تولے مرغ خوش الحان کس کا
دل تو پہلے ہی لیا جان بھی حاضر ہے وہی	اور فرماتے اب دل میں ہے ارمان کس کا
مرض عشق جو دیکھا تو میسجانی کما	یہ تو دنیا سے چلے کیجئے درمان کس کا
یاں تو یہ مال کہ اب جان لبونک پہنچی	وان یہ معلوم نہیں کون ہے خواہان کس کا
کسی یہ آتش غم شعلہ نشان ہے سرور	تولے دل پہونکد با شمع شبتان کس کا

عاشق زلف نہو کہنے تے تم سے حیرت
یہ تو فرماتے ابل ہے پریشان کس کا

دیوانہ بنا ہوتا ہے ہشیار تمہارا	آزادوں سے بہتر ہے گرفتار تمہارا
کس کس کو نہیں عشق مرے یار تمہارا	دم بہرتے ہیں سب کافر و دیندار تمہارا
جب طور جلا حضرت موسیٰ کو غش آیا	تہا جلوہ نما روزن دیوار تمہارا
تڑپا کیا میں تمکو دزار حمزہ آیا	کیا کچھ نہا مجھ سے سروکار تمہارا
پہر کسی خبر لو گے تم لے رشک بسی	جب جی سے گزر جائیگا بیمار تمہارا

<p>مہر حال میں احسان ہے اے بار تمہارا کب تک ہے مشتاق گنگا تمہارا پر رنگ دکھاتی ہے شبنا تمہارا میرا نہیں اب ہے یہ دل زار تمہارا کس جاہلوں نور نمودار تمہارا پڑنا مرنے لے جاتے ہیں غمخوار تمہارا بڑکا جو کہیں شعلہ رخسار تمہارا بہیوش نہیں واقف اسرار تمہارا رسوا نہیں کر دیتا ہے کردار تمہارا</p>	<p>ایذا میں بہون با میری آرام سے گذرے ہے مد نظر جلوہ نمائی تو بتا دو گو طول میں ہم سنیں لے گیسو شیکر جس نے تمہیں دیکھ لیا ہر گیا مجھے ✓ گہر وادے میں گئے طور پر چکا خمو نہیں پروا کوئی چاہے کہ نہ چاہے نظارہ دیکھ پر صورت پر دانہ جلنے حالات وہ دیکھے کہ جنہیں کہ نہیں سنا بیتاب مجھے دیکھ کے کہتے ہیں وہ اکثر</p>
	<p>دنیا کی نہ خواہش ہے نہ عقبی کی تمنا حیرت ہے فقط طالب دیدار تمہارا</p>
<p>اس گھاٹ جسے تم نے اوزار نہیں بچتا ✓ تجسے تو کوئی اسے ستم آرا نہیں بچتا جس پر وہ کرتے ہیں انکار نہیں بچتا بے اسکی تو ایمان ہمارا نہیں بچتا ✓ افشان سے گرا جو ہمارا نہیں بچتا ہم کیا کہ وہاں جا کے نظار نہیں بچتا</p>	<p>تیغ نگہ ناز کا مارا نہیں بچتا ✓ نالان ہیں تیرے ہاتھ سچو شیخ و ہرین ظاہر ہیں نقطہ ہے ملک الموت کا جملہ کیونکر نہ روں اپنی ہم دل سے اطاعت ✓ ہے زیب فلک مد نظر جب سے تمہارے اندھے ترے آتش رخسار کا شعلہ</p>

جو جبر میں تھا کہ ہو وہ ہے رحم کے نکل
آرایش گیسو میں وہ مصروف ہیں جیسے
ہیں عشق کے دریا میں وہ طوفانِ بلا خیز
کل جبہ خفا ہونے تلے شکست سچا

کرنا جو نہیں جو رگوار انہیں بچتا
مشک ختنی عجز سارا انہیں بچتا
جنے نہ کیا اس سے کنار انہیں بچتا
لو آج وہ بیمار شمار انہیں بچتا

حیرت وہ خون خیز ہے یہ واہ لفت
اسمیں کوئی ہمت کو جو بار انہیں بچتا

عور کر کے جو سوئے کبر و مسلمان دیکھا
ہم تو سمجھاتے تھے کیوں سے دلِ دلان دیکھا
رخِ نور کو تر کا کل پہچان دیکھا
تو بھی عاشق ہے کسی پر میری انگلی طبع
جلوہ جسم نہ تھا بار کا پیرا ہن میں
آپکے عشق میں ہیں زندگے دھونِ خرا
غنیچہ دل جو ہے پڑمردہ تو شبنم کی طرح
ابتداء سے ہے روانِ مرکزِ اعلیٰ کی طرف
سنگوں تختے ہیں سب جو رو ملکِ خراج
جب کہا آپ کے جانباز کہاں تھے ہیں
یوں تو لاکھوں ہیں حسینانِ جہانِ ظالمین

ہمنے دو لونو کو ترے عشق میں کیسا دیکھا
بیمروت سے ملا معرکہ جہان دیکھا
خیر ہو دل کی یہ کیا خواب پریشان دیکھا
جھگڑو دے ہی سدا شبنم گریبان دیکھا
شمع کو پردہ فالوس میں عیاں دیکھا
ہمنے دو لونو کو ہم دستِ دگریبان دیکھا
رو دیا ہمنے جو کوئی گل خندان دیکھا
خوب ہمنے تجھے اے عمر گریبان دیکھا
جسکو دیکھا ترا شرمندہ احسان دیکھا
چشمِ حسرت سے سو گور غریبان دیکھا
پر کوئی تمسا نہ غارت گریبان دیکھا

<p>کوئی تیرے لب نگین کا نہ ہم نگ ملا واوے عشق جنوں را سے بچے جی کیونکر جان لواد کے رگ جان قیامت آئی رخ روشن کی تجلی کوئی دیکھے کیونکر قد موزون سے تمہارے بند کچھ بھی مثل بردانہ وہ جل ہیں کے ہوا خاک سیاہ کشتے عمر ڈبو دین تو عجیب اسکانین کس جگہ ہنسنے نہ ڈھونڈا تمہیں بے بند نواز دل غفرت میرے سینے کے جوچکے تو کہا سنگ ناموس و حمیت کو ڈبویا دسنے محو حیرت ہے ہر اک اہل صفا خلق ہوا ہم تو سنتے تھے کہ مردوں کو جلاتے ہو گھر</p>	<p>ہمنے لعل سمی لعل بد خشان دیکھا جسمین و حشمت کو ہو حشمت وہاں دیکھا جنے ہر طرف شتر مرگان دیکھا ہمنے تو شمع کے شعلے کو بھی لرزاں دیکھا حال طوبے کا سنا سر و گلستان دیکھا جنے جلوہ ترا اے شمع شبستان دیکھا کیا کہیں ہم کہ ان آنکھوں نے جو طوفان دیکھا چوڑ کر ملک عدم عالم امکان دیکھا آج تو ہمنے عجب سرو چراناں دیکھا جنے لے یار تر اچاہ زرخدان دیکھا ہمنے آئینہ کو بھی آپکا حیران دیکھا دشمن جان تمہیں ہے عیسے دوران دیکھا</p>
<p>مجھے فرماتے ہیں بتلاؤ تو حیرت تنے کبھی عاشق کا نکلے ہوئے اماں دیکھا</p>	
<p>سچ بتا کر سے کہاں تو اے بت بیباک تھا پاؤں بالائے زمین رخ جانب افلاک تھا یہ نہیں معلوم بہم کس سے وہ سفاک تھا</p>	<p>کیا کہوں کیسا سیرا دیرانہ حشمت ناک تھا ابتدا سے تو سن عمر روان چالاک تھا دیکھتے تھے جسکو مقتل میں درج و شمت ناک تھا</p>

آپ نے گلشن میں جا کر کیا اولٹ دیتی تھی
 تیغ ابرو نیر فرکان قاتل عالم نگاہ
 لاکھوں ہی ڈوبے وہ طوفان بجز دریا غم
 طور پر کیا وہ توہین اسطرح کے آتش نگاہ
 شیشہ دل ہی نہیں جب یہ کہاں جس دھواں
 زلف پیاں سے اوہلتا تھا جو شب کو با بار
 بوالہوس عاشق جوہن اونے کسیدن چہ
 قبر عاشق پر گل گیس جو دیکھے تو کہا
 ہے بنا اسکا ہزاروں افقون کا تار تار
 لالہ رو پیدا ہوئے کیا کیا ہزاروں گل کھلے
 اونکی محض میں ہوا شب کو جو غم و غماہم
 آپکی فرقت میں مجھ کو موت ہی تھی زندگی
 جند فون تم کہلتے تھے طار و دل کا شکار
 ہو گئے آخر بوقت امتحان تم سے جدا
 رات کو مٹے پتھر سے تھی یہ کسی شہنی

بلبلیں نالان بہن گل کا بھی گیاں جا چکا تھا
 میری قسمت میں الہی کیا یہی صفا تھا
 ہاں جو کوئی اس سے بچ نکلا بڑا تیراک تھا
 گرم نظارہ ہوئے جس پر وہ جلد فرما تھا
 جسکو توڑا تھنے وہ آئینہ ادراک تھا
 آپ کا شانہ تھا میرا دل صد جاک تھا
 کس کا کسا موسم گل میں گیاں جا چکا تھا
 زندگی میں کیا اسے شوق نگاہ پاک تھا
 یہ لباس زندگی کیا لایق پوشاک تھا
 بعد مرنے کے کھلا یہ سب طلسم خاک تھا
 سب کے سب بخش تھے وہ نہ لپکے غم نہ تھا
 زہر اگر ادس وقت طمانا نو دہ تیراک تھا
 حلقہ گیسو تمہارا حلقہ فراق تھا
 غیر تمے ناپاک اونکا عشق بھی ناپاک تھا
 آفتاب خستہ تھا یا روئے آتش ناک تھا

جسکو حیرت کہتے تھے سیکش نال زندگی
 ہم نے اسکو باغ میں دیکھا وہ نخل ناک تھا

<p> اچھا تو کسی طرح رہا ہو نہیں سکتا تم سا تو کوئی ہوش رہا ہو نہیں سکتا دل تنگ ہے بچے غمنا ہو نہیں سکتا رقعہ سے کیا حشر بپا ہو نہیں سکتا ہر ایک تراحو لقا ہو نہیں سکتا جھپڑ کر بن رحم تو کیا ہو نہیں سکتا جو کچھ ہو مگر ترک وفا ہو نہیں سکتا پر تجھے تو اتنا ہی صبا ہو نہیں سکتا کیا شیشہ دل عکس نما ہو نہیں سکتا بیرحم مگر تھے سوا ہو نہیں سکتا پر تھے تو وعدہ بھی وفا ہو نہیں سکتا خون عاشق شیدا کار و پا ہو نہیں سکتا </p>	<p> بنام کوئی اہل وفا ہو نہیں ہو سکتا باتیں ہیں کہ تسخیر ہے آنکھیں پر کج عباد کس سحر کے ہیں جو ترے اوستہ ایجاد لگو جو کہ فتنہ محشر نہ خفا ہو ہے سب کو خبر حضرت موسیٰ پر جو گدگد وقت تو یہی ہے کہ وہ ہیں ظلم کے خوگر سننے ہیں کہ بچتا نہیں مشتاق تمہارا ممنون ہوں لائے جو ادب نہ نکلتا کیو ہے دیر رخ یار کی خواہش تو ادب دیکھ ہر چند کہ مشہور تھا جو ہے فلک ہی دل دینے کو موجود ہیں کیا سر کی حقیقت مذکور نہیں آپ کا پراور کسی جا </p>
<p> حیرت نہ کرو وصل کے اقرار کا مذکور ہمنے تو بہت غور کیا ہو نہیں سکتا </p>	
<p> جاتا رہا شباب تو وہ بھی گذر گیا کیا اوسطف بھی آپ کا تیر نظر گیا جبے تمہارے بام کے جانب قمر گیا </p>	<p> بچپن دل کو ہے نہ پوچھو کہ ہر گیا کہنے تو خون ڈال کے کیوں غیر مر گیا ہر شب دکھاتا ہے تیرے شرمندگی کا داغ </p>

ایک قصا بھی آتا ہے کتر کے راہ کو
 ایجان تمہارا عشق ہے وہ فنا خراب
 واسے جواب خط کی ہوا امید بھگو گیا
 ہے قولی رہم نہیں گردن کشی پسند
 ہمتو اسی فراق میں معدوم ہی رہے
 دیکھا تو ہو گا شمع پر گدزی جو لنگو
 اب تک ہمارا غنچہ دل فنا نہ ہو سکا
 کیا فائدہ ہے روز کی اس چڑھ چڑھ
 کہتے ہیں اوسکو زندہ جاوید اہل دل ✓
 جسد من نگاہ روزن دیوار پر پڑے
 جسے سہی قدم نے کیا رابطہ و اتحا

ایسا تمہارے ناوک مگر گانے ڈر گیا
 جس گہر میں افسنے پاؤ نکور کہا وہ گہر گیا
 مایوس ہو کے جیسے جہان نامہ بر گیا
 جو سر چڑھا ہمارے قطر سے اوتر گیا
 عشق دہن ہوا جو خیال کمر گیا
 مغل میں ادنکے پاؤں کے کہتے ہی کتر گیا
 تجھے بھی اعتقاد نسیم سحر گیا
 ثابت ہوا کہ آپ کا جی جسے بھر گیا
 جو آ کے آپ کے دردِ دولت پر گر گیا
 بو لے ادھر سے کیا کوئی اہل نظر گیا
 باغِ جہان سے جان لو وہ بے شمار گیا

ہوش و حواس کہتے ہیں آپ رکے کیا کون
 حیرت اور سیطرف نہ چلو دل جد گیا

دستِ جنوں سے کچھ نہ کر بیان میں گیا
 تاب تو ان ہوش و خرد سارے چلنے
 پہلو سے میرے تم تو خفا ہو کے اوتھ گئے
 وحشت تو دیکھنا دل شوریدہ بخت کی

ہمارے نفس فقط تن عریان میں رہ گیا
 لیکن تمہارا غم دلانا لان میں رہ گیا
 نقشہ تمہارا دیدہ حیران میں رہ گیا
 پہلو سے جا کے زلف پریشان میں رہ گیا

<p>وہ سرو بجے صبح گلستان میں بیگیا کیوں اب تو نیش غم نہ رگ جان میں بیگیا جو رہ گیا تمہارے نہیں جان میں بیگیا نظارہ چہرے کے ناوک مر گلان میں بیگیا جگڑا یہی تو گبر و مسلمان میں بیگیا وہ چند روز عالم امکان میں بیگیا وحشی مزلج جاگے بیابان میں بیگیا وہ عشق آنکھ دل انسان میں بیگیا یہ جسم زار گور غریبان میں بیگیا پہر کون فرق مور و سیماں میں بیگیا</p>	<p>بیل کی خاک سے جو بگولہ روان ہوا بولے گلے لگا کے یشتاق وصل سے دنیا نہیں قیام کے لائق جگہ مگر الدرے اونکے مردم دیدہ کا بندوست راضی ہے کس سے یا کسی پر نہ کہلا جن جس کو تمنے ہیجدا بہر امتحان لازم تھا قیس کو در لیلے نہ چوڑتا کون مکان میں جسکی سمائی نہوسکی روح روان تو راستے ملک عدم ہی تمنے عوض بدی کے اگر دی نہ لے بد</p>
<p>حیرت کہاں تھے کل سے کٹی رات کس طرح کیونکر تمہارا دم شب ہجران میں بیگیا</p>	
<p>اے ناشکیب دل تجھے کیا جا لگیا ہوا جو جو ہوا حسین وہ اہل خفا ہوا اسنے ہمارا کہیل بگاڑا بنا ہوا ہنسنے ہی اوسطرف کو جو دیکھا تو کیا ہوا لیکن چہرا غنچہ خاطر نہوا ہوا</p>	<p>اوس سنگدل کے عشق میں کیوں مبتلا ہوا کیا ظلم ہے خمیر تان میں ملا ہوا پیکل جل کے دیکھتے ہی دم فنا ہوا سارا جہان آپ کا محو لقا ہوا باد صبا کے فیض سے لاکھوں ہی گنگا ہوا</p>

بیتاب لکا حال لکھو نگاہیں پا کر کو
 ہم اسکو آب چشم سے سینچا کئے دم
 ناحق کیا خواب میرے دل کو آپ نے
 لکھا ہے ہر حسین کے رنگین دست پا
 آیا ترا خیال جو تسکین کے لئے
 آتے ہیں بہر فاتحہ خوانی جو قبر پر
 اللہ سے رعب آتش کھڑنگ دے زبیر
 ناموس و تنگ او سے ڈبویا جہان
 گو میں تمہارے عشق میں سوا ہو لگم
 بعد فنا جو آپ کی تعظیم کے لئے
 پائی نہ قبر عاشق شیدا تو بول اوٹے
 چاہینگے اب اسے ہمیں جسے دیا غور
 سجدہ کیا جہاں لطر آیا تمہارا تور
 کیوں عند لب کیا یہ کسی کا ہے بتلا
 بیان زندگی خواب وہاں خوف باز پرس
 پڑ مردگی پہ غنچہ دل کے گرے اشک
 سن اسے زبان حرف شکایت بار آ

مضمون مل گیا جو کوئی لوٹتا ہوا
 پر نخل آرزو نہ ہمارا ہرا ہوا
 پہلو میں اک غریب پڑا تہاد با ہوا
 خون شہید ناز سے نخل جنا ہوا
 سینہ میں پیشوائی کو غم اوٹھ کھڑا ہوا
 کہتے ہیں اس غریب پہ صد مرے ٹھٹھا
 شعلہ ہی ہم کو آیا نظر کا نپتا ہوا
 اوس بحر حسن کا جو کوئی آشنا ہوا
 سمجھو تو کسکارا زنتان بر ملا ہوا
 اوٹھامیرا غبار تو وقف صبا ہوا
 نقش فنا کا ہائے نشان تک فلہوا
 بانی ہر و گے تم ہی جو راضی خدا ہوا
 آنکھیں بچا پین بنے جہاں نقش پلہوا
 گل کا بھی دیکھتے ہیں گریبان ہٹا ہوا
 آئے عدم سے ہم یہ نہایت برا ہوا
 آیا نظر ہمیں جو کوئی گل کھلا ہوا
 کیا لطف ہے جو یار کا دل بے خراب ہوا

✓ حیرت دم فنا بھی زبان پہ ہوا وکانام

نکلے قفس سے طائر جان بولتا ہوا

دکھایا ایک تل بہرین میں نقشہ خدا کا

جلایا آتش فرقت سے دل اپنے خدا کا

کوئی نالان ہوا گریبان ہو چمکونہیں پڑا

ہمارا خانہ دل ہے خراب ایسی دلعزین

کمانے آگیا اتنا غور ان بھینسوں میں

مرے کہنے کو مانو فرعہ دل سے کر دیا

✓ سنا خیر بکف قاتل کڑا ہے آج مقتل میں

تمہارا درد دوسرے کو کیا ہمارے قتل ہوئے

ترا پر تو ہے شاید عشق جو ملتا نہیں ہے

ذائق عشق رندان جہان کیا او کو صلا

بیان کی کچھ نہیں جا بخت زنگہ میں شہر ہے

✓ زبان سے ہم نہیں کہتے مگر کانوں سے سنیں

بیاں جال ل پر کیوں ہے ناظر اس درجہ

سنا ہے کچھ مرقدین وہ خود تشریف لائے

نہ بولا تا وہ آئینہ نہ ہو جاتے حسین دین

یہ ادنیٰ اسامو نہ ہے تری قدرت نمایا

نیتجہ کیا بھی ہوتا ہے رسم آشنا کا

طریقہ سیکرے تے کوئی بے اعتنا کا

اوسے میں یاد ہے تری اوسیں غم خفا

مگر مان یہ بھی اک جلوہ ہر شان گریا کا

شمر ہو گا نہایت تلخ نخل ہو فایہ کا

چلین جاننا زاب موقع ہے قسمت آرزو کا

مگر اس سخن ناحق میں اثر تمامو میا کا

یہی باعث سمجھتے ہیں ہم اس کی دیر پا کا

قبائے شیخ میں جہر لگا ہے پار سکا

تمہاری بادشاہی کا ہماری بیخو کا

وفادار و نمین چہ چاہے تمہارے خفا کا

گلا کرتے تے ہم اپنے تقدیر کی بڑا کا

مرے روح رواں کا ہے ارادہ پیشو کا

سکندر سے ہوا پیدا طریقہ خود نمایا

پہنچ جاتی اگر اون تک تیرا پناہ دے کملاتی
زبانہ بر سر پر فاش میں کمزور تم جی
خیالات جہاں آنکھیں دل سے مٹا ڈالو

گلابے ہجو اس آہ رسا کی نار سائیکا
مرد و اب سری پر فتنے مشکل کشا
اگر تم چاہتے ہو یا رسے موقع صفا تیکا

اے نادان کھلیا یہ ندائے غیب کی ہی
خیال آیا ہمیں حیرت نرے تیرے حیرت روا تیکا

رخ تاباں تو ہوا جان کا خواہاں پیدا
نہیں معلوم ہوا کب دے جاناں پیدا
ہو چکی ہے مری گردن پر گنجان پیدا
سایہ رخ سے ہوئے ہیں گل خندان پیدا
نہیں ایک لحظہ ٹہرتے جو کہیں آتے ہو
شکل دکھلائے اپنی نہیں جوتے روتے
تیری خلقت تو اسی نہیں نے زلف راز
دیکھ کر حسن خدا داد کو کہتے ہیں ملک
تم نہ آئے تو ہماری شب تنہا ٹہرتی
کیون نہیاں ان عدم چہیں سے سوئے ہیں
آپھی فرمائے ہم اسکو نہ کہیں کیونکر
قد جانا نکو تو سب کہتے ہیں سرود

دل پہنا نیکو ہوئی لطف پریشان پیدا
جسکے باعث سے ہوا عالم امکان پیدا
کہیں تیری تو کرے خنجر زگان پیدا
عکس قامت سے ہوئے سر و گلستان پیدا
تم ہوئے کیا صفت عمر گریزان پیدا
کوئی طوفان نہ کریں نیدہ گریان پیدا
کہ تجھے سے ہوا طول شب بجران پیدا
کیا کہیں ہم نہوئے صورت انسان پیدا
ایک دل سوز ہوئی شمع شبستان پیدا
جسکے درد کے کیا شہر خوشان پیدا
مصحف رخ سے تو ہو جاتا ہے ایمان پیدا
اسمیں کس طرح ہوا سبب تیرا خداں پیدا

<p>تم ذرا چشم عنایت سے اشارہ تو کر دو ✓ اس سے ثابت ہے کہ دنیا نہیں رہا کھٹکنا کس لئے رکھتے ہوئے یا اسے زیر نقا اب ترے ظلم کی فریاد اویسی ہوگی ✓</p>	<p>لاکھوں ہو جائینگے نر مندۂ احسان پیدا ابتدا ہی سے بشر ہوئے ہیں گیاں پیدا تیغ ابرو تو ازل سے ہوئی عیاں پیدا تجھ کو جنے کیا اے فتنہ دوران پیدا</p>
<p>ایسے صدمے ہیں شب بھر کے دیکھو چہرے روز ہوتی ہے سحر چاک گر بیان پیدا</p>	
<p>قصیدہ نعت</p>	
<p>ہونگے جب حشر کے دن اٹھو مٹھا طلب اب تو فرمائے مجھ کو شہ ابرار طلب آپ پر یہ تو عیاں ہے کہ نظریں ہے تھو کسی حالت میں ادھنیں ہوش ہے یا نہ ظاہری عشق کا حاصل نہیں کہہ بھی سولا گرم نظارہ ادھر پر بھی ہوئے بندہ نواز کب نہ مجھے لجا بیگی قسمت یارب تم وہ محبوب زمانہ ہو کہ جسکی ہر دم دورے روضۂ انور کے سبب یارب دل کی دل ہی میں رہی روضۂ اقدس</p>	<p>تب کہے جائینگے امت کے گنہگار طلب منتظر کتبے ہیں یہ دیدۂ دیدار طلب بے بھر آنکھ ہو اگر تھی ہے انوار طلب سے الفت تو کہے جائینگے شرار طلب جو تہ دل سے نہو وہ تو ہے بیکار طلب کرتے ہیں بے رنگ پیر لب سونفا طلب کبھی آسان بھی ہوگی مری دشوار طلب دل میں رکھتا ہے ہر اک کافرو دیندار طلب ہو گئی سخت مصیبت میں گرفتار طلب نگہ رحم کی ہے ابو سزاوار طلب</p>

دم پرش مرے مرفدین جو آؤ مولا	تو نکیرین کرین مجھ سے نہ اظہار طلب
بختوائینگے گنہگار کے رسول اکرم	حشر میں ہونگے وہی قافلہ سالار طلب
بخشنے جائینگے مسلمان کرم مولا سے	ہاں جو ہیں منکر حضرت وہ ہیں آزار طلب
واسطے امت حضرت کے تو ہے خلد تیر	وہ جہنم ہے جہاں ہونگے کفار طلب

صدرہ ضعف لبابت نوحیت کو حجاب
کہ نہ محروم رہے آپکا دیدار طلب

مناجات

شعلہ رویوں سے مرادل نہ لگانایا	آتش عشق میں اپنے ہی پلانا یا رب
نظر آتا ہے برا رنگ زمانا یا رب	محکوم دنیا کے حوادث سے بچانا یا رب
رحم کر رحم کہ بندہ ترا اغیار و نکلے	نہ بنے تیر ملاست کا نشانیا یا رب
ہوں جو آمادہ تضحیک جہانمید دشمن	میری بگڑی ہوئی باتوں کو بنانا یا رب
یہ ملک بندہ عاجز ہوں بنزوار کرم	امتحان میں تو نہیں میرا ٹکنا یا رب
تشنگے سے جو ہوں بیتاب بروز محشر	تو مجھے شربت دیدار پلانا یا رب
جلوہ گردل میں رہے وان بھی سچو شکر داغ	کیخ مرقد کا اندھیرا نہ دکھانا یا رب
کسی حلیہ سے گنہگار بھی بخشا جائے	ڈھونڈھتی ہے تیری رحمت تو بھلا یا رب
جہنک زبست ہے دنیا میں اکل مال	بالعوضل سکے تجھے غم نہ کھانا یا رب
رہیں آرام سے وہ مجھے نخل میں جہنمیں	اونکی ایذا سے میرا دل نہ کوکھانا یا رب

<p>آبر و نیک و دشمن رزق بقدر کے لئے بار احسان کسب کا نو گردن پر مرے ہے تمنا در دولت سے شرف ہو کر ہو دم پریش اعمال اگر خوف مجھے نام تیرا ہی زبان پر ہو دم آخر بھی میرے ہکانے پر آمادہ ہے نفس شقی</p>	<p>مجھ کو دنیا سے نہ محروم اودھام لیا مجھ کو دنیا سے سبکدوش اودھام لیا روضہ پاک نئی پر بھی ہو جانیا اپنے محبوب کی تصویر دکھانا لیا جب ہو دنیا سے مری روح روان لیا اس سترگار کے ہاتھوں سے بچانا لیا</p>
--	---

<p>تجربے سے ہوا معلوم کہ اب حیرت کا جز ترے در کے نہیں اور نہ کانایا رب</p>

<p>ناراض ہے رہتے ہوئے یار کیا سب ترچی ہے تیغ ابروئے خوار کیا سب ملتا کہیں تو صانع قدرت سے پوچھتے گمایل اگر نہیں ہے تو آپ ہی بتائے تجھ میں تو ایک جہان کی ہیں کہ اک اغیار و سیہ کو تو محل میں چائے جب جہ قرب غیر کو پوچھو تو کہتے ہیں فرمائے تو آبکی الفت کے نہیں آئے کہیں بخ موئے تجھے عتاب میں</p>	<p>تم ہو گئے جو در پئے آزار کیا سب کس بل دکھار ہی ہے یہ تلو کیا سب ہوتے ہیں سنگدل بی طرح کیا سب پہلو میں لوثا ہے جلزار کیا سب سب چاہتے ہیں تجھ کو سترگار کیا سب ترے تمہارا طالب دیدار کیا سب پہلوئے گل میں ہوئے تو کیونکر کیا سب اک میں نہر گیا جو گنگا کی کیا سب ہوئے ہیں جہد و زلزلہ کیا سب</p>
---	---

<p>ہوئے نہیں جو مجھے خود ار کیا سبب ہسکی ہوئی ہے آپکی رفتار کیا سبب پر مجھ کو دیکھتے ہو جو ہمار کیا سبب بیٹھ ہو آج پشت بہ دیوار کیا سبب بل کھارہا ہے زلف کا ہزار کیا سبب اب بند ہو گئے ترے رفتار کیا سبب منہ ڈھانک ڈھانک دوتے ہیں منہ اڑا کر کیا سبب آپس میں روز کرتے ہیں تکرار کیا سبب تسبیح میں شریک ہے زنا کیا سبب پیچھے پڑی ہے میرے یہ مرد کیا سبب اس نخل آرزو میں نہیں بار کیا سبب</p>	<p>بندہ تو ہوں اگرچہ ہوں باخود جرم عشق ہے لہذا شباب کہ مست شراب ہو دل لے چکے ہو پہلے ہی باقی ہے ایک کچھ کہتے ہیں کسے صورت تصویر کر دیا تاکہ ہے تنہا پر کسی آشفہ حال کو کیوں عند لب تالہ موزون میری سخی میخانہ بند ہے کہ در تو بہ کسل گیا کہتا نہیں ہے حال یہ دونوں فریق کا اب دل میں ہے کہ شیخ و برہمن سے چھپے میں ابتدا سے طالب دنیا میں ہوا لے باغبان گلشن ہستی دکھا ہمیں</p>
---	---

غیر و لئے پوچھتے ہیں یہ طرفہ ستم سنو
 حیرت ہے اپنی جان سے بن کر کیا سبب

<p>ہے زمین کہ بلا میں لالہ زار بو تراب جنت الماویٰ سے بہتر ہے دیار بو تراب دل مرا آئینہ میں آئینہ دار بو تراب ایک فخر اولیا ایک افتخار بو تراب</p>	<p>عشق ہو جس کو وہ دیکھ لے بہار بو تراب ہیں وہ خوش قسمت جو ہیں قرب مزار بو تراب عکس انگن جیسے ہے رگوں نگار بو تراب مجھ کو دو حامی ملے ہیں مرضی مصطفیٰ</p>
---	--

شب شب گیسو کا سایہ رخ کا پتھر درخت
 دل تو کتا ہے ابھی چلکے مشرف ہو جے
 ہر بخشا بش نیلی آستین کے جسدِ حشرین
 خاک کا پیوند جب ہوں اے مرچہ درگاہ
 بانِ سولہ پاک راضی ان خداوند جان
 میری قسمت سے لیدہ رخ تو کہے تیرے نگاہ
 اوتھاد دل تاریک ہے جو کچھ بھی کہتے غبار
 صاحب ایمان کے قابل ہیں ہی تینوں
 جب تڑپکرو ٹھہر جاتی ہے زیر آسمان
 نخل نر گس کے اوگے ہیں اوجن سہو کنی فرہ
 کہتے ہیں برقِ حنہ جس کو سب غالی ترا
 جان لودہ ہے او نین کے عاشقِ صفا
 داغ بردل لالہ خونی کفنِ صحرابین ہے
 اپنے دل بند و نکو دے ڈالا خدا کے اٹھیز
 کیسے ہی کا فر ہو وہ ایمان لائے گا ضرور
 کیا بچی کو فرمے اے چرخِ شمس کا پھن

ہیں زمانے سے الگ لیل و نہار بوترا
 دیکھیں کب تقدیر دیکھ لے دیدار بوترا
 پہلے پوچھے جائینگے امیر و ارباب
 یا مدینے میں ہوں یا قرب مزار بوترا
 فرشتے سے تاعرش دیکھا افتخار بوترا
 دل تو کیا ہے طائر جان تک شکار بوترا
 جنکی طینت صاف ہے وہ ہیں تیار بوترا
 یا ہو کعبہ یا مدینہ یا جوار بوترا
 ہنستے ہیں برقِ طبا کو بقیار بوترا
 زبست میں جو جوتے وقف انتظار بوترا
 ہم اوسے سمجھیں عکسِ ذوالفقار بوترا
 جو بگولہ پہتا ہے گرد مزار بوترا
 سنبیل تر باغ میں ہے سو گوار بوترا
 اب کوئی دنیا میں کس کتاب کا بوترا
 جو کہ سن لے گا کلام خوشگوار بوترا
 چاند سورج بھی تو ہوتے ہیں تیار بوترا

مرقد سولا چہر ت چلکے ہو جا رو کب

تاکہ سب سمجھیں تمہیں خدمت گزار بوتراب

کیا کہیں کٹتی ہے کس طرح دلازار کی شب
 نہ تو جینے میں نہ مرنے میں نہ دل قابو میں
 عکس اب رو سے سیہ تاب کیا ہے تو نے
 عاشق گیسو و رخسار کا اوس صانع نے
 اب تو نالوں کی صدا بھی نہیں آتی دنتے
 عاشق زلف کو دیکھا تو لگے فرمائے
 محو رخ میں تمہیں آرایش گیسو کا خیال
 آئے آئے جو کہیں آئے تو بیٹھے لوگ
 کفش پا کے جو سنا روں نے چمک کدائی
 کو چہ یار میں دیکھے ہیں نئے لیل و نہار
 جب ہوا خط سید یا کا پر تیر میں سپید
 باغ میں سنبل ترخ پہ ترخی زلف سیاہ
 یہ تو باور نہیں دن جو صل کا دکھلائے ہیں
 خال خط ابرو سے خمار و پریشان گیسو
 یوں تو ہر کج ہش جان اور بھی صدمات فراق
 تھا یقین ہر نہ ستانے کا ارادہ کرتے

سمنے دیکھی ہے کہی مردم بیمار کی شب
 یوں گزرتی ہے ترے طالب بیمار کی شب
 یا کہ عاشق ہو قاتل ترے تلوار کی شب
 دن از دیت کا بنایا ہے تو آزار کی شب
 آج بید بے ہے مسیحا ترے بیمار کی شب
 تیرہ تر ہوئی ہے ایسے ہی سیکار کی شب
 دن میرا غم میں کٹے عیش میں بیکار کی شب
 تم ہی منصف ہو کہ ہے آج بھی انکار کی شب
 چاندنی لوٹ گئے دیکھ کے رقار کی شب
 چاندنی کا تو ہے دن سایہ دیوار کی شب
 ہو گئی صبح قیامت گل رخسار کی شب
 ستیر ہیں کہ کس کو کہیں گلزار کی شب
 ہاں اگر کہاے فیسو سے خمار کی شب
 تیرگی میں ہے مفدا انہیں دوچار کی شب
 سب سے بدتر ہے مگر تازہ گرفتار کی شب
 دیکھ لیتے جو کہیں آئے گنگار کی شب

غریب ہر دو الطاف ہمارے حق میں وہی ہر روز کی اوچل و پستی تکرار کی شب

اپنے محبوب کے حیرت میں عجیب لیل بنار
رخ تو ہے روزِ حلیٰ لطف ہے تارِ گن

<p>کیا کہیں تم سے ماجرائے شباب ہم ہی نالان بہنیں برائے شباب خیر ہنس لو ہمارے رونسے پر خط کے آتی ہی ہو گیا کا فور چل دیا بے مرونی کر کے سبزہ خط بہنیں ہے خلعت ہے ہم جو دکھلائیں عشق کے جلوے عاشقوں سے تو ہی تمہیں نفرت چال لڑنے کی مست چلے تب کھلے میرے دل کی بیباکی نکے لالہ اوگے ہیں تربت پر اوسکی فرقت میں زندگی ہے وبال جسپہ اتنا غور کرتے ہو کہتے اب حال دل کہیں کس سے</p>	<p>کہہ دو چل گئی ہو اے شباب تم ہی رود کو گے ہائے شباب جنت لک ہے بند ہی ہوائے شباب دیکھ لی ہم نے انتہائے شباب رنگیا دل میں نقش پائے شباب آپ کو مل گئی قباے شباب عزنی شرم میں ہنائے شباب دیکھیں پہرے کے کام آئے شباب کہیں ٹوکر نہ کھائے پائے شباب جو تمہیں ہی یونہی بتائے شباب دل میں جو جو تھے داغ ہائے شباب سو تھی آئے گرنے آئے شباب چند روزہ ہے یہ بقائے شباب ہو گئے تم تو بتلائے شباب ✓</p>
--	---

تم اگر شاہ حسن ہو مشہور
چل بسا وہ ہنسی خوشی بان سے
تہیں لڑکپن کی شوخیان تو غضب
آدمیت سے وہ گیا گزرا
کر گیا ہم سے وہ دغا بازی
تکو تہلا کے میرے پاس آئے
ہر گڑھی روٹھ روٹھ جاتے ہیں
ہم جو دکھلائیں عشق کے جلوے
روئے جل جل کے شمع کے مانند
دیکھ کر مجھے دل رمیدہ کو
سختیاں بے مروئی کرنا
دشمن جان دشمن ایمان

ہم کو کہتے ہیں بیوائے شباب
رہے روئے کو ہم قفائے شباب
دیکھیں اب کون رنگ لائے شباب
جسہ نازل ہوئی بلائے شباب
اب یقین ہے نہ منہ دکھائے شباب
حضرت عشق رہنمائے شباب
یہ بھی ہے ادھماقتضائے شباب
وجد میں ہوم ہوم جائے شباب
جو کوئی تجھے لو لگائے شباب
چوڑھی اپنی بول جائے شباب
اون میں یہ بھی تو ہے درائے شباب
اور کوئی نہیں سوائے شباب

تم اوس پرندار ہو حیرت
جبکہ باعث سے ہے بنائے شباب

اور محروم رہے روز یہ دیدار طلب
رگ جان کیا تری گدہ بنی ہوا طلب
یہ مرا آئینہ مدت سے ہے انوار طلب

ہر تفریح تو ہوں دور سے اغیار طلب
کہ چکی بوسہ ابرو تو کسے بار طلب
دل کو عکس رخ روشن ہے منور کردو

<p>ہجر میں موت سا دشمن نہیں ہونڈتا فرج کا قصد ہے یا دیگاری صیاد اسکی قسمت ہمیں اک بوسہ رخسار ویک کہتے ہیں ہم نہیں اسوجہ سے دیتے ہیں لے شفا تجھ کو مبارک ہو مریض ہجر</p>	<p>سوئے نچے اسکی مصیبت کو جو ہوا آج کیوں ہے نفس مرغ کرتا طلب جنس دل کو جو کرے تمنا خرید طلب کہ تری بات ہو اگر تہی ہے تکر طلب اوس میحائے کئے کج تو بیمار طلب</p>
<p>گلشن میں خاک اڑا بے کھچلائے لبیب فریاد ایسی خاک میں بجائے لبیب تم ہو جہا شعار میرا دل وفا پسند دیکھے کہیں جو عارض گلنگ یار کو گل ہو چمن میں اور نہ گلچیں نہ باغیان دیکھے اگر کہیں تو مرے گلزار کو نالے سے جو میرے تو بولے کہ خیر ہے دکھلائیے اوسے گل داغ جگہ کی سیر فصل خزان میں گل تو ہو چکی ہے عدم سمجھی تھی عشق سہل ہے اب جی رہی اپنی</p>	<p>حسرت دید تو نکلیگی اوس بدن حیرت ہونگے جب عرصہ محشر میں گنگا طلب</p>
<p>گل کو تو مطلقاً نہیں پروا ہے لبیب گل تیری آگرم سے مر جاتے لبیب شکوہ ہے عشق گل مجھے سودا ہے لبیب تو بھی مر طح سے پڑ جائے لبیب ہو تو تملیہ تو کیا تری بن آئے لبیب کہتا ہوں تیرا ہوش بگڑ جائے لبیب کیا ہو گیا ہے تجھ کو بھی سودا ہے لبیب آئے ادھر خزان تو ادھر آئے لبیب اب دیکھے چمن سے کمان جا لبیب اپنے کئے کی آپ نہرا پائے لبیب</p>	<p>گل کو تو مطلقاً نہیں پروا ہے لبیب گل تیری آگرم سے مر جاتے لبیب شکوہ ہے عشق گل مجھے سودا ہے لبیب تو بھی مر طح سے پڑ جائے لبیب ہو تو تملیہ تو کیا تری بن آئے لبیب کہتا ہوں تیرا ہوش بگڑ جائے لبیب کیا ہو گیا ہے تجھ کو بھی سودا ہے لبیب آئے ادھر خزان تو ادھر آئے لبیب اب دیکھے چمن سے کمان جا لبیب اپنے کئے کی آپ نہرا پائے لبیب</p>

ہونے دے شاخ گل پر تیشیں تو خوش ہو
جزیرے او سکے کون ہے دنیا میں عشق باز
کرتا ہوں ضبط نالہ موزوں میں آئے
کنا ہے باغبان کہ تو نالان ہے کسلے
حب قدر دان نہ پایا تو پر دیسے خاک کے
خواہاں گل ہیں سب کوئی او سکھائیں
ہم کو ہے ضبط گر یہ وہ رہتی ہی نالان
گر پوچھنا ہے عشق کا اصل تو پوچھ دوں
دعوائے کہ نہ عشق کا دیکھ لگو مجھے
کیا نالے بے اثر ہیں جو گلشن میں سب گل

قطعہ

اسے باغبان ہی ہے تمنا ہے عند لب
سمجھاؤ نہیں او سے مجھے سمجھائے لب
سُن لے کہیں تو دلیں نہ شکر لے عند لب
ہم کیا کہیں جو صبر تجھے آئے عند لب
تیرے ہی جستجو میں تو گل آئے عند لب
صیا دایک رہتا ہے جو یا آئے عند لب
یہ مصلحت ہمارے ہے رات کے عند لب
تلوے ہمارے آنکے سہلائے عند لب
آداب دور ہی سے بجا لائے لب
ہنس ہنس کے دیکھتے ہیں تماشائے لب

حیرت جہان میں ہوتے ہیں معشوق بے وفا
لشکین دے جو گل تو نہ گہرا لے عند لب

یہ نہ معلوم تھا اس طرح کے عیار ہیں آپ
ہمنے مانا کہ حسنین طر حار ہیں آپ
سننے ہیں کا گل بیجاں کے گرفتار ہیں آپ
خواہشیں بلب وین یہ ملتے ہیں جواب
یہ طرح پڑتی ہے باتوں پہ پہلو پہ نظر

بہتو سمجھتے تھے محبت کے سزاوار ہیں آپ
قدر دانی نہیں عاشق کی تو بیکار ہیں آپ
شامت آئی ہے اگر محو شب ہیں آپ
واجباً لڑحم نہیں لائق تلوار ہیں آپ
اس سے ثابت ہے کہ خواہاں دل لہار ہیں آپ

✓ مجھ کو اظہار محبت کی ضرورت کیا ہے
خود ہی دل سحر نگاہی سے تو ہیوش کیا
اکیدم بھی رخ الو زبونہ دیکھوں نہ جیوں
سجدہ شکستہ بجالائون نہ کیونکر کہ مجھ
ہوس خجرا برہے عیاذ اللہ
ہم نہ آواز سناتے نہ بلا میں ہنستے
سرخ و راحت کا تصور نہیں اب ہو عطا
دلوں تسکین ہے مجھ پہی عنایت ہوگی
گو غم و فکر میں جی جائے وہ نہیں مزاج
شکل کو دیکھ کے حیران نہو کیوں یاد باد
حال دل کہتے تو فرماتے ہیں معلوم ہوا

جب مرے دل کی حقیقت سے خبردار ہیں آپ
اور فرماتے ہیں کس چشم کے بیمار ہیں آپ
سچ تو یہ ہے کہ مرے زلیست کے آثار ہیں آپ
لوگ کہتے ہیں کہ مد نظر بار ہیں آپ
یہ تو فرماتے کیا جانے بیمار ہیں آپ
یہ نہ معلوم تھا نازل پس دلوار ہیں آپ
میں قہر حال میں مجبور ہوں مختار ہیں آپ
ہے یہ مشہور جہان کل کے مددگار ہیں آپ
اوسنے یہ کون کسے باعث افکار ہیں آپ
لالہ روغنی دہن آئینہ رخسار ہیں آپ
ایک مدت سے مرے در پہ آزار ہیں آپ

آئے کوئی نہ چہرہ بگاہ نہ روٹھو حیرت
ہنسنے بانا کہ بڑے صاحب انکار ہیں آپ

نعت

جلوہ فرما ہوا وہ نور بھر آجکی رات
ہے جو میلاد شہ جن و بشر آجکی رات
ڈھونڈتی پہتی تھی جس کو کہ گاہ شوق

جس کے پر تو سے ہے شکل سحر آجکی رات
شک فردوس بریں ہے مرا کہ آجکی رات
سال کے بعد وہ آئی غنظر آجکی رات

کیا اوسی شمع بجلی کی ہے آند کی خبر
 ظلمت کفر مٹائی ہے جہاں سب جسے
 یہ وہ ہے محفل میلاد کہ پڑتے ہیں درود
 ہوں گنگار ہی آگاہ کہ اس محفل میں
 ہاں جو تعظیم سے مولا کے ہو کر گردان
 دہوے اعمال قبیح جو خطا کار و سکنے
 کیون نہ عاشق ہوں تہ دل سے سدا دل جفا
 جلتی ہو گیا ہر ایک شریک محفل
 جلوہ شمع نہیں بلکہ یہ ہے شعلہ سلور
 تھی اسی سرتجلی کی تمنا مجھ کو
 اہل ایمان کو مناسب درود اکبر
 ہے یہ روشن گرا اسلام مسلمانوں کی
 باغ جنت سے اوسے آئی ہیں جین لینے
 اسی میلے کے ہیں دنیا میں ہزاروں
 کیا عجیب معجزہ محفل مولا کے سبب
 نور سے جلوہ ایمان کے نقش ہے مجھے
 مجھ پر احسان کہ و بخیر گردان ملک ہی دو

تیری ظلمت میں ہے جو نور سحر آجکی رات
 جلوہ گر ہو گا وہی رشک قمر آجکی رات
 جسمیں ہوتا ہے فرشتوں کا گزرا آجکی رات
 آئین توبہ کا کھلا رہتا ہے در آجکی رات
 ہیں وہ ابدیس صفت خاک سیر آجکی رات
 کوئی شب ایسی نہ تکی ہتی مگر آجکی رات
 ہر مسلمان کی ہے سیدہ سپر آجکی رات
 اہل دین دیتے ہیں مجھ کو یہ خبر آجکی رات
 سینک لے آنکھ ہر اک اہل نظر آجکی رات
 سو کہ جائیگا مراد امن تر آجکی رات
 رغبت دل سے پڑ ہیں تا بہ سحر آجکی رات
 ہر کفار تو ہے داغ جگر آجکی رات
 کوئی دنیا سے جو کرتا ہے سفر آجکی رات
 صف بصف باندہ کے آتے ہیں کمر آجکی رات
 ایک ہو جائیں بہم شام و سحر آجکی رات
 چاہتا ہوں کہ رہے آٹھ پر آجکی رات
 دامن شب میں گر بیان سحر آجکی رات

قطعہ

<p>کرتے ہیں مغل مولود بشر آجکی رات لگ گیا نخل تمناین شر آجکی رات جذب دل لئے مرے دکھ لایا اثر آجکی کراؤ دہر گلشنِ جنت ہے ادھر آجکی رات</p>	<p>جسکی قرآن میں عظمت ہے یہ وہ شہید جسکی امید میں تھے وہ گل شاداب کھلا کسی جادو سے نہ افسوسنے یہ لیلیٰ الہی بیچ بین ارض و سما کے یہ سلمانِ خوش بین</p>
<p>تنگدستی سے بہت تنگ ہے ہوا حیرت ہو نہ محروم ترادست نگہ آجکی رات</p>	
<p>دنیا میں یہی ہے مرے آرام کی صورت ہم جسکو نہ دیکھیں تو وہ کس کام کی صورت دیکھی نہیں جاتی سحر و شام کی صورت کیا خوب نکالی مرے الزام کی صورت آغاز نے دیکھی نہیں انجام کی صورت آنکھیں مری بے نور ہیں یاد ام کی صورت وہ کفر کی تصویر یہ اسلام کی صورت جب دیکھتے ہیں ابلق ایام کی صورت اب دیکھنی ہے بارگاہِ عام کی صورت دیکھے کوئی اب گور میں ہرام کی صورت سٹ جا بیگی یہ بھی ہوس خام کی صورت</p>	<p>دکھلائے خدا اور بہت گلغام کی صورت مانا بہت اچھی ہے دل آرام کی صورت جیسے ہوں رخ و زلف کے نظارے عجب کہتے ہیں ترے عشق نے رسوا کیا ہجوم افسانہ عاشق میں وہ ہے طول حبس کی دیکھا نہیں حید نے تمہارا رخ روشن زلف و نمین او لہجے ہیں کہیں زخ کی فدا کی ہوتا ہے ارادہ سفر ملک عدم کا دنیا میں تو صنعت تری دیکھی ہم محشر تھی زلیست میں کیسی رخ روشن کی غافل نکیرین دہر میں رہنی کی تمنا</p>

کیا ہم ترے احسان کے لائق نہیں تھی
یارب تو مجھے زلف کے پسند لیے بچانا

ہم کو بھی نظر آئے کہیں جام کی صورت
سوتا ہوں تو آتی ہے نظر دام کی صورت

بہر کس کو ستاؤ گے جو حیرت نرہیگا
اب وہ تو ہے خورشید لب بام کی صورت

غیر وئے گرم تھی تری مچھل تمام رات
تم کو تو لطف خواب تھا حاصل تمام رات
میں جس جوئے یار میں بکھلا تو ساتھ ساتھ
وہ ہاتھ مجھے پر گئے تقدیر کی طرح
آئے جو آپ عالم گریہ میں دیکھتے
لو میں چلا جہان سے نالے کر گنا گون
کہتے تھے جو خجرا برو نہو جسے
سوتا ہے اک جہان تصویر میں آپ کے
بکھلا فلک پہ چاند تو دھوکے میں آپ کے
مثل پسند جو کہ رخ آتشیں پہ ہے
ادب نہ پوچھ ہے شبِ غم کی سختیاں
سوتا ہوں میں جو یا دِ خط و خالِ پیشین
عاشق تمہارے عارض کا کل کا کون ہوں

میں دل گرفتہ تھا بنے ردا دل تمام رات
مجھ کو ستا رہا تھا میرا دل تمام رات
مشعل بکھ رہا سہ کامل تمام رات
رہتے تھے جو گلے میں حاصل تمام رات
کشتے عمر تھی لب ساحل تمام رات
اب سوئیگا چین سے غافل تمام رات
اب کہنے کون بہتا ہے لب ساحل تمام رات
میں لوٹتا ہوں اور میرا دل تمام رات
آنکھیں رہیں اوسے سے مقابل تمام رات
آنکھوں میں تھا ہمارے وہی تل تمام رات
جہانی پہ سنگ صبر کی تھی سہل تمام رات
کیا کیا بلا میں رہتی ہیں ناز تمام رات
رورو کے دن کے تو بیشکل تمام رات

کس کس مصیبتوں سے ہوئی طے شدہ
پیش نظر تھی گو کی منزل تمام رات

حیرت تمہاری یاد میں کل ہم جو گئے
کیا کیا حزمے ہوئے عہدیں حال تمام رات

گمہ روز کا عالم ہے گمے نار کی صورت
جھپٹہ بین ہو قوف ہے اسے نور مجسم
اس شوق لقا میں نہ گذر جائیں جہان سے
ادنی سے تجلی میں تو غش کر گئے ہوئے
ہے ذکر جلی میں تو نہان نہ کر غفی ہی
دل دیکھ لیا کرتا ہے در پردہ ہر کشتے
مر جا کے ہوا خشک تو کیا بہر کسلے گا
جو شبیدہ دل لٹ گیا بہر کسے امید
یہ عشق بلا خیز کا نیزنگ تھا ورنہ
اب ضعف ہے ایسا کہ اوٹھائے نہیں اٹھتے
پہونچے تو کوئی پردہ تقدیر کے اندر
بچیں تو کرتا ہے مگر یہ نہیں کہتا
یہ عشق کے نشتر ہیں کہ مرگان صنم ہیں
غیر و کے طلب میں نہ کہیں قند کر

ہر کون کہے کیسی ہے اوس یار کی صورت
دیکھی نہ کسی نے ترے اسرار کی صورت
آنکھیں میں ہی زگر گس بجار کی صورت
کسطح کوئی دیکھ سکے یار کی صورت
پردہ میں ہے تسبیح کے تار کی صورت
آنکھیں بھی ہیں روزن دیوار کی صورت
جب غنچہ دل سوکھ گیا خار کی صورت
اب دیکھیں گے کسطح شمع کی صورت
منصور نے دیکھی تھی کہی ار کی صورت
جنس جا پہ گرے سایہ دیوار کی صورت
پہر دیکھ لے اوس مجرم اسرار کی صورت
کیسی ہے خیر عشق جفا کار کی صورت
کرتے ہیں سے دلیں خلش خار کی صورت
سیر کی شکل کج تکرار کی صورت

<p>کر دیگی قیامت میں جو ہر شے تہ و بالا چوٹی جو قفس سے تو یہ پوچھی ہے سر سے دیک شہر ہے زلزلے میں مفا کا مگر اب تک زخمی نہیں دل خنجر ابرو کے سبب سے جسکے کز زبانی نہیں دیدہ دل و ا یہ ابرو و مخرجگان ترے خونی پہنچا جو اب ضعف ہے ایسا جو گسے فرشتہ نہیں پیشانی پہ کیا آنکھ پڑی تھی مرہ لو کی</p>	<p>شاید ہو یہی یار کی رفتار کی صورت ہے روح مری مرغ گرفتار کی صورت دیکھی ہی نہیں ہم نے وفادار کی صورت اس پردہ میں شاید ہے دل آزار کی صورت کسطح سے دیکھ گیا وہ دلدار کی صورت اک شکل سنان ایک ہے تلوار کی صورت رہتے ہیں پڑے سایہ دیوار کی صورت جو بنگیا خود ابروے خمار کی صورت</p>
--	--

مر جاتے ہیں حیرت جو بشر شوق قلین
شاید ہے یہی یار کے دیدار کی صورت

<p>پہلے تو کیا خلق میں سوائے محبت دیوانے نہ کھلاتے اگر دل بہت بیتی فرما دینیں قیس نہیں کون کرے قدر وہ شے نہیں جو آپکے محسوس نظر ہو یاں تک کیا دیوانہ کہنے لگی زنجیر ہم چو گزرنی تھی ترے عشق میں سب عاشق کا کل کو کہہ دیتے مجھ کو</p>	<p>اب کہتے ہیں بھوکہ نہیں ہر دے محبت جو چاہے سو باتیں ہمیں سنو محبت ہم ہی جو نہ رکھیں تو کہاں کچھ محبت فرماتے کیونکر کوئی دیکھائے محبت اب آگے کہیں باؤں نہ پہلائے محبت اب مہر کی دھن نہ کہیں کہاں محبت طرہ پر نہ ہوتا ہے بالائے محبت</p>
--	--

دل کی حسرت کو نہیں تابغ فرما	دل کو نکلو ہوتی ہے تنہا محبت
حیرت کہی ہوئے سے قدم نہیں	کہتے ہیں جنوں خیر ہے صحرائے محبت
<p>تنہائی میں گزری جو دل کی حالت صدر ہوا کیا خط کا جو بال آگے آئیں کیون اسپہ تو جہ نہیں لے رشک مسیحا سمجھے ہیں اسے لوگ جہاں لب دریا صفاک ترے سامنے بولا نہیں جاتا شکر مری فریاد وہ ہنستے ہیں اکثر کتا ہے کوئی ماہ کوئی مہر و خشان اے یار ترے حسن خداداد کے آگے کچھ سہم تری آنکھوں میں ہے یا سحر شمر جب بیدیاں کھاتا ہے کسی سحر جانی اے شکر دلو یہ نہیں ممکن کہ نہ رود و نظارہ و نکے پر جلتے ہیں اندھے تجلی جب سے کہ گئی آہ شرر بار فلک پر</p>	<p>کیا تم سے کہیں اپنی شہتار کی حالت کیسی ہے یہ آئینہ رخسار کی حالت دیکھی نہیں جاتی ترے بیمار کی حالت اب ہے یہ مرے دیدہ بیدار کی حالت ہوتی ہے کچھ ایسی لب اظہار کی حالت یہ ہو گئی اب نالہ بیکار کی حالت پوچھتی یہ ترے روزن دیوار کی حالت ہے ایک سی ہر کافر و دیندار کی حالت کیون روز بگڑ جاتی ہے دھار کی حالت ہوتی ہے تھا کیا تری منتہا کی حالت دیکھو جو مرے دیدہ خوبار کی حالت اب ہو گئی یہ روزن دیوار کی حالت اوسدن سے بُری ہے کروٹ ناک کی حالت</p>
حیرت کا دم آنکھوں میں نہ جیتے یہ بولے	

ہوتی ہے یہی طالب دیدار کی حالت

تسے سی بجائیگی ہرگز جبکہ کی چوٹ
بیڈر ہے تازیانہ زلف دوسری چوٹ
کیونکہ بکھر جائے ہر اک اسکی نیک پڑھی
فریاد سنکے ہاتھ سے دل کیوں بکڑ لیا
سنگ ستم سے اوسکا بھی سینہ ہے داغ داغ
دل محو یار عقل یہ کہتی ہے باز آ
اعضا ہیں چار سمت مگر ہے یہ کم نصیب
اونکے لگی جو ٹیس ہے جی پہ آہنی
لوئے شب ماکل حاصل ہے کیا بھی
کوئی کہے نہ سمجھے کہ ناخوش ہے تیسے
بیشک اسکے قریب سے ہوتا ہے دل پہ
تینج نگہ کو دیکھ کے کہتے ہیں الامان
تیرنگاہ یار نے پھر دل دکھا دیا
تہا تم شباب میں آگے جو سینہ زن
ہم بے سبب ہوئے نہیں یار کو رشتہ
دل پر لگائی جسے وہ آئے تو یہ ٹلے

دیکھو بست کڑھی ہے بچاؤ نظر کی چوٹ
اسے دل سر پہ لے کر یہ ہے عہد کی چوٹ
غنیہ کے لگ گئی ہے نسیم سحر کی چوٹ
دیکھی ہمارے نالہ وحشت اشک کی چوٹ
دیکھو تو آنکھ اڑھاکے فلک پڑھ کی چوٹ
دو نوین چل رہی ہے یہ آٹھویں کی چوٹ
دل پر پڑی گی آپ لگائیں جدہر کی چوٹ
دیکھی ہو تو دیکھ لو اڑھ لٹا کر کی چوٹ
اب تک لک رہی ہے ہمارے کمر کی چوٹ
دل کو ہلاک کرتی ہے ایسے خبر کی چوٹ
یار بکسی بشر کو نہ لگاتے نزدیک کی چوٹ
جن پر رمی اڑھانین سکتے بشر کی چوٹ
اچھی نہیں ہوئی تھی ابھی شہر کی چوٹ
اب تک نہیں گئی ہے دل تو مگر کی چوٹ
تیرے حوصلے غم نے لگائی کر کی چوٹ
پہراہ دیکھتی ہے اوسے فتنہ گر کی چوٹ

دل اک طرف ہے اور جگہ دوسری طرف

حیرت پسند آئیگی نمکو کہ ہر کی چوٹ

آتے ہیں تو گہر کے چلا جاتے ہیں چوٹ
وہ ناز و ادا سے چوچلے آتے ہیں چوٹ
آئے بھی عیادت کو تو غور سے لیکر
کٹنا نہیں یوں رنج و مصیبت کا زمانہ
کسطح کے موزی ہیں مگر افسے کیو
تو رہی بد جاتے ہیں ملتا ہے جو موقع
اسے سنگد لو اس میں تعجب تمہیں کیا ہے
جب دل میں سمجھتے ہیں کہ یہ جان کیلا
آتا ہے تصور جو تر اے گل غم ملی
جب رام او نہیں کرتا ہوں میں لگا کٹش
احوال غم و درد تو سنتے ہیں خوشی سے
لے طائر دل کیچکے نکلنا تو اوہر سے
اقرار زبانی میں تامل نہیں کرتے
آئے جو پس گم دم غسل یہ بولے
کی عرض سبوں نے کہ بیان جم بھی نہیں

رو کو تو پر آئیگی قسم کھاتے ہیں چوٹ
انداز مرے دل کے بد جاتے ہیں چوٹ
ہم مثل نظر دیکھ کے پر آتے ہیں چوٹ
دن عیش کے جسطح گزر جاتے ہیں چوٹ
دیکھیں کوئی خوش دل تو یہاں کاتے ہیں چوٹ
دشمن مرے ایسا اونہیں بہکاتے ہیں چوٹ
دل موم ہیں جنکے وہ پگھل جاتے ہیں چوٹ
تمنا تو میں کیا بچے سمجھاتے ہیں چوٹ
ہم خانہ دل میں اب سے بٹھاتے ہیں چوٹ
تب غیر بھی تادے مگر سہلا ہیں چوٹ
پردہ صل کے پیغام سے گہلے ہیں چوٹ
دام گر کیسویں نہ او بھاتے ہیں چوٹ
پر جوٹ مرے سر کی قسم کھاتے ہیں چوٹ
جائینگے کمان کیوں انہیں نکالے ہیں چوٹ
مالک ہیں جو انکے انہیں ببولاتے ہیں چوٹ

قطعہ

یہ سنتے ہی اشک آنکھوں میں ہلکا کر کے گمانیخ	خود دریں روئے ہمیں بولے تہیں جو بیت
دیکھا اونہیں کوہین ز گشتہلا دگشت	گلشن دین کیسا تجھے ٹہرتے ہیں چٹ
ہے شجر عشق کو پھولا بھی نہ دیکھا	نخل غم و اندوہ تو پہلالتے ہیں چٹ

رو کو دم رخت تو فرماتے ہیں بند
گبار و نہ حیرت ابھی ہم آتے ہیں چٹ

قصیدہ نعت

دین اسلام ہے محبوب خدا کے باعث	ہے درود اونپہ وہ ہیں فرخاکے باعث
اونکے عکس رخ و گیسو یہ ہیں لیل و تار	کام چلتا ہے انہیں صبح و سہا کے باعث
کیلدین سے نہیں تو بھی شرف شبنم	کہ مرطوح جو روئی ہے حیا کے باعث
بخت بد سے بے غایت مجھ کو لافزار	ہوں پریشان اسچی گروپا کے باعث
ہو کشت آپکی اس شہاد تو یوں چا پوچھوں	جسطح کاہ کپنھے کاہ ربا کے باعث
میرے مولا کوئی بیان بولس و غمخو انہیں	ضیق بین دم ہے ہر اک ناشنوبے باعث
پنچہ ظلم میں رہتا ہوں جفا کاروں کے	ہند میں تنگ ہوں اسکرے بلا کے باعث
آپ تو شافع محشر ہیں جان میں مشہور	معفرت ہوگی تو آپسی کی دعا کے باعث
باد صحرے مرا غنچہ ز دل مر جھایا	اسکے جونکے تو نہو جائیں قضا کے باعث
آب رحمت سے کرو زنجیر لے ابر کرم	ہوش اوٹے جاتے ہیں ہوش مند کے باعث

اپنے اعمال سے افسردہ نہوے حیرت

بخشا جائیگا رسول دوسرے کے باعث

جان جاتی ہے یار کے باعث	یہ خزان ہے بہار کے باعث
چشم جانان میں ہم حقیر ہوے ✓	دیدۂ انتظار کے باعث
جتنی رسوائیاں اڑھاتے ہیں	دل بے اختیار کے باعث
ہے مکرر جو آج باد صبا	سیری مشت غبار کے باعث
آپ مشور خلق ہیں تو سہی	مگر اس جان نثار کے باعث
پہ بار آئے پہ پڑک انٹھے	داغ دل لالہ زار کے باعث
کیون نہ مالاہون مجھ چٹپٹے سے	تھے جو صبر و قرار کے باعث
اب تو سارا جہان مضطرب ہے	گیسے مشکبار کے باعث
چوڑ دینگے ہم ایک دن دنیا	عمر ناپائدار کے باعث
نالہ زن رہتا ہے جو مرغ سحر	سیری شبہائے تار کے باعث

بولے پڑھو رہتے ہو حیرت

کیا کسی گلزار کے باعث

قصیدہ نعت

یہ غل ہے بزم مولد شاہ زمیں میں کج	جن ملک پہلی یینگے اس انجن میں کج
رواق فرماے بزم میں سردار اربنا	جنت میں تھا جو گل وہ کھلا اس جی میں کج
باغ جہان میں دیکھو اسکی شگفتگی	پولے نہیں سماتے ہیں گل سحر میں کج

<p>شاید فلک سے آتی ہیں ارواح ابنیا بہر ثواب مغل مولدین آئے گی شاید وہاں بھی ہوم ہے اس نرم خیر کی کہتی ہے روح عشق دینے میں جسم سے میں دیکھتا ہوں سرورِ عالم کے فیض سے دیکھا جو نور سرورِ عالم تو شرم سے ہے نور خاص جامہ ہستی میں جلوہ گر رکھتے ہوتا ہے دید تو پہر آؤں کلمہ جو جو مرے ہیں سرورِ عالم کے بغض میں ذکر و لادت شہ و الا کے فیض سے ہے نرم میں جو اچھو مرسل کی روشنی ذات اقدس میں بہتا ہے شامل جو ہر گہری جل جل کے جاں کہوتی ہے عشق سو ملنے</p>	<p>کچھ روشنی نہیں ہے چرخ کمن میں کج خوشبو سے مشک نکلے ہیگی منت میں کج بجلی ٹپ رہی ہے سوا دین میں کج چھوٹی تو اوڑھ کے جاؤنگی دار لاس میں کج کوئی نہیں ہے آفت و رنج و محن میں کج ڈھانکے ہے منہ کو چاند لباس گن میں کج یہ روشنی دیکھی ہے قالوس تنہیں کج روشن ہے شمع طور بھی اس انجمن میں کج شعلہ اوشنیکے آگ کے اونکے کفن میں کج شادی کی ہوم ہے مریکیٹ الیٰ نہیں کج آئی وہ اس طرح سے لباس سخن میں کج وہ نور سردی ہے اسی پر ہیں میں کج پروانہ ہیں وہ دیکھ لو شمع لگن میں کج</p>
---	--

قطعہ

قطعہ

حیرت درود پڑھتے رہو نرم پاک میں
 ساکت رہے زبان نہ تمہاری مہن میں آج

تو کرنگی ہیں اسے عمر گریزان محتاج
 مصحف رخ کے تو ہیں بارے مسلمان محتاج

تیری اس چال سے ہر گاتن بیجان محتاج
 کون کتا ہے نہیں چھٹا ایمان محتاج

دل صد چاک کو دیکھا تو یہ خوش ہو کے کہا
 دو نو مشتاق ہیں بیکار ابھی خوش جنوں
 رخ پر نور تر از لطف کے آغوش میں ہے
 شیشہ دل کی طرف ہی تو مخاطب ہوئی
 گل ہار صفت تو ترے فیض سے شاداب ہے
 دل لیا صبر لیا تاب و توانائی لی
 عذرتا رکھے شب کیا وہ کر نیگے مجھے
 اے پیسے تری فریاد سے دل ہلکتا ہے

کب سے اس شانے کی تھی زلف پر لٹکا ہوا
 تیرے ادا کے ہیں دست و گریبان محتاج
 صبح صادق کی نہیں شام غریب محتاج
 پر نور کا ہے یہ آئینہ حیران محتاج
 اور رہ جائیں ہم لے چاہ زرخیز محتاج
 کر دیا تنے تو ہر طرح ویران محتاج
 روشنی کا نہیں اؤسکار خنابان محتاج
 تو ہے کس بات کا اس عرصہ خوش الحان محتاج

وصل ہو یا رسے وصل کہ نہو لے حیرت
 پر نہو دولت دیدار کا انسان محتاج

ہو رہا ہے حلقہ زنجیر ماتم خانہ آج
 بادہ گلگوں کا بجائے کوئی پجاند آج
 منتشر ہیں چہرہ انور پر گہر ہٹ سی ہے
 عشق کا کل کا اثر اک روز ہوتا ہے فرو
 کیا طبیعت کے بک جانیکے پیر دن آگے
 جس مریض غم کا کل چرچا تھا وہ کیا ہو گیا
 مسکراتے ہیں کہیں وہ روٹ جاتے ہیں کبھی

قید ہستی سے چٹا شاید کوئی دیوانہ آج
 ساقیا کالی گٹا اوٹھی سوکھا دل آج
 کدیا ادا کرنے کسی نے کیا و انسا نہ آج
 شمع بھی جلتی ہے دیکھو صورت پر دل آج
 خواب میں دیکھی ہے اذنی نر گستان آج
 لوگ کیوں کہتے ہیں تمکو شمع ہے پر دل آج
 ہو رہی ہے ہم پر مشق باز عشق قاتل آج

حضرت مہرے اوٹے غش تو فرمائے لگا دیکھ کر میرا دل صد جاگ پہلو میں کہا پہر چلی بادِ سمو عشق یا رب دلکی خیر کل غفلت تہ جس سے وہ ہے جالبے شکر جو گڑی گزرے محبت میں غنیمت جائے پہنی اوسیا بے ش کا نوین بجلی سلتے خود بخود آتا ہے پہر چشم فسونگر کا خیال پہونچی ہے بابِ جاہت تک عالم سے کھٹکنا ابتلاک تیرے ہی رٹ ہے پر خبر کل کنیز	حسن عالم سوز میں تہی شوکت شاہانہ آج تم چورالائے ہمارے گیتوں کا شاد آج اس ہوا سے گل نہ ہو جاچور غ خان آج ہاتھ ملے گا رنگ سبز پریگانہ آج یہ نہیں رہتا جو روح و تہیں پیار آج تاکہ پہر دیکھیں کسی کا حال بتیلانہ آج وشت دل پہر نہ لیجائے سوکھ لینہ آج مرد و لے ساقی کٹا آئی سوکھ خانہ آج رشتہ جہان میں ہے دل تسبیح کا سادہ آج
---	---

میرے نالے شکے بولے تو منا بط تیرے بڑے
کیا ہوئی حیرت تمہاری بہت مڑاؤ

آنکھ نے فکر یہ کی دید رخ یار میں آج دل میرا قید کیا گیسوئے خمار میں آج گفتگو کرنے پہن سب رستے آفاریں آج کیا سمجھتے تھے کہ ہو صحبت اغیار میں آج حال پر کسی کو مرے آیا جو وہ آفت جان صاف نکلا کہ نہوگا کبھی محتاج وصل	عکس بنکر گئی آئینہ رخسار میں آج آپ نے لوٹ لیا مجھ کو شب میں آج اے سیما نہیں کج رہی تیرا رخسار میں آج آکے شرمندہ ہوئے ابھی سرکار میں آج رعے بے دے دے ٹانگے لب اظہار میں آج قال دیکھی جو ترے صنف رخسار میں آج
--	--

رخ روشن کی تجلی سے یہ معمور ہوا
 پہر ہوئی یاد خروہ پہر ہوئی آفت نابل
 چل بے کیا اوسی آرام طلب کے ہمراہ
 ہمتو سمجھ کے اسی وقت قیامت آئی
 بولے اغیار کہ لو اب تو ہو تخیل نشین
 عقل مانع ہے مگر کتا ہے دل یا رسل
 اس ادا سے نہ بنا طفل بہمن اسکو
 گیا وحشی تر آخو سوائے صحر اعدا
 آگے گردن سے جو لپٹے تو یہ پوچھ جائے
 کیا ترے دشتے فرنگان کا ارادہ ابھی
 میں تو حیران تھا کہ ہے کیونچہ دیا لعل
 فرج کرنیکا ارادہ تو نہیں ہے صیاد
 آئینہ دیکھتے ہی ہو گیا سیر ہی ملال
 جو ہوئی یاد کلام طرب گیس میں سحر
 رونمائی سے بتاؤ تو ہو کیا نقصان

کہ نظر جانہ سکی روزن دیوار میں آج
 پہر خلش ہوئی لگی سیر دل زار میں آج
 نیند آتی ہی نہیں دیدہ بیدار میں آج
 شور تہا یہ ترے بازرب کی جھنکار میں آج
 جا کے بیشیہ جو ترے سایہ دیوار میں آج
 آبتی جان پان دولونکے کمرار میں آج
 رشتہ جان بھی لپٹ جائے زنا ر میں آج
 یہی چرچا ہے ہر اک کو چہ بازار میں آج
 اب تو تخفیف ہوئی عشق کے آزار میں آج
 نوک نخلی ہے جو صحر کے ہر غار میں آج
 ہتی قیامت ہی ترے پردہ قیام میں آج
 غل ہے کیسا قفس مرغ گرفتار میں آج
 تفرقہ کچھ نہ ہا غافل ہشیار میں آج
 بیروین بچنے لگی آسوں کے تار میں آج
 کچھ کمی ہو نہ گئی دولت دیدار میں آج

دل صد چاک بنا شانہ کا کل حیرت
 کیا تعجب چہ پڑے کشمکش بار میں آن

ایدل اولیہ اونے نہیں ہنرمزاج
 پہلے تو ہے یار کا تاراہ پر مزاج
 آتی ہے کیا تو اس گل عناکے پاس
 ہوتے تہ مبتلا نہ اوٹاتے ترے ستم
 میں بھیجتا تو ہوں جہ نہایت تہن خو
 کہتے ہیں کچھ تہ نہیں لگتا ہے کیا کون
 موسے سے پوچھ کہتے ہیں شاق دید
 کیوں ہونہ او سکے عشق میں خوشی
 او بد گمان کا کل بچا نکی طرح
 بالائے بام رات کو ہم دیکھتے ہیں روز
 بد طرح ہے کون ہی سے گزرتا ہے تجھ کو
 بوسے کیسی زلف کا سودا سترین کیا
 ناراض جس پر وہ کچھ ایسی خطا نہیں
 کہتے ہیں تھے یار تلون کو چوڑو
 کیا جانیں کہنے جوڑ جایا جو یار کا
 گزری تمام عمر تناسے وصل میں
 کہتے جو حال دل تو یہ کہتے ہنرمزاج

آفت میں ڈال دیئے بگاڑا اگر مزاج
 کیا جانیں اب ہوا ہے مخاطب کہ مزاج
 ملتا نہیں ترا ہی نسیم سحر مزاج
 اب کیا کہیں سچہ لیا پیشتر مزاج
 خط و بیکو سمجھ کے تو اسے نامہ مزاج
 جب دیکھتے ہیں آپ کا اہل نظر مزاج
 دیکھا ہے طور پر جو میرا شعلہ در مزاج
 میں بندہ دل بشروہ پر ہی ہے شرم مزاج
 سدا ہوا نہ ہے ترا عمر ہر مزاج
 آتے تھے پوچھنے شاید قمر مزاج
 کچھ ہی تجھے خیال ہے اوینہ مزاج
 مدت سے دیکھتے ہیں ترا شرم مزاج
 کیا پوچھتے نہیں ہیں بشر سے بشر مزاج
 انسان نہیں وہ جس کا نومعبر مزاج
 بگڑا ہی ہے رہتا ہے آٹھوں ہر مزاج
 سدا ہوا کہی نہ ترا قند گر مزاج
 کوئی کرے جو عرض تو بچا نکو مزاج

حیرت تمہیں گریز ہے کیون ہے اندو

پہلے تو اس قدر تہانہ وحشت اثر مزار

کچ

سار می تبغولے کر ہی ہے تیری نور
خون جلا دیتی ہے اور ساقہ کو اس کی کچ
لوگ چونکے کہ یہ کیسی شہنشاہ کی کچ
پاس آنے نہیں دیتی تیرے یوں کی کچ
کس غصب کی ہو ترے شعلہ خمار کی کچ
تم ہی نصف ہو جلا دیتی ہے کنار کی کچ
پہر گیا سنہ جو لگی روشن یوں کی کچ
دل بیل بھی لگائی تھی گلزار کی کچ
ہنس کے فریاد اذرا کیسے قنار کی کچ
جنکو دکھائی گئی جلوہ دیدار کی کچ
ہوش میں آئے تو فرمایا یہ بھی کی کچ
جسکو لگائے زمانے میں غم یار کی کچ
بڑ گہنی اور یہی سینہ میں دل لار کی کچ
شعلہ عشق یہ ہے یا کو نار کی کچ

شعلہ رخ سے بڑھی ابرو نے خمار کی کچ
کون کہا سکتا ہے تیغ نگہ یار کی کچ
زلف مشکین میں جوہرین کا نکی بجلی کچ
کسی دل سوختہ کی فلک ہے کیا آئینہ کچ
عکس انجم ہے وہ جو جل کے ہوا غلام
آتش حسن بہت تیرے یا آتش عشق
رخ روشن کی تجلی سے فوولن یہ ہوا
بڑ کی جب آتش گل اور یہی طائر تھے ہوا
شعلہ رنگ جنا جبکہ کف پاسے اوٹھا
اوسے پوچھ کوئی حسن ازلی کی گمی
آیا عشق حزن ہوئے کو چھب طو جلا
کبھی جانہ نہ جو مل رہن کے وہ ہو فلک
لو لگی جیسے کہ اوس شمع تجلی کی مجھے
آہ سوزان میری پہونچی تو فوشنوں

قطع

اوپر کے پہلو سے یہ فرمایا کہ ان کو حیرت

دل جلاتی ہے تر کہ شرربار کی کج

صبح فراق ہیچ شب انتظار ہیچ	دیکھا تو اس جہان کے ہر لیل و نہار ہیچ
یہ فعل سب شر ہیں دل بقرار ہیچ	او نہرا اثر نہ تو ہیں نالے ہزار ہیچ
یانکی خزان بھی ہیچ یہاں کی بہار ہیچ	خواب خیال گلشن سے ہے نفاق و
بہر ہو ترے نظریں نیرالہ زار ہیچ	دیکھے جو باغبان گل داغ جگر مرے
یہ سب کے پیش طاعت پروردگار ہیچ	دنیا کی فکر عشق تہاں عیش زندگی
اس کے سوا ہیں اور یہ لیل و نہار ہیچ	روز و نہیں روز دید شو نہیں شب و صفا
سجھ کو وہ جانتے ہیں دل انداز ہیچ	طاؤس پر نظر ہے تجھے دیکھتے نہیں
تیری ہوا ہی ہے چمن روزگار ہیچ	لایا نہ بار نخل تمنا میرا کبھی
مہر حال میں ہے گیتے ناپاکدار ہیچ	لڑے نہ یا کجا غم نہ مسرت ہوا ستوار
آگے شمیم زلف کے مشک تار ہیچ	آئینہ ملب نہ ہے چہرے سے منفعل
سمجھا ہے تیرا عشق تو غفلت شعار ہیچ	اسے چشم جبکہ شوق میں دل ہے تو زور و
چکے جو داغ دل تو ہے شمع مزار ہیچ	کافی ہے سارے گور غریبان کو روشنی

گر بن پڑے تو یار حقیقی کو خوش کہو

حیرت یہ ہیں جہان کے سب کار و بار ہیچ

قصیدہ تعبت

رہیگی سدا بار کے دیار میں روح	اسی سب سے مڑتی ہے جسم زار میں روح
-------------------------------	-----------------------------------

فراق سرور عالم کا کیا یہی ہے اثر
 شباب بھی سے کیا عشقِ شاہِ دینِ ضعیف
 تمام جسم سے نکلی برائے دیدِ جناب
 بواہر کا کل غنیر شمیم کا سودا
 یوہین رہا جو اسے عشقِ سید کو نہیں
 چمن میں گل سے ملی ہے جو آبِ کی تو نہیں
 یہ آپکے رخِ روشن سے چاہتی ہے ضیا
 یہ دلیں سمجھی ہے دارِ لاسن دینے کو
 سے محبت سرور انبیاء پی ہے
 وطن پرینہ ہے چنکا وہ ہیں شر کو نہیں
 جو عشقِ سرور عالم نے دل کیا بچیں
 مدینے جائیگی اگر درِ جسمِ غامی سے
 دمِ فنا میرے مرقد میں آیو مولا

کہ جسم گہرین ہے ملک انتظار میں روح
 خزانچی ٹوکرین کہانی رہی بہار میں روح
 اکٹ ہی ہے فقط چشمِ اشکبار میں روح
 تو جا بسی شب کیو کے ناتار میں روح
 تو پہ نہ ٹوٹ گئی اس جسمِ خاکسار میں روح
 تو اس کے پاس یہی ہے لباسِ غار میں روح
 اسی سبب ہے فکرِ کشود کار میں روح
 نہیں ہنگی کہی جسمِ بفرار میں روح
 ادب کی نشتر میں دل سے اوجھل میں روح
 لگی ہوئی ہے اوستی شہرِ ٹھہر میں روح
 تو اس سبب پر ہے بڑے فشار میں روح
 پڑی ریگی نہ اس گدین غبار میں روح
 ہوئی جو دیر تو گہرائی کی فرار میں روح

مدد کو آتو حیرت کی سے ہے مولا

مہین جو باد کرے وقتِ احتقار میں روح

رخ کو بھی دنک کتنے ہیں بیتِ الحرام صبح
 وہ شام بھی سے کرنی ہوئے انتظام صبح

جیسے لقب ہو گیسوئے مشکین کا شام صبح
 آئے بھی بدتوں میں تو بہرِ روانگی

دیتے ہیں بسہ رخ روشن خواب میں
 بولے شہدِ صال میں مرغِ سحر ہے دوست
 آتی ہے روزِ چاک گریبانِ تمہارے
 وہ عکسِ رخ سے کہتی ہے روشن ہو کر

غفلت میں میرے سہ سے ملا ہیں عام صبح
 ملتا ہے ہکوا سکی زبانی پیام صبح
 معلوم یہ نہیں کہ کمان ہے مقام صبح
 ہم دیکھتے ہیں روزِ یہی فیض عام صبح

حیرت شہدِ صال کا دشمن عیان نہ تھا
 پر فال دیکھتے تو بھٹتا ہے نام صبح

الہیاب وہ کمان جا پڑی حجاب میں
 جہان کی آمد و شد سے ہے اضطراب میں
 ایک دم سے ہے بنیادِ قالبِ خاکی
 نہ پوچھو کشمکشِ دل کا ماجرا ہے
 یہ سچو ہے جو دن کو پتہ نہیں ملتا
 یہ دامنِ زلف میں اور بلابل میں بھی پڑی
 ہمیں خوف ہے اس دل کی پریشانی
 یہ بگلی یہ تڑپ تھی کمان بے مری
 ہر ایک جزوِ عناصر میں عشق ہے جسے
 تمہارے سندر تو لائے ہیں چہرے تین
 وہ ابتدا میں مخاطب ہو کر فرمایا

ہمیں بہارِ دکھاتی تھی جو شباب میں
 مثالِ شیشہِ رعیت ہے انقلاب میں
 ہوا کی طرح سمائی ہے اس حجاب میں
 پڑی ہے کاکلِ چپان کے چہرے میں
 تو شب کو ڈھونڈ رہی تھی ہے نکو خواب
 پسنی کھانسنے دلِ فغانِ خراب میں
 بروزِ حشر نہ آئے تیرے عتاب میں
 نکلے پسنگئی اس برقِ سعادت میں
 ہوا میں خاک میں آتش میں آج میں
 جو دل کی قدر نہیں ہے تو کس حجاب میں
 پسند آئی مگر اکیلے انتخاب میں

اگر نہیں سے گلگون تو زندگی ہی نہیں نخل کے دیدہ تر سے گئی نور ہتی ہے شب فراق کی بچپنیاں معاذ اللہ	پرسکھونکی تو ہے شیشہ تراپ میں روح بہشت گریہ کنان پردہ سحاب میں روح ہو بقوار ہے دل تو ہے اضطراب میں روح
--	--

بچاؤ داغ محبت سے دل کو لے حیرت قسم خدا کی پڑیگی بڑے عذاب میں روح	
---	--

ہمارے دیدہ گریبان ہیں ابر تر کی طرح جواب آئے کمانے کہ اونکے کو چھین تمہارے بام پر آنے سے کون بنا آگاہ ہٹاے جاتے ہو کیوں بار کیسے تھار جو دیکھتے ہو کہسی پاش پاش آئینہ پہرہ کوئی عدم سے کہ پوچھتے اونکو زوال حسن کے دل آگئے تو چہرے پر ہنسی سے گل کے کمدار انگارے آئے او نہیں کا خوف ہمیشہ رہا مگر اب تو ابھی تو آئی ہے سبب ذقن میں گھڑا ہوؤ نکو خلق کیا جسے صورت شمشیر جو عکس زلف ہی نہیں تو زخمی نہوا لکھس	پہر ہے جبے مقدس سری تظ کی طرح پڑے ہیں نامہ کے ٹکڑے بنی نامہ کی طرح گلے کے ہار کی خوشبو اوڑھی خبر کی طرح و بال دوش ہیں کیا نمکوسیر کی طرح وہ میرے دل کی طرح ہے میرے جگ کی طرح دہر کے عشق میں جو گم ہو کر کی طرح نمود خط سے گن لگ گیا قمر کی طرح نیرا بھی عشق میری آہ ہے اثر کی طرح وہ آپل میں سمائے ہیں اپنے در کی طرح جو ہے جھک کے مو نخل بارور کی طرح اوسے نے دل بھی بنایا میرا سپ کی طرح وہ دن ہے رات کی صورت شمشیر کی طرح
--	---

جمال رجو دیکھا تو بول اٹھے یہ ملک	کہا ہے ہم بھی نہ پیدا ہو بشر کی طرح
اگرچہ نور کا ٹڑکا گلا ہے اذکا مگر ✓	جلال چہرے پر رہتا دو پہر کی طرح
نصب کئے گئے ہیں جیسے باغ عالمین	جلالتے جاتے ہیں جو کچھ ہو شجر کی طرح
نہ نیند آئیگی مجھ کو نہ موت آئیگی	بتائے نوشب ہجر میں گذر کی طرح

تمہارے دل میں ہے کس حیدر کا غم حیرت
اکو تو چاک گریبان ہو کیوں سحر کی طرح

قصیدہ نعت

اللہ سے نخل قدسہ ذوالمنن کی شاخ	جسکے ثمر سے خلق ہوئی نچتر کی شاخ
کونین زیر سایہ ہے اوس نخل فیض سے	طوبی اسی ہے اوسکے نال چمن کی شاخ
عریان عدم سے خلق ہوئی تہی ساین ہر	شرع متین سے لگ گئی اک پیرہن کی شاخ
رہتے ہیں جو مدینہ میں سردار انبیا	جنت بھی ہے اونیس کے ریاض و طرب کی شاخ
جیسے ہوا وہ نور الہی دہان نمود	اوس روز سے ہے قطع دہان باؤسن کی شاخ
ملک عرب میں شہر مدینہ ہے جس کا نام	باغ ارم بھی ہے اوس کی ارا لاسن کی شاخ
خوشبو جہان ہے عارض گلزار شاہ کی	خجست سے رنگوں سے دیوان باسن کی شاخ
بقدر ادین ہے ہیں جو سردار اولیا	وہ بھی تو ہیں بھانئیں حسین حسن کی شاخ
ہے جسے وصف سرور عالم میں ہر خرد	شاد اے زبان ہمارے دہن کی شاخ
کچھ پیرہن پہ ختم نہیں حکم شاہ سے	بعد فنا اک اور پیرہن ہے کفن کی شاخ

<p>حیرت جہانین ہر دور عالم کے فیض سے سر سبز ہو گئی اور تمہارے سخن کی شاخ</p>		<p>ہو جائے مارے رشک کے جبکہ کیا بیخ دل میں ہے وہ طیش کہ نہ لایگی تاب بیخ یاں ایک ہی کہا ہے دان بے جھنا بیخ گر جگیا کہا ہے ہو گی خراب بیخ بے مثل یہ کہا ہے وہ لا جواب بیخ ہے آگ سے بھی سرخ تری آفتاب بیخ</p>		<p>دیکھو جو ترے ناوکِ مرزا گان کے آبِ بیخ ایسا جلایا شعلہ رخ نے کہ آتک تنہا ہمارا دل سے مرزا گان ہیں شمار دل ہی تلک ہو خواہش مرزا گان آبدار دکو ہمارے ناوکِ مرزا گانے چہرے کس شعلہ رو کے عشق میں یہ کہہ کر ہانگ</p>	
<p>غیر دیکھے ساتھ کرتے ہیں اب تو وہ میکشی حیرت تمہیں ہو ہو گئی سوچ شرابِ بیخ</p>		<p>کہ جسکے عکس سے ہے پیر ہن بیخ کہ قشقہ ہے تر اسے بزمِ بیخ تو ہو جائینگے دستِ تیغِ بیخ شفقت سے یہ نہیں چرخ کہن بیخ ترے آنسو ہیں کیوں شمعِ لگن بیخ برنگ شعلہ پہنے پیر ہن بیخ زبانِ گلبرگ کا ہے دہن بیخ</p>		<p>ہمارے گل کا ہے ایسا بدنِ بیخ کیا ہے سچو تیغِ خون چکا بجا اگر تڑپا دل بسمل دمِ قتل ہمارے نالہ آتشِ فشان ہیں تو کسی یاد میں خونِ دروچ جلاتے ہیں بھیغِ غیروں میں بیٹھے ہوڑ میں کیوں گلِ نہنگامِ کلم</p>	

<p>تری آنکھیں ہیں سناو کفر کین ہوا ہے آتش گل سے چرمن سرخ نہیں یہ لالہ خونی کفن سرخ ہے عکس رخ سے زلف چکرین</p>	<p>کسے زخمی کیا تبر نگہ سے ہمارا آفرینش جوشن سے ہمارا داغ دل مرقد سے نکلا کہیں شب خون لائے نقد دل</p>
<p>تمنائے شہادت تکو حیرت عجب کیا ہے چو پیکر کفن سرخ</p>	
<p>تو ہے سب زیادہ تر گستاخ دلیں ہیں نقش کا لجر گستاخ یہ ہوئی ہے تری نظر گستاخ دیکھتا ہے تہیں قمر گستاخ ہے بری آہ شعلہ و گستاخ آد جاتے کہیں سحر گستاخ ہو گیا کیا یہ ابر ز گستاخ آئینہ ہی ہے کس قدر گستاخ باغ میں سرو ہے شر گستاخ قصدا لیا کہی نگر گستاخ یہی خواہش کر یگا ہر گستاخ</p>	<p>ہے دیکھ بہت بشر گستاخ تیرے شکوے شکایتیں ساری چشم روزن سے آتی جاتی ہے آکے بالائے بام پر شبکو قمر ہو گا اگر بڑک و سٹی رات جاتی ہے جھک جاتے دو چشم گریاں سے ہم سہی کہی منہ پر چھ تپ ہے خور و یونے ہم سہی اونکے قد کی کڑا ہے مانگتا ہے جو بوسہ رخسار تیری درخواست کر قبول کن</p>

<p>ہے کوئی مجھ سے بگڑتا چوڑی لڑائی میری لگتا میری تلوار تیرا سرگستاخ</p>	<p>تج ابرو کو چوم لے جوتری میں جو لپٹا تو ہنس کے فرمایا عشق ابرو میں اکیدن ہوگی</p>
<p>ہے ایماے وصل کی ہر حیرت تم ہو کب سے اس قدر گستاخ</p>	
<p>قصیدہ نعت</p>	
<p>محراب حرم ہے غم ابروئے محمدؐ والیل کی تفسیر ہیں گیسوئے محمدؐ کتے ہیں جنہیں زر گن جاوے محمدؐ رویا ہی میں دیکھوں رخ نیکوئے محمدؐ جبریل امین ہو لگے کوئے محمدؐ بارب ہو مرا سر تر زانوئے محمدؐ دل لوٹ رہا ہے پے پہلوئے محمدؐ آغوش میں ہے روئے سہیل کے محمدؐ ہے سر و طمان یا قد دلوئے محمدؐ جسمین کہیں سب مجھ کو تنگوائے محمدؐ خالق کی یہی خواہ ہے جو ہے کوئے محمدؐ</p>	<p>کس طرح مراد نہ جھکے سوئے محمدؐ میں رخ روشن میں ہے شمشیر صورت یہ دیدہ سیگون ہیں کہ جام تے دھند جب تک کہ دینہ میں نہ ہو بچوں کے لہند حضرت گئے جب خلد برین پر وہ نہ آئے ہنگامہ محشر میں مجھے خوف جب آئے دن برات مجھے ہند میں پیچیں کہتے ہے اللہ سے اونکے خطر شبکو کا مقدر دیکھا دم گلشت تو سب کہتے تھے قدو اور صاف سے حضرت کے زبان بند ہونا کرتے ہیں ہمیشہ وہ غریبوں پر عنایت</p>

<p>دیکھا جو مدینہ کو تو بولے یہ ملائکہ سحران کے دن قرب الہی کی خوشبینی اسے باد صبا کیا تو مدینے نہیں جاتی خالق مرے جب نسل عمل پہ تو ہودہ</p>	<p>یہ تختہ بہشت ہے کہ ہے کوئے محمدؐ تہی فرش سے تاعرش تک چوئے محمدؐ لائی نہ مرے واسطے خوشبوئے محمدؐ اعمال مرے اور تر از دوائے محمدؐ</p>
<p>بخشائیں مجھے یا کہ نہ اوار کرائیں اللہ نے ادھنیں خاتم مرسل کیلشیک صدے سے نہیں ہاں مرے شیعہ کھن میرادل صد چاک یہ کتاب ہے گہر</p>	<p>مجھ پر تو ہے ہر حال میں قابوئے محمدؐ اب کوئی نہ آئینگا بہ جلدوئے محمدؐ رکتا ہوں حفاظت سے ٹہی ہوئے محمدؐ لیجائیں مجھے شانہ کش ہوئے محمدؐ</p>
<p>خالق نے مجھ کو انکی غلامی میں دیا عثمان و ابوبکر و عمر کفر شکر اور ان چاروں نے شاد کیا گلشن کو</p>	<p>ہر وقت میں ہوں لے رضا جوئے محمدؐ اک بہائی علی قوت بازوئے محمدؐ ان پہو لون تے پہلائی ہے خوشبوئے محمدؐ</p>

حیرت کی دعا ہے عوض بر شلال

مرفدین نظر آئے مجھے روئے محمدؐ

قصیدہ نعت

<p>مہالق کے سو اکون ہے بالائے محمدؐ زندہ میں رہوں یا کہ مری جان بکھل جائے لیجائینگے امت کو جو حضرت دم مخشر</p>	<p>سحران میں تہی قرب خدا جائے محمدؐ پردے بنائینگے تمنائے محمدؐ دیکھیں گا خدا آ کے تماشا ئے محمدؐ</p>
--	--

دیکھ آئے محبت ہو جسے باغ بیتی کی
 یہ مغل سیلا دے یا گلشن جنت
 کہتے ہیں اسے عشق کہ تار و ز قیامت
 جس جاہ لگا یا جن آل بنی کو
 مجھ کو یہ تمنا ہے کہ مرقد میں جو دیکھوں
 بولینگے رسولان سلف حشر میں یارب
 واقف ہے خدا و نئے وہ اللہ سے واقف
 سیخاک کے پتلے ہیں وہ ہیں نور مجسم
 وہ تابہ ابد نار جہنم میں رہینگے
 لکھدے مری تقدیر میں اسے کاتب تقدیر
 یارب مجھے ہنگامہ محشر میں کہیں
 ہو ضعف بصارت کا مری ہرگز ماز غ
 یارب پر دعا ہے کہ قیامت کے علاوہ
 یہ اسم رہے در زبان خواب عدم سے
 ہے وان کی زمین عزت و دولت میں قطع
 وہ ملک عرب و عفرہ سحر ہے جہان
 پایانہ لقب ایسا کسی اور نہیں ہے

ہیں باربرگی خاک میں گلہائے محمد
 او میں بن بے نظیم بشر آئے محمد
 یہ سہو مرا اور ہے سودائے محمد
 ہو پناہ مجھے دلن اسے چہ آئے محمد
 آنکھوں سے ملوں نہ رگس شہدائے محمد
 تو بخش دے جہدم ہمیں بخشائے محمد
 کیا جانے کوئی رتبہ اعلائے محمد
 سمجھیں تو بشر رتبہ اعلائے محمد
 مشہور ہیں جو دہریں عدلے محمد
 محشر میں مرا سر ہوتا پائے محمد
 وہ آتا ہے دیکھو جو ہر شیدائے محمد
 طہائے اگر خاک کف پائے محمد
 عرفد میں بھی دیکھوں رخ زیبائے محمد
 جب آنکھ کھلے میری کھولے محمد
 بستے ہیں جہان مجھ تجلائے محمد
 رہتے ہیں ملک تاحصیہ فرسائے محمد
 محبوب خدا خلق میں کدائے محمد

اب ہے یہ تمنا کہ خدا بخش دے حیرت

ارمان کے دلے نکلوائے چہ

رخ بھی دکلا و تجھ زلف سیفام کے بعد
نکر و شکوہ تو اید انوار ام کے بعد
خل ہے رخ پر جو گیسو کے سیفام کے بعد
اونکی آنکھوں کو جو لپکا ہے نظر یار کی
حضرت عشق کی دیکھی بدین سی سین
تھے جو محمود خلاق وہ بدین رسولی
گو بظاہر نبین یا ملن میں ہے الفت اتنی
تو یہ لکھ دے درمیانہ پر اے پر مغنا
ابتدا کی تو اذیت کا نہیں اندیشہ
نام سے عشق خون خیز کے دل کا پنے گا
مے لفت نہ پیو حضرت دل کہتے تھے
جو گیا کعبہ ابرو کے زیارت کے لئے
عشق کوئے کا ارادہ ہو تو جی کو نہ دے
کم ہیں اب زیست کے مع بلو خدا کرنا

قاعدہ ہے کہ سحر ہوتی ہے ہر شام کے بعد
آکے تسکین بھی دیتے ہیں تو الزام کے بعد
مرغ دل دیکھ یہ دانہ ہے بر ادا ام کے بعد
کھر کیان اور بھی رکھی ہیں دروایم کے بعد
جنکا آغاز ہو اگر کتاب ہے انجام کے بعد
دیکھیں کیا ہوتا ہے اس گردش بام کے بعد
نام لینے بھی کسی کا تو مے نام کے بعد
زندگی پہنچ ہے دنیا میں جو جام کے بعد
ہاں وہ تکلیف ہے ہوتی ہے جو آرام کے بعد
ہوش میں آوے جس دم جو خام کے بعد
آپکے ہوش بگڑ جائینگے اک جام کے بعد
اوسے پایا نہ کفن جائے احرام کے بعد
وہی ہو گا جو ہوا کرتا ہے اس کام کے بعد
رات ہو جائیگی خورشید لب بام کے بعد

کعبہ دل نہ کر و تدربان سے حیرت

داخل کفر ہوے جاتے ہو اسلام کے بعد

جب فرقت میں میری محبت گہرائی پہنچتے
 لاکھ چاہو پہ بلائے سے نہیں آتی پہنچتے
 یہ تہن معلوم وان آرام کیا پاتی ہے تہن
 تخلیق میں یار کے کچھ ایسی شرماتی ہے تہن
 جو شب فرقت میں ساکت ہو اسے سکوت
 پنجرہ فرگاہ سے مہلت ہو تو مجھ تک آسکے
 جب میری بیدار بختی کے سبب آتا ہے یار
 یہ سمجھ لو اوں کمور و زشب نما دکھلائیگی
 کیا بتاؤں کسی ہے آرام وہ آج کل
 میں ہوں اس کے گہر کیسی ہے یار سلو میں کر
 ڈھونڈتا ہوں میں نہیں لگتا کہ میں کب پاتا
 وصل کی شب میں نہیں آتا جو اس کا پھر خیل
 مردم دیدہ کو میرے خوف آجاتا ہے جب
 کس طرح عکس مخالف چشم ترین آسکے
 چشم ترین گہر بنانے سے اسے کیا فائدہ
 چشم پوشی ہم سے کر کے اون کے گہر جاتی تیر

آنکھ کے ڈھیلو نہیں کیا کیا سو کر کہاں پہنچتے
 آپ کی آنکھوں میں ایسے پاؤں پہلائی پہنچتے
 آپ کی آنکھوں میں جا کر خود ہی سے جاتی ہے تہن
 وصل کی شب آنکھ سے باہر نکل جاتی ہے تہن
 بلکہ وہ غش ہے اسے غافل نہیں آتی پہنچتے
 جب تمہارے قید سے چٹپٹی ہے تب آتی پہنچتے
 وصل کی شب آنکھ میں آنے نہیں پاتی ہے تہن
 جنکے جنکے طلسم بیدار کو آتی ہے تہن
 آپ کی راحت کے باعث جھکو ترسا آتی پہنچتے
 عالم رویا میں کیا کیا خواب دکھلائی پہنچتے
 کیا تمہاری آنکھ کے پردوں میں چھپ جاتی پہنچتے
 تو خوشاد سے ہمارے تلوے سے ملائی پہنچتے
 چشم کے دریا میں ناگن جنکے لہراتی ہے تہن
 زلف بچان کے تصور سے تو بلکہ آتی پہنچتے
 اشک کے دریا میں آخر کار رجحانی پہنچتے
 ہکویر بیدار بختی میں دکنائی پہنچتے

<p>صد نہ فرقت سے اوسکے ہکو آتی ہوتی دیکھتا ہوں میں کبھی دریا کبھی باہشت میرے ہچشتوں نے بکایا تو اسکو دیکھتے کوئی اسکو موت کتنا ہے کوئی خواہ گراں بے سبب تم تک نہیں آتی تو حیرت شکست</p>	<p>جب ہمیں بلبو غفلت اپنا اپنا ہے ہنند عالم رویا میں کیا کیا دیکھتا ہے ہنند اب کہاں پر جا کے مسک اپنا ہڈا آتی ہنند دیکھتے تو کیسے کیسے نام رکھوا آتی ہنند شلیدا و شب یار کے قابو میں آجاتی ہنند</p>
---	---

جاگتے دیتی نہیں فرگزدہ حیرت خرتک
آدمی کی جب لباس موت میں آتی ہنند

<p>تو مجھے قید نہ کہتے تھی بیل صیاد تب ترے دام سیر کا بچہ کھل جائے اثر رحم کرتے نہیں بالوں پر کسی قیدی کے کسکو کسکو نہیں غم میری گرفتاری کا کوئی ہمدرد ہے شاید کہ گرفتار بلا جور سے تیرے چن میں کوئی بیل تر ہی نالہ بیل شیدا نے دکھائی تاثیر دام کا کل میں لطف اسیری ہی سی</p>	<p>جان دزدگی جو چٹا مجھے میرا گل صیاد تو بھی ہو جائے کہیں قید کا گل صیاد بیوفا گلشن ہستی میں ہیں کیا گل صیاد گل ہے پڑ مردہ پریشان ہے بیل صیاد آج پہاڑ غین ہوتا ہے بڑا گل صیاد دست گلچین سے نہ گلشن میں بچا گل صیاد چوڑ کر دام ہوا اہل تو گل صیاد دشمن جان ہے مگر تیغ قفا گل صیاد</p>
---	---

یہ بھی مرغان خوش جان کی قسمت حیرت
فصل گل میں بھی نہیں کرتے تامل صیاد

<p> تو کیا کرتی ہے کس واسطے بلیل فریاد رات ہو جائیگی دکنو نہ سناؤ او کو حال لکھتے تو کہتے ہیں آؤ مرے گھر ہے جو تقدیر کا لکھا کہ نہ پوچھی او تک کسی ہندیرے اپنا نہ اثر دکھلایا تمہیں انصاف سے بتلاؤ کما شک بین اتفاقاً کہیں اوں تک جو پوچھ جاتی آجکے عاشق کا کل کی ہی ہے پہچان نہیں سنتے نہیں سنتے یہ شکر میری بے نیازی او نہیں سکھاتی ہرگز نہ </p>	<p> کیا سمجھتی ہے کہ سنا ہے تری گل فریاد کراؤ ٹیگا جو کہیں عاشق کا کل فریاد کیا ہیں انسان نہیں ہوں جو سنوں غل فریاد تو رسائی میں ہی کرتی ہے نال فریاد کر چکے ہتھو بہت صبر و تحمل فریاد حال دل جتنا کما تھے وہ ہے کل فریاد تو پڑی رہتی ہے پر زیرِ خاف فریاد کہ وہ کرتا ہے ہمیشہ تیرے سب فریاد اتو ہے آپ سے اے صنادل فریاد کان تک آئے نہ بجائے تمہیں جل فریاد </p>
---	---

<p> یار کے جبر میں تم صبر کر دے حیرت کہیں کرتے ہیں بیدا اہل تو کل فریاد </p>	
<p> گرمے حسن پہ اتنا نہ کر لے جو گھنڈ نکو سمجھاتے ہیں اب دل سے کر دو گھنڈ جتنے نادان ہیں انہیں کا تو ہے دستور گھنڈ اہل ایمان کیا کرتے ہیں اوس سے نفرت مجھے ناخوش ہو تو کہیں نہیں تنہا نالان </p>	<p> آتش عشق سے ہو جانا ہے کافو گھنڈ یار انسان کو کر دیتا ہے مجبور گھنڈ پر خرد مند سے رہتا ہے بہت دور گھنڈ رہتا ہے بادۂ نخوت سے جو مجبور گھنڈ آپکا سارے نالانے میں ہے مشہور گھنڈ </p>

یار کی برق تجلی بنے کیا خاک سیاہ
بل کی لے زلف نری رخ سے ستم کچھ نہ
گہرا نخوت لے تمہیں جسے ہوئے ظلم
جو گئے زیر زمین دل میں تکر کو لے
گرچہ تما عشق حقیقی پہ ہوئی دال نصیب
دہر میں چشم حوادث سے بچے رہے ہیں
کبر لائی کا ہی جلوہ ہے بشوین شاید
منہ لگانے سے ترے غیر تنے پر تین
سرکشو کی ہی نو پیر ہی تے جہاں کی دین
اصل کیا غیر کی جو ہے کبھی آنکھ ملے
جسکے باعث سے ہوئی نشوونما کے ہیں

سراوٹائے ہوئے کرتا تما بہت طو گمنڈ
صبح صادق کو دکھائے شب بے چو گمنڈ
دل میں کچھ خوف خدا ہو تو رہے دور گمنڈ
اونکے ہمراہ ہو خاک میں ستور گمنڈ
اپنی جانبازی کا کرتا تما جو منصو گمنڈ
جب تک کہ لے نہیں قہر و فخور گمنڈ
کرتا ہے پردہ انسان میں وہی نور گمنڈ
دل میں کینہ ہے مرا سر میں ہے معور گمنڈ
آخر شنگ حوادث سے ہو اور گمنڈ
باز کے سامنے کر سکتی ہی عصفور گمنڈ
فقط اوسکے لئے زیبا ہے بدستور گمنڈ

بندگی چاہئے حیرت کہ وہ ہے بند تو ہاں
اوسکے دربار میں ہوتا نہیں منظور گمنڈ

قصیدہ نعت

دیکھتے ہیں جو مجھے میرے پیر لقوید
ہو گیا حق میں جسے میرا مقدر لقوید
دل میں سجا ہے جسے لاء احمد لقوید

مینے کلمہ کا لکھا اپنی زبان لقوید
عشق آجڑ ہوا مجھ کو یہ اوس کا ہواثر
اسے رسول عربی ہے یہ توبہ عشق کا لقا

خال رخ حلقہ گیسو سے عیان ہے چہا	یا کہ باند ہے ہے شب لطف معینہ
حکم خالق سے اجل ساتھ ہے لے ترور	حفظ جانکا ہے مری سب یہ بہرہ
آپکا عشق ہے اسے سرور عالم دین	ہے یہ پہلو میں مرے جانکے برہنہ
میرے دل میں بھی ہے جہت شر والہ کنیا	آسمان کا ہے اگر ماہ منور تعوید
داغ سجدہ کے مری قبر پر دشمن چین	کوئی ایسا بھی عطا ہو کر در تعوید
حب مولاجو حفاظت سے رہے دلین	ہو کہی جامہ ہستی سے نہ باہر تعوید
آپکا داغ محبت جو ضیائے کونین	لے جاؤنگا بھی قبر کے اندر تعوید

عشق الدنئی دل سے سنجہ حیرت
ہے ترس حق میں یہ ایمان کا جو تعوید

تنے گندہوایا ہتا کیا شامل گیسو تعوید	آج دیتا ہے عجب طرح کی خوشبو تعوید
نقش ہے دل پر مرے لیکن سنا کر کا	کارگر مجھ پہ نہوگا کوئی جادو تعوید
زیب سر جسے کیا ہے تو لٹک کے ہر دم	شوخیان کرتا ہے کیا آپکے برہنہ تعوید
نقش حب لکھتے تو ہوتی ہے عداوت	اوسکے حق میں تو بدل جاتا ہے پہلو تعوید
اوسکے جوڑے سے جو گتا ہے تو لجاؤن	جانکا اہل حقن نافہ آہو تعوید
جسے باندھا ہے اسے اور سمجھ لگے	ہو گیا یار تر اوت بازو تعوید

نیر مسکے سنے ہو جاتی ہے ہوا لٹی لٹی
دیکھو حیرت نہ چو اگر میرا اب تو تعوید

قصیدہ نعت

ہمارے غمچہ دل میں جو آگتی ہے بہار
وہی ہیں ظل الہی وہی حبیب خدا
اونہیں کے شانیں تبار ہے آیہ لولاک
جو انکے عارض و گیسو خدا نے خلق کیے
جو تیغ جہد کو چمکائیں سرور عالم
خدا کے فضل سے اس درجہ بڑھ گیا اسلام
اونہیں کے فیض سے سرسبز بلع عالم
وہی ہیں باعث ایجاد گلشن ہستی
نثار دس نگا عارض ہے جو درجہ طلب
زبان کو ذائقہ منا ہے اونکے باعث
ہولے خیر ابرو میں اوس گل قلع کے
اونہیں کی یاد میں ہیں سچے انبیائے سلف
ضرور ہونگے پئے باز پرس ہم ہی طلب
بتاؤ عرصہ محشر میں ہونگے کس کے حلق
ابھی سے اس میں نہایت ہے مشورہ کرنا
غرض کہ رائے سب کو نکی ہو ہی بعد اصلاح

تو کہ رہا ہے لکھو وصف سید ابرار
اونہیں کے فیض سے عالم میں ہیں نقش نگار
اونہیں کی رائے پر کوئیں کا ہے در و دار
اونہیں کے عکس سے دنیا میں ہیں لہو تبار
تو انکے فیض میں آئیں جہاں کس کفار
کہ انکے دین کا ڈنکا بجا دیا رو دار
اونہیں کے ابر کرم کی ہے طرف بوجہا
یہاں کا فیض ہے کہتے ہیں جس کو یاد بہار
تو گیسو کا خدا کی ہے سبیل تاتار
وہے ہیں باغ جہان میں نہال میوہ دار
ہر ایک پھول میں دیکھتے ہیں زخم دامن دار
یہ کہہ رہے ہیں کہ آیا قریب روز شمار
خدا کے حکم سے جائینگے سب کسب لہجہ دار
وہاں تو آئے گئے گہر یگا عالم افکار
کہ کس سبیل سے ہوگی دامن برآمد کار
اونہیں کے پاس چلو ہیں جو قافلہ سلاار

اونہیں سے عرض کر داپنا حال یہم وچا
 اسی خیال سے آئے وہ سب مدینہ میں
 وہاں جو نور الہی کو جلوہ گرد کیا
 یہی ہیں بحر سخاوت یہی ہیں ابرکرم
 جو دلیں آئے تو کر دیں گدا کو مستغنی
 خدا کی شان جیسی عیاں انہیں میں ہے
 شفیع است عاصی کیا خدا نے چنین
 انہیں کو دلیں سمجھتا ہے اپنے رحیل
 دعا لئے خیر سے ہوا نکلی جان نبی کی
 وہی ہیں نور الہی نہ ہی مسبب خدا
 جو روح شاہ کا دیکھا بہت بڑا میدان
 صفات نور الہی کا ہو بیان کتب تک

کرین وہ رحم تو ہو جائے سبکے دکھ و غم
 قریب رونقہ اقدس ہے جسم شہنشاہ کا غرار
 تو دل میں سمجھے کہ یہ ہے بہت بڑی کھار
 انہیں کے فیض سے شاداب ہی ہر لکھنؤ
 انہیں کے حق سے عطا کی ہے بہت ایشاد
 یقین ہے نکمیں گے وہ ہمیں کچھ انکار
 یہی ہیں سدا برار و احمد مختار
 کہ انبیاء میں ہیں سب سے بڑے خوش کردار
 عجب نہیں جو ہمیں بخش دے وہ ہر ہفتار
 صفات اتنی ہیں اونہیں کہ جسکی حد نہ شد
 تو خوف سے یہ قلم نے کہا میں ہوں بے کار
 بس اب زبان قلم روک اسے قصیدہ

خدا کے عشق کے دریا میں شاہ دیر حیرت
 اونہیں کی موج کر لگی تمہارا بیڑا بار

قصیدہ

بڑے جہان میں کیونکر نہ غرور شان عمر
 یہاں نے لیگی تقدیر جسکو با ایمان
 جناب سرور عالم میں ہوں ہرمان عمر
 اسے بہشت میں ملائیگا نشان عمر

سحرزین ملائک میں تاجہنو کا شمار
 یہ جو دلی ہیں انکو بکر و مرتضیٰ عثمان
 سوائے انکے کوئی اور قدر کیا جائے
 انہیں کے نور عبادت کی روشنی پہنچا
 جو ددولی ہیں عمر اور مرتضیٰ مشہور
 پسند خالق اکبر وہ اسوجہ سے رہے
 دلیر و ماکم عادل ہے زمانے میں
 ہولے خلد بریں کا گزر ہے دونہیں
 جگر شکاف تھے کفار کے دم تقریر
 ہوا انکو مانیں وہ ہیں پیرو رسول خدا
 یہ جتنے عالم و فاضل ہیں پیرو اسلام
 قبول دین کرو گے تو ہم نہ مارینگے
 انہیں کو لوگ سمجھتے ہیں صاحب اسلام
 مرے قصیدہ کو کہو نہ جو جہانیں عروج
 خواہل شرع میں تعلیم عدم چھوڑ گئے
 ایک سانس میں لیجئے اسے اسم رب جل
 گاہ غیظ سے ڈرنے شقی تو یہ کہتے

شیانہ روز وہ رہتے تھے باسبان عمر
 یہی جہان میں ہیں مشہور شفقان عمر
 وہ بھی راست یہ جو کہ کریں بیان عمر
 بسان شمع تجلی ہیں استخوان عمر
 وہ انکے واقف عظمت یہ قدر دل ان عمر
 خدا کے شکر سے معمور تھی زبان عمر
 یہ قدسیو نہیں ہے مشہور داستان عمر
 وہاں تو روضہ رضوان یہاں ان عمر
 زبان تیغ سے ہی تیز تھی بان عمر
 کہڑے بہشت میں جائینگے دوستان عمر
 انہیں کو کہتے ہیں سب باغ بے خزان عمر
 دم جہاد یہ کہتے تھے غازیان عمر
 جو اہل دین میں باقی ہیں پیروان عمر
 زمین شعر پہ مائل ہے آسمان عمر
 اسمین نام ہے انکا یہی نشان عمر
 خدا کے نام کا محزن تھا یاد بان عمر
 کہیں ادھر چلے تیرے کمان عمر

<p>پکارین جو رہیں جلو جلد پیشوائی کو سنی جو وعظ تو اہل عرب یہ بول اٹھے نہ دیکھتے تھے جو سایہ وہ قذا جو کا اور نیکے عدل کے پیرو ہیں بادشاہ تیل کسی ملک نے یہ حور بشت سے پوچھا کہا یہ اونے تمہیں کیا خبر نہیں اسکی عروج لغو تیکیر اور نکا اتنا تھا بشر سمجھتے ہیں سب بعد خاندان نبوی اسی سے گلشن ایمان تازہ تر ہو جائے دم جہاد شہادت نصیب ہو ہو کر</p>	<p>وہ دیکھو خلد میں آتے ہیں سہمان عمر الہی سحر ہے جادو ہے یا بیان عمر تو کیا بتائیں کہاں جاتا تھا گمان عمر جواب جہان میں باقی ہیں قلد دان عمر کہ خالی گھر ہے یہ کس کا پس مکان عمر اسی میں آئینگے دنیا سے مدحوان عمر ملک فلک پہ سنا کہ تھے اذان عمر عرب کے ملک میں بہتر مغاندن عمر بگوش دل جو سے کوئی داستان عمر گئے بہشت میں جیتے تھے ہریان عمر</p>
<p>تمہیں جو لیکنی قسمت تو دیکھنا حیرت بہشت نام ہے جس کا وہ ہے جہان عمر</p>	
<p>قصیدہ</p>	
<p>رحم آیا جب خدا کو حضرت عثمان پر تھی یہ مسکینوں کی کثرت انکے دسترخوان پر سایہ افکن کیا ہوا مرغ ہندوستان پر سبے سب میں متباد لے غم اذیت میں پر</p>	<p>کر دیا حصہ حیا کا ختم اونکی شان پر رات دن جہان آتے تھے چلے جہان پر کرب لاکا حال تار می ہے جو ہر انسان پر ایک سی آنت ہے دانشمند پادشاه پر</p>

بحر عالم کے ظلالِ کرم سے نہ وبالِ بدین سب
 آپ کے تعلیم والے لوگ جنت میں گئے
 جب رسول پاک نے دو اپنی نور النبیین
 پیرو اسلام ایسے تھے کہ سب اہل عرب
 آپ کی تقدیر سن کر کہتے تھے اہل عرب
 صاحبِ یتیم کہتے ہیں انہیں اہل عرب
 یا ولی اللہ اباسمیں اعانت جلد ہو
 بے تکلف جان دینا اپنی اوسکی راہ میں
 عمر بہر دست طلبا اپنے ہم پیکار گزیر
 معرفت میں اپنے خالق کی جو گردان
 آپ ہی کے فیض سے اب تک جانیں ہر سخی
 بعد شرعِ امجدی جو اور ہیں بنوعن محل
 حکمِ ناطق آپ کا جاری رہیگا تا بہ حشر
 رفتہ رفتہ ہو گیا ہر شے میں ایسا انقلاب
 اور بھی اس قسم کی ہیں بختبانِ ہر دم عیاں
 آپسے یہ عرض ہے میری خلیفائے نئی
 یا ولی اللہ اب یہ وقت نازک آگیا

جانور مردم پہ گاہے آدمی حیوان پر
 یا ولی میں بھی تو جلنا ہوں اون غیوان پر
 تب کہلے اونکے مراتب اس کے التوجعان پر
 آفرین کہتے ہیں انکے دین پر ایمان پر
 یہ فصاحت انکی سبقت لیگی سبجان پر
 اس قدر احسان ہیں اونکے ہر انسان پر
 جمیں سب پر آپ کے احسان ہوں احسان پر
 ایسے فایم تھے وہ حکمِ راحم الرحمان پر
 مرجا ہمت پر اونکے آفرین اس گن پر
 ہم نہ کیونکر جان دین اور حسنِ صفائے خان پر
 اس قدر احسان ہے ہر صفا احسان پر
 آپ کے قبضے میں ہر الوان کا الوان پر
 آج تک تو چل رہے ہیں اوسے کان پر
 پہلے آفت گز رہے آئی بعد ہر افروزان پر
 ظلم ہر انسان پر ہے جو رہے حیوان پر
 کافروں کے ظلم سے صدر ہے ہر بھجان پر
 ہونگا رحم اب سوفت کے سلطان پر

<p>سرو عالم سے اب ایسی سفارش کیجئے وہ اگر چاہیں تو بیچ جائیں تمام امی تہی الغرض اب بارش جو رو جھا کا ہنر ول کون بہت والا ایسا ہے سر کو لے سوا نہشتیں آیتیں پید کلام پاک کی آپ نے اونکی مولفوں لوح کی تشریف جتلک قایم زمانہ میں کلام اللہ ہے ہے وزیر و شاہ کا مولد وہاں سوجہ آپ کی فرقت کیا عشا اسیر المومنین نسل میں اونکی ہوے پیدا محمد مصطفیٰ یا ولی اونکو بچانا انکی چشم زخم سے</p>	<p>جس سے اونکو رحم آئے عالم امکان ہے اور یہ جائے بلامہ پائے نقصان ہے ابر غم چھایا ہوا ہے ملک سندوستان ہے جو کہ قابض ہو تمہارے عشق کے میدان ہے اہل دین چلنے نہ تھے بلکہ ہی عنوان ہے کل مسلمان ہو گئے آمادہ اک ایمان ہے بارش رحمت رہیگی جامہ قرآن ہے فوق عربستان کو ہے ملک غریستان ہے ہٹکے ہو نچا ہے گریبان محمد امان ہے یہ فضیلت رفتہ رفتہ بجا رہی زمان ہے بدنگا ہوئی لطر جاتی ہے اساطین ہے</p>
--	--

<p>نظم حیرت کو بچاؤ یا امیر المومنین حسد و نکی آنکھ پڑتی ہے سر دیوان ہے</p>	<p>کیوں صبا چمکیا زلف و نمین و رخ ہو کر آتش حسن تو بھری رخ زریا ہو کر کیا تماشا ہے کہ اک آن بین پہ چاہی ہیں آئینہ دیکھ لے وہ ہوا محو جمال</p>
<p>آج ہی رنگی صبح شب پیدا ہو کر اور اوٹنا ہے دہولن زلف چلیا ہو کر تیری آنکھیں میری گردش کا ستارہ ہو کر کہ تماشا ہوے خود جو تماشا ہو کر</p>	

آتش عشق لگی سر سے تو تلو دھنیں بچی
مرض عشق مرا کام کئے جاتا ہے
عاشق چشم کی سطح نہ بچنے پائے
جان و دل ہوش و خرد سبے کنار کر جائے
سرکشی نالہ خاموش کی دیکھو تو ذرا
لاکھ چاہا کہ چوڑا بن نہ چٹا پر نہ چٹا
یہ نہیں مرد مک چشم سوا دگیسو
کشور دل کو نہ ناراج کرو کتنے بین
حسرت وصل کہنی لے نہ نکلی ایگل
میرے رونے کا سا ذکر تو فرما کہ ہا
ہمتو کہتے تھے نہ چاہا وہ نہیں اپنے دل

پانی ہو ہو کے ہی آبلہ پا ہو کر
تھکوا چہا نہیں کہتے ہو مسیحا ہو کر
صف مرگان میں یہ رجحانا ہے چرچا
آپکو جو کوئی چاہے تو اکیلا ہو کر
بعد مرنے کے بھی اڑتا ہے بگولا ہو کر
رنگیا رنگ حنا محو کف پا ہو کر
میری آنکھوں میں بسا صورت لیلہ ہو کر
پہر یہ آباد نہیں ہونے کا صحرا ہو کر
بلغ عالم میں ہے نخل تمنا ہو کر
ہم بھی آتے ہیں ابھی جانب دریا ہو کر
کہتے اب کسی لبس ہوتی ہے رسوا ہو کر

چوڑا دوا الفت کیسو نہیں دین حیرت
یہ وہ سودا ہے کہ رہتا ہے سودا ہو کر

باتہ خواب ناز میں ہے ابروئے تھوڑا پر
آئے اکدن فرار طالب دیدار پر
کہ عجیب عالم ہے بیت ابروئے تھوڑا پر
کیسے شہ گول ہے روئے آتشیں پار پر

اونکو صفائی کا دعویٰ ہے ہاسی تلوار پر
کہہ تو ہوا صلیب اس وارفتہ زینار پر
خود عشق محو ہے اس مطنع الفوار پر
یاد ہوا ان چہایا ہوا ہے شعیرہ خمار پر

میں تو عاشق ہو گیا اک شوخ کی رقابہ
 یہ نہیں قطرے عرق کے پہوے خیار پہ
 بارک اللہ کی صدا آتی ہے ہر در پہ
 بد گمانو یہ شب تاریک تیرے نہیں
 جائے غیرت ہے سہی گریہ بخود مر گیا
 اسکے دیکھ سے فنا ہوا اسکے کما حقہ
 بطح عشق مرہ میں ہے انا مرگان کی
 غل ہند و مار گیسو تیرے مرگان تیغ تار
 یوں تو کہنے کو بہت جان پاختہ مشہور
 کیا ہماری طرح یہ دونوں ہی ہیں شہین
 مجھ کو بخود سکے وہ آئے تو بولے رقیب
 ساتھ اپنے چاہنے والوں کے دنیا کی گئی
 پر قضا آئی کیسی پہر ہو اسرہ طلب
 سا غمے رنگوں پہ اور یہ تاج اور کس
 کہتی ہے انہرہ کیسی بڑ گئی تیغ نگاہ
 یا الہی تجھ کو عشق خیر مرگان نو
 کج و خاموش چھپے ہیں کسبے منتظر

دل لے تجھ کو یہ خبر دی آنسو دیکھتا رہے
 شبنم غلطان کو نقش کیا گل بخار پہ
 گردنیں عاشق ہیں تیغ ابرو خمدار پہ
 جلوہ افشان ہے زلف عینین یار پہ
 اب قضا کی آنکھ پڑتی ہے کھجور پہ
 زہر گیسو کو نو ہے ترنج سبیل فار پہ
 صورت منصور میرا دل چڑ ہے گادار پہ
 خون دل کا ہلک دعوے ہے اندین دعا پہ
 یان وہ عاشق ہے جو چڑھ جائے نگاہ یار
 وہ ہو پ جب انری تو سایہ چڑھ گیا درواز
 غافلون کا وار بھی چلنے لگا بشار پہ
 کیا سمجھ کر لوگ جی نہیں ہیں اس درواز
 اوہی پڑھتی ہے پہر تیغ نگاہ یار پہ
 کوئی حد سخت ہے شاید کہ تیغ تار پہ
 روتی ہے شبنم گونے زخم دامن پہ
 خواب میں دیکھا اگر دن ہے پرستی کا
 جانب رخ ہے آنکھیں روز دن دواز

بوسہ عتاب لب کا چھوٹنا ممکن نہیں
جلوہ رخ پر نظر تیرے کیسکی کسطح
رشتہ الفت ہے ایک ہی کا فرد دیندہ کا
کوئی شمع طور کتنا ہے کوئی او کو کتولہ

عشق کا محصول ہے یہ جن کے بازار پر
گر پڑی غش کہا کے بجلی روزن دیوار پر
دانہ رنسیج ہی ہیں دوسرے زنا پر
پہتیاں ہوتی ہیں کیا کیا روزن دیوار پر

لطف مرگ زلیست کی گرد لیں کہتے ہو چو
جل بسو حیرت مزار احمد مختار پر

جست حیران کرتے ہو لگا ہوتے نہا ہو کر
سیحالی نہیں کرتے نہ سچے زبان ہو کر
نہ پوچھیں آپ مجھے حاجی بوری کہ سوزنا
پڑی ہے کتنے عمر دہن بحر طلائع میں
سید کاری کی بدلتے ہیں اچھی نہ لائی
نہ بالوں میں سفید سچے نہ یہ زردی کچھ
جنو کی تیز دستی ہی یہی ایسی تو سن لینا
دل جانکو ہمارے پہونکنا پاکیرم تہن
کوئی اس دل کو سمجھائے نہ جانتے ہو کہ
ابھی تو کیا پس مردن نے ہر پہونکنا
گرفت رہی تھی تو تینے ہی بھانگا

مے غالب میں رہتے تھو میں ہے یا جا ہو کر
مریض عشق مزار ہے تمہارا ناتواں ہو کر
فلک پر جا پہونچتی ہے یہی برق طیار ہو کر
یہ عشق آیا ہے جسدن سے بدلے گا لگن ہو کر
یلا تازل ہوئی محیر گزلف بتان ہو کر
بہا آفرینش نگ لائی ہے تھراں ہو کر
اوڑیگا جامہ ہستی یہی اکدن مچھیاں ہو کر
تمہارے عشق رخ نے شعلہ آتش افروز ہو کر
کہلن بار پہونکا طار ہے آشیان ہو کر
مرا انسا نہ غم آپ کے و در زبان ہو کر
رہی ہے بقراری ادھن فریاد و فغان ہو کر

تمہارے حسن نے تمہیں یہاں تک گرم خوشی
 نہناد لکی ہے پیر فلک کہ نہ ٹھکنے دے
 نہ تلو رحم آتا ہے نہ دل آرام پاتا ہے
 کہیں وہ سختیاں ہم چہاں تک ادھکا جی جا
 تصور تک بھی غیار و ہکا واں کہے نہ پاتا
 جہاں تلے چلے کیا کیا ہمارے قافلہ
 کیا سیراب مجھ کو آخر شہر یہ کجہرمت ہے
 زمانہ بر سر کاوش عزیز و اقربا بہم
 رہو گے تم ہمیشہ جلوہ فراباغ عالمین
 نہ تڑپا لیجے کیوں تیرے رنگاں تلے تجھے
 خرابات جہاں کو جب نہ کیا لائق مسکن
 تجاہل عارفانہ کے سوا پر اور کیا بھین
 تمہارے خجرا برو کی شہرت ہے نہایت

خط شبنم نکلا آتشیں رخ دہوان ہو کر
 ارے ظالم نہ آئینے بیان ہم چہرہ ہو کر
 گذرنی ہے ہماری عمر کی رانگیاں ہو کر
 رہتے تھے ہم ادنیٰ کے در پنگ آستان ہو کر
 تمہارا عشق آیا جبے دلیریاں ہو کر
 ہمیں سچے رہے افسوس گرد کارواں ہو کر
 ہوا میں پانی پانی دلیں تجھے بگاں ہو کر
 خدایا ابرور کننا مری تو مہیاں ہو کر
 ہمیں مٹ جائیگے اگر وہ بے نام نشان ہو کر
 نشانہ چوکائے آب سا بروں کاں ہو کر
 تمہارے در پر آیا ہوں کانٹے لاکھان ہو کر
 حقیقت پوچھتے ہیں وہ ہمارے عجیب داں ہو کر
 لہور و تی ہیں آنکھیں جسے خم خوشی کاں ہو کر

جسے خم نہید سمجھ ہو نیک موت بہر
 یہی آئینگی اکدن صودت خواب گراں ہو کر

تراپک ننگہ آیا ادھر سے کیا سناں ہو کر
 کبھی جلوہ دکھاتے ہو بہار بوستان ہو کر
 مری آنکھیں لہور و تی ہیں خم خوشی کاں ہو کر
 مثال دل فلم کرتے ہو گلے باغبان ہو کر

جو تم دل غم نشین کہتے ہو گرم داستان ہو
 غبار دل جو اونٹنا ہے مرنے سے دہان ہو
 جو راز دل نہیں کہتا تو فرماتے ہیں
 نہیں یہ خون کی رنگت حجت اون کی اور کفایت
 کبھی جلوہ دکھاتے ہیں تو مثل برقی مانیہ
 فقط اک لفظ کہے کر دیا کوئین کو پیدا
 تو یہی سبب مجھ کو نہیں ان اللہ دیوں کے
 رخِ خاکی کو اپنے قبالہ بندگان سمجھتے ہیں
 تمہارے عشق میں اک فلق دیوانہ بختی ہے
 زلمے میں کہو اب کس سے ہوا سیراحت کی
 فراقِ عارضِ گلگون نے دیوانہ کیا مجھ کو
 کچھ ایسی آگ بڑکائی تمہارے شعلہ رخ نے
 کسی عالم میں ہو کوئی اونہیں تیرا لینا
 ترو بالا کیا دل آپ نے جیسے نہیں ملتا
 لباس گل میں سب اہل نظر کو سمجھتے ہیں
 تمہارے فیض کے اوصاف جو اوروں سے نہیں
 خطا سودہوا ایض تمہارے سوز و غم سے

تو سر میں بولنا ہے کون بہر شیریں زبان ہو کر
 مری تربت پہ ہوگا سا زبان یا سمان ہو کر
 تجھے رسوا کر گئی تیرے خلیہ خوشی بیان ہو کر
 ہمارے شیشہ دل میں تیرا یہ غواں ہو کر
 ہمیں کیا کیا جلاتے ہیں نہاں ہو کر عیاں ہو کر
 اب آگے دیکھتے کیا ہوتا تھا جہاں ہو کر
 مرے دل میں رہ رہتے ہیں خیالِ گل خان ہو کر
 ہمارے پاس سے جاتے تھو جب عمر دہان ہو کر
 رہے آفاق میں بھی ہم تو رسوا جہاں ہو کر
 ہمیں تکلیف دے جب آپا آرام جان ہو کر
 بہار آئی اودھر لیکن رخصتی میں خیران ہو کر
 بخا دل نکلتا ہے مرنے سے دہواں ہو کر
 کبھی شیریں زبان ہو کر کبھی جادو بیان ہو کر
 کہیں جانا مارا وقف زمین و آسمان ہو کر
 دل بہل میں رہتے ہو تمہیں گم حلقان ہو کر
 ہمیں اک جام بھی پیئے نہیں پیران ہو کر
 ہمارا رنگ رخ نکا وڑ گیا شاید ہواں ہو کر

<p> بشکو چاہئے بچنا تمہاری لطف پہی ہے تمہارے ابرو فرکان بنے ہیں قاتل عالم جو دیکھا مجھ کو صحر میں تو بولا قیس سودا ترے عشق ظفر کیسے آخر سر کشی کر کے گلستان میں بھی وہ نیرنگیاں اپنی کمانے نہ ایداد وہ بد لایگی آخر کج مرقدین بنائی تھمتے شاید راہ اپنے گمر کی نوافشا محبت میں ہمیں کہنچا عدم کے جانو لو کہ ہزاروں سختیاں جھیلو گنا لیکن نہ کہ گنا </p>	<p> یہی پاؤں میں پھلتی ہے آخر ٹیریاں ہو کر یہ تیغ اصفہان ہو کر تو وہ توکشان ہو کر تمہیں آئے ہو کیا یاں افسردہ لوانہ گان ہو کر حرس ملک بد نکولے لیا کشورستان ہو کر کبھی سرور وان ہو کر کبھی باغ و خان ہو کر زمین آجائیگی حریف ت سر پر آسمان ہو کر تمہارے سمت جو سید ہی گئی ہے کھٹکائی ہو کر چلے ہم ہی جہان سے حویا و رفتگان ہو کر تمہارے در پہ رہا و گنا گنا گنا گنا گنا </p>
<p> یہ طوفان خیر اشکو نے غدر کرتا نہیں جیت ترادل ہی نہ بجائے کہیں آبروان ہو کر </p>	
<p> یہ نہیں سرے کا جو بن چشم ز گسٹام پر ہے دوروزہ حسن ظاہر ہے یہ غاص و غام پر وہ دل کے گل ہے بن عاشق ہوں لکھنؤ پر رات دن اوشو خلی ہر نہ چھٹکائی وہ کبھی عارض دکھاتے ہیں کبھی زلف سیاہ تو سن عمر و ان کی دہرے چالاکیاں </p>	<p> مردم بیمار ابل ہیں سو ادشام پر اسے پری رو ناز بجا ہے خیال غام پر ایک سی آفت ہے حجر بیل ناکام پر ناز یا نہ ہے یہ پشت ابلق ایام پر وصل کا وعدہ رہیگا یعنی صبح و شام پر کیا روش ہے دل لسا جاتا ہے ہر گام پر </p>

شعلہ رخ کی ٹبر سے کیوں نہ درج کا نظر	جس گلہ بکھین بچا کر طائر ادا م پر
ہم سوے بخت سانی آپسے جانیں	کیا کرین جی لوٹ جاتا ہے سب کو کام پر

سچ بتا حیرت تری ہے کیوں تہ دیا لگا	
جلوہ فرما سننے دیکھا کیا کسی بام پر	

خواب میں دیکھا کیا فرکان دلبران بہر	کہا ئے کیا کیا اس دل اندازے نثرات بہر
مشک کی ہر شب ہمارے ناک میں بوجا ہے	تم کھلی رکھتے ہو کیا زلف مجھ رات بہر
قد مانتا کے تصویر میں جو آ جاتی ہے نیند	دیکھتا ہوں خواب میں شکل صنوبر رات بہر
دل تمہارا بھی کسی پر آئے تیرے بلا میں ہم	دیکھیں پہ آرا م سے سونے ہو کیا نوا بہر
اپنے وعدہ پر نہ آیا کل جو تواسے شگل	ہنسنے رکھا صبر کا چھاتی پہ پتھرات بہر
رخ کے دہو کے میں تمہارے دیکھتا ہوں ^{جانک}	یاد افشان میں گنا گنا ہوں اخترات بہر
کل شکایت اوٹنے کی میں گن گن ^{جانک} بکا کر	تم رہو اسے یار غم و نغمے کا پیرات بہر
گیسو و رخسار دکھلا کر شمع کی مری	یعنی ہم گہر میں رہنے کیے پھر دن بہر
ختم ہر دے پہ ایدل پہ نہیں سوئے غم	شمع ہی جلتی ہے روتی ہے برابر رات بہر
مجھ کو کچھ پروا نہیں اسکی اسے وعدہ فلا	آنکھیں بہتی ہیں ہمارے جانب درات بہر

میرے نالوں کی صدا سن کر یہ کتاب ہے دشمن	
کون دیا کتاب حیرت تیرے گہر ات بہر	

قصیدہ	
-------	--

و فور خواب سے چونکے جو طالع بیدار
 کہ جسکے فیض سے کھلتے ہیں غنچے ہائے مراد
 وہ کون سید احمد و ابن عبد اللہ
 ستیم حال ملہا و ساکن بغداد
 جو لکھ کے ہیچ دیا تھو کہ اپنا نام و نسب
 جسب اسکے غور و تامل میں ہر گون میں ہوا
 شریک حال ہون میں ہی کہ امر خیر ہے
 یا و نکے پیر و پیران پر کے ہیں نام
 حبیب سید علوی جو مرتبے میں بدعوث
 تمام تر ونگالی میں جلے مذق ہے
 حبیب فضل لیسر و نکے ہیں جو قطب ان
 مقیم کعبہ ایمان محمد باب زیاد
 بزرگوار ہیں یہ ساکنان حضر الموت
 ہی کفیل جوے اور ان بزرگوں سے
 اونین کی شان میں ہے ابتدا اعتد
 وہی جہان میں بدشمن ضمیر میں مشہور
 جو اونکی تیغ نگہ کی چک و مکہ کبیر

تو مہربان ہو مجھ پر وہ بزرگ شعار
 نہال سوختہ دل کی ہیں جو باد بہار
 کہ جسکا عرف ہے سید محمد ابرار
 عرب کے ملک میں مشہور ہے بہت وہ پار
 تو میں یہ سمجھا اونین اسکی نظم ہے درکار
 کہ یہ طبع رسائے کہ سن مری گفتار
 جو ہو یہ ختم تو بہتر ہو پیر نتیجہ کار
 سمجھ لیں اہل فراست اونین کو مرتبہ دار
 بن محمد و ابن سہیل خوش کردار
 زمین شہر دیپار میں ہے اونکا قرار
 ہے جسکے نور سے روشن جہانکے لیل و نهار
 مگر ہے جانب سلطان سخاوت زوفا
 دیدار فقر کے ہیں منتظم ہی سردار
 ملی ہے سلطنت فقر اونکو سلسلہ دار
 اونین کے فیض کا چشمہ ہے قلم ذخار
 تمام اہل دلون میں ہے اونکا عز و وقار
 تو اپنے کفر سے باز آئیں بچے کہ کفار

وہ بیجا بولکھائیں جو مصحف رخ کو
 یہ اونیس بہت حق ہے کہ مارے نفوس کے
 جہان میں ہیں وہ ایسے خدا پرست بزرگ
 جہان ہے جلوۂ وحدت دہنی کا ظہور
 رسول حق سے جو سینہ بسینہ آئی جلی
 انہیں کارور ہے دنیا میں روز عید الفطر
 جہان میں شور ہے فضل و کمال کا انکے
 نہیں یہ فرق مبارک پہ اونکے سو سفید
 جو نور چشم ہیں انکے محمد معصوم
 وہ رشک ہر درخشاں پہ مشکل ماہ منبر
 وہ نخل باغ یا نصرت یا وسنہاں گل
 کمال تک کوئی لکے بزرگیاں اونکی
 ہی بزرگ ہیں اسلام کے گنج مراد
 پھر انکے کشف کرامت کی اتھالی نہیں
 انہیں کے فیض کی بارش ہے سدا بہار
 برس پڑے گئے اسی طرح ابر حیات ہیں
 انہیں کے فیض سے ہر شے دیر گوار

تو اونکی بیت بھی مستش کہین بریں دار
 چھپے ہیں سچ کے پردہ میں ہشتہ زنگار
 کہ جگہ مانتے ہیں سارے کافر و ذلیل
 وہ ان نگاہ میں یکساں ہے سچ و زنگار
 یہ اوس رموز حقیقت کے بیان تدار
 انہیں کی شب میں شب قدر ہیں کسب طرار
 یہی ہیں مردم بیدار بخت شب بیدار
 جو آیا نور الہی تو چل بسی شب تار
 ابھی سے اونیس میں معصومیت کے آثار
 جو وہ ہیں لعل بدخشاں تو یہ در شہوار
 وہ اونکے پر طرقت یہ اونکے پروکار
 یہ شاہ وہ ہیں کہ اقبال جگہ خدنگار
 انہیں کو ڈھونڈتے پرتے ہیں طالب دیدار
 تو اونکی وصف کما تنک لکیر کا کلنگار
 اونیس کے رحم کرم کی ہے چار سو پھا
 عجب نہیں کہ یہی ہوئیں سچ و کافکار
 یہی ہیں باغ جہان میں نہال سروہ دار

<p>انہیں ہے ہوتا ہے خلق محمدی کا ظہور جو نیر انخل نہما سوم غم سے ہے خشک رجوع دل سے جو ہوں بارگاہ باری یہ لکھ چکا تھا کہ آئی ندائے ہائے غیب قیاس مہم سے باہر ہیں انکے کمالِ امت</p>	<p>یہی ہیں غنچہ دل کے سرِ قسیم بہار یقین جان کہ یہی ہیں ابر دربار تو ہوا یہی تر دریلے غم سے بیزار بس اب زبانِ قلم و کلام قصیدہ نگار کمال اپنی ہے اتنے کہ جبکہ حد شمار</p>
<p>دعا یہ دین تجھے حیرت خدا قبول کرے بحق احمد مختار و حیدر کرار</p>	
<p>قصیدہ</p>	
<p>دیدیا اسلامیوں پر اختیار چار بار اقربائے مصطفیٰ میں ہے شمار چار بار دیکھ لینے سے انہیں آنکھوں میں خنک آتی ہے آئینہ گور و نکو غش او نکی تجلی دیکھ کر کیا بیان انسان کا نہ کور کیا طاقور کا پانی پانی ہو کے بہ جاتے تہہ دل افکار کچھ غم فرقت مسلمانوں ہی کے دلچسپین نور بند آتی ہے ہر اہل ایمان کے لئے رات و دن شاداب رکنتی ہیں گل داغ بگر</p>	<p>احمد مرسل کو نہایہ اعتبار چار بار لے نہ ہے قسمت نہ ہے نور و وقار چار بار نور کا ٹڑکا ہے یا عکس خدا چار بار جائیں گے جنت میں جب خدمت گزار چار بار ہر گل لالہ کو پایا داغدار چار بار جب چمک جاتی تھی تیغ ابدار چار بار سبزل تر یہی ہے شکل سو گوار چار بار جب فلک پر جاتی ہے خاک فرا چار بار سیری آنکھوں کو سمجھے آثار چار بار</p>

دیدہ مشتاق اپنے بین بھلا کس کام کے
 بعد مردن ہی حرارت دین کی موجود ہے
 جنت الماویٰ میں دشمن ہونگے انکے
 پوچھنے لہنگی شجاعت کو زبان سے
 اب زمانے میں نظر آتے ہیں ایسے لوگ
 اودن حزار و نکود کہا اے خالق اکثر
 عکس افکن دل میں سجھنے وہ چاروں
 اونکے رخسار و نکی ہم تشبیر کو بوقت
 دیکھو بولینگے اودنکو لوگ یہ ہیں جنتی
 کفر کی ظلمت مٹاتے ہی سے تازہ نگ
 گیسو درخ مصطفیٰ ہی کے رہے پیش نظر
 عالمان یا عمل جو دہشتیں باقی رہے
 اودنکی جب ہوگی طلب زیر کو آج
 احمد و اصحاب میں دیکھو اتنا فرق ہے
 گلشن اسلام میں طرفہ کمل یہ چار گل
 داغ الفت سے اودنیں کے چار سورج
 واہ رہے جادو بیانی کفر سے کافر ہے

مان نہ آنکھیں میں چھ رہتی ہیں چار چار
 دامن ترکو سکھاتا ہے غبار چار بار
 نور کے تپے بینگے خاکسار چار بار
 اودن سے دیکھی ہے جانیوں کا زار چار بار
 غنچہ رول میں نہان رکھتے ہیں خار چار بار
 صورت برق طپان میں بقرار چار بار
 اول مرا آئینہ میں آئینہ دار چار بار
 جب گل صبر گر ہے وقف بہار چار بار
 جانیوں کے محشر میں جدم جان شہار چار بار
 کون کر سکتا ہے پایا میں کجا چار بار
 ایک صورت سے کٹ لیل و نہار چار بار
 سونو سمجھو انہیں نقش نگار چار بار
 دوڑتے جانیوں کے کل اسید و چار بار
 یہ ہیں فخر سومان وہ افتخار چار بار
 دیدہ حق بین سے دیکھو تو بہار چار بار
 دل ہزار بنگیا شمع دیار چار بار
 سن لئے جنے کلام خوشگو چار بار

باز آئے دل سہ کار لینے اور کفار کے	دام گیسو میں ہو جو شکار چار بار
کافروں کے خون سے میدان بنایا لالہ	انتہا پر سا ابر شیخ آبدار چار بار
روم و شام و کاشغور کا بل بخار انجبار ^{قطعہ}	ان مقاموں میں ہیں ساکن اہل کار چار بار
حکم رانی ہے اونہیں کی دین و دنیا ^{محیط}	اون کے باعث امن میں ہیں دوست و چار بار

مکو جب لیجا بگی قسمت تو حیرت دیکھنا
جنت الفردوس ہے اصلی دیار چار بار

سویا وہ نام و جو ہمارے پلنگ پر	گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کے تار پلنگ پر
ایسے ڈرے کہ سر میرا زانو پر رکھ لیا	میں گہ پڑا جو ضعف کے مارے پلنگ پر
آؤ کے حسبِ عہد میرا سو وقت خوا	یا میں ہی آؤں یا تمہارا پلنگ پر
فرمائے تو یہ شب گیسو سے آپ کے	افشان گہی ہے بلہیں بنارے پلنگ پر
روٹے تھے مدتوں سے نہ آتے تھے گشت	مشکل سے رات آئے ہمارے پلنگ پر
ہم دیکھتے تھے دور سے چالاکیاں تری	غیر و نئے ہو رہے تھے اشارے پلنگ پر
اوٹھنی نہیں ہیں شبِ فرقت کی سختی	ہم لوٹتے ہیں رات کو سا پلنگ پر
کیا او میں عیب ہے جو بلا تو تم نے پا	لیٹے رہینگے ایک کنارے پلنگ پر
سارے مکان میں ہو گیا اک فرد جلوہ گر	کپڑے جو ادھنے شب کو اقا پلنگ پر
دلیں قہر ہے کہ سوئیں لپٹ کر سارے	آتے نہیں حجاب کے کارے پلنگ پر

حیرت تو شام کی ہے سب سے بڑی

کتابہ نمکوپار سے آسے پلنگ پر

<p>ہم ناز پر عاشق ہیں نہ انداز سخن وان عارض گلگون پہ نکلتا ہے پسینہ جب خاک میں مچائیں گے ہو جائیگا آرام غنچہ کوئی سمجھے گا کوئی نقطہ مہوہوم ہے قالب خالی میں اذیت اسے کیا لیتے ہیں جو ہر دم صنف مرگاہے شوق اوستے ہی اوڑھائی ہے تیری آنکھ کشی کرتا ہے وہ تقلید جو رفتار میں اپنی نیت کے صفائیکہ کمال اعمال پر ہم ہی تو ہیں کے ہیں تم لے ہو یہ</p>	<p>جی لوٹتا ہے آپ کے بے ساختہ پن یاں اوس پن ٹری جاتی ہے ہستی کے چمن پر دنیا کی تکلف سے ہے تکلیف بدین خاموشی میں کیا کیا نہ گمان ہو تو سچ پوچھو تو ہے روح کا احسان بدین کیا دیدہ صفا کھڑے رہتے ہیں بدین اسوجہ سے دھوکا ہے چلا دیکھا ہر مٹتے ہیں بہت کبکھڑا مان کے چلن پر ہتا نور برساتے کشتے کے کفن پر کرتا نہیں کیا رحم کوئی اہل وطن پر</p>
---	--

حیرت کہیں آئے نہ ترستو نکو حرات

نلے ترے جانے لگے اب چرخ کہن پر

<p>عدم سے بھی دیا کیوں جہن تھا ہو کر دمانے آئے تو ہم پا کر پارسا ہو کر نہ تم دے کما ہے ہو صورت نہ دلوں آرا کچھ التفات ہے مجھ پر خواہیں شکو</p>	<p>خواب ہو گئے ہم آپ سے جدا ہو کر یہاں سے دیکھے جاتے ہیں کیا سے کیا ہو غضب میں پڑ گئے ہم تم سے آشنا ہو نظر پڑے ہم تن شکل مدعا ہو کر</p>
---	--

یہ آشنا تھے سہی روح تنگ پسِ دین	سرک گئے مرے اعضا جدا جدا ہو کر
تم اپنی جہدِ معریت سے ہوشیار رہو	تمہارے پیچھے پڑی ہے بڑی بلا ہو کر
تمہارے ہجر میں بس بحرِ حزنِ تاباں	مرا جہاز ڈوبو لے ہونا خدا ہو کر
پتہ نہ ہو وفا کا ملا جہاں میں جب	تمہارے پاس میں آیا ہوں چلچلا ہو کر

نہ باز آؤ گے فرگا نئے عشق سے حیرت	
پہرہ گے کانٹوں میں قیامِ بدہنہ پا ہو کر	

مستزاد	
--------	--

ساتی مجھے جامِ سئے وحدت نہ پلایا	میں نہ بنا کر
کیوں چشمِ فسون ساز کی گردش سے پرایا	ہمسا نہ بنا کر
یارانِ روانِ سوے عدم جا کے تو ہو بچے	اوس بار کے در تک
حالِ دلِ بیتاب مرا کچھ نہ سنا یا	افسانہ بنا کر
پہلے تو کیا آپ نے رسوائے محبت	عالم کی تظہیر
پہر صورتِ مجنون مجھے صحرابین لبا یا	دیوانہ بنا کر
تیغِ نگہِ ناز کے پر کے دے گئے پہلے	اس پر بھی چوڑا
میرے دلِ صد چاک کو زلفِ تو نہیں ہنپایا	اب شا نہ بنا کر
کیا خوب گذرتی تھی جو تیرے ملکِ عدم میں	معلوم نہیں بار
یہ کون ہمیں ہستے ہو جو ہم میں لایا	مسا نہ بنا کر

اول مجھے خیر و نیکوئی سے تو بدایا	احوال بھی بوجھا
بعد اسکے گیا میں تو مجھے منہ نہ لگایا	بیگانہ بنا کر
اس قالب خاکی کو کیا روح سے آباد	کس خواہش دے
کیا جانیں کہ پہر کیوں اسے مٹی میں ملایا	دیرانہ بنا کر
اے سنگدلو میری بھی اک طور سے کشتی	کچھ رنج نہوتا
صانع نے جسے دل کو نہ پتھر کا بنایا	تجارت نہ بنا کر
حیرت تمہیں کچھ یاد ہے جی تھے تجرے	تما وہ بھی تو ظالم
آخر تمہیں اس عشق کے شعلے نے جلایا	پروانہ بنا کر

رکھ دیا عشق کا مجھ پر وہ گران بابا پٹا	پاسکین جسکی گرائی کو نہ دو چار پٹا
جان حافر ہے محبت میں مگر غصہ سے	ہول مارو گے تو سمجھ گنگا گنگا پٹا
میں تو انسان ہوں بدلا میری حقیقت کیا	کاٹتی ہے نگہ ناز کی تلوار پٹا
سختیاں کر لو بیان خیر مگر روزِ جا	اے تھو تھو بھی ہونگے یہی کردار پٹا
دل عاشق ہی اٹھاتا ہے محبت کے گڑے	اسکے دیکھتے ہیں تو ہو جاتے ہیں سار پٹا
جسپہ گندی ہے وہ جانتیں کٹتی ہرگز	عاشق زلف کی ہوتی ہے شب تاب پٹا
سختیے ہجر سے کیا زور کسید کا ورنہ	دوست کے واسطے ڈھاتے ہیں غنچا پٹا
غش بدلا حضرت موسے کو نہ آتا کیونکہ	جب نہیں دیکھ سکا جلوہ دیدار پٹا
عال جان کہے فرما دیاں کر دیتا	کاش دنیا میں جو رکنا اب اٹھا پٹا

بوسہ چہ کیا ہو حقیقت شب تنہائی کی
 لے گئے پہلو نکا گرا تو یہ جنجلا کے کہا
 لاکھ چاہا اسے ٹالین نہ ٹلا پر دلا
 دیکھو برق نگہ یار سے سر سر ہو کہ
 گرد و پیش اور چہرے است تمہا کہ غم
 کیا ہے در پیش ہمیں کو سفر ملک عم
 دیکھ تو یار محبت سے دبے ہم کہ تو

نظر آتے ہیں ہمیں تو درود یار پہاڑ
 کیا کردن میں مری گردن کو تو ہے ہا پہاڑ
 ہو گیا حق میں مکر عالم افکار پہاڑ
 سب کی آنکھوں میں بسا طور دہولان پہاڑ
 نظر آتے ہیں ہمیں چار طرف چار پہاڑ
 کاٹنی جھگو بھی ہے منزل شواہ پہاڑ
 تو نے کیوں سر پہ اوٹھایا تہا دل پہاڑ

کیوں قضا آئی ہے تم کس بڑے ہو تیر
 یار کی سنگدلی سے تو گئے ہار پہاڑ

قصیدہ نعت

ہے اسکو عشق وصف شہ ازواج عزیز
 جس جیکی ہے مدینہ کے چاروانگی
 جاتا ہے سمت روضہ اقدس جہر گری
 اہل مدینہ کہتے ہیں سنگد کلام خوش
 دیکھا جو کوزہ پشت تو کہنے لگے نبی
 جائیگے مثل تیر پست بچشت میں
 جن ل میں ہوگی یاد خدا و رسول کی

اس واسطے ہے میر دہن کو زبان عزیز
 وہ قافلہ عزیز وہی کاروان عزیز
 ہے کون جھگو قاصد عمر روان عزیز
 جسکی زبان میں لطف ہے او سکایان عزیز
 جھگو بھی ایسے پیر کی ہیں ہدیان عزیز
 جو خم ہو ہی نماز میں ہے کمان عزیز
 سمجھینگے او سکوا کہ کون مکان عزیز

جس راہ سے گئے پئے معراج شاہ دین	اوس راہ سے کا نام ہوا الکشان عزیز
مجھ کو فراموش و ردین پر جو لیچیں	اس طرح کے جہان میں کہاں عزیز
دنیا کی ہیں ہوس میں ہلا کو یہ سب	نادر ہیں جہان تو چنگیز خان عزیز
جو جو ہیں لغت سرور عالم سے شاکا	اسلامیوں کے دلیں ہیں وہ قدردان عزیز
دیکھو تو عشق آتش رخسار شاہ دین	سمجھی ہے کیسوں کو وہ اپنا دہوان عزیز

حیرت رسول پاک سے الفت یو ہیں
جس طرح سے ہے غالب غالی کو جان عزیز

اب ہمارے دست دیا کرنے لگے ہیں	یہ تعجب کریں تسبیح سے شمسے گریز
ابر تر کی کیا حقیقت جو ملا مجھے آنکھ	بلکہ دریا کو ہے سیر دیدہ نہم سے گریز
جس کو جی چاہے اوس کی آنکھ بھی کر	جام کا مقدور کیا جو کر سکے جسم سے گریز
اسکے ہندے میں چڑا جو پیر نہ چلوئے	چاہے انسان کو کیسے پر خم سے گریز
صبر و طاقت کو چہ کب کے کر گئی الٹ	روح بھی کر جائیگی اس فرسے کے گریز
اوسکے اشکو کو تو سمجھا وہ آب زندگی	گل ہلا کیونکر کرے گلشن میں شبنم گریز

شوق چمنوں کی تطہیرت نہ ٹہری کبھی
آہ کو حشری ہی کہتے ہیں کہیں رسم گریز

قصیدہ لغت

بیقرار می نے کہا آ کر دل زانو کے پائے	تو جو بیکل ہے تو جل سبدا برا کپائے
---------------------------------------	------------------------------------

رخ کا کل کی طرح آپ کے اس شہنشاہ
 دل سے واقف ہو جو تم دل بھی ہے
 کوئی دلیہ نہیں دنیا میں بجز سرور دین
 اب سر حال ہے کچھ رحم ہو ایسا سولا
 خال و خط ابرو و مرقان کے نہ ہر گز
 کچھ قیامت تن لاغی حضور ہی نہیں
 آب رحمت سے کرو صاف سرور دین
 بنے نئی بات جو دل سرور عالم ملا
 خال تابان نہیں بولا تم کو قریب
 کس طرح آپ کی فرقت میں نکلیں
 گئی انگھوٹے نگہ شاہ تو اب تک نہ پری
 آپ کے نذر کے لائق نہیں جو لاکوئی سے
 آندو شد سے نفس کی یہ کہلا راز مجھے
 میرے جرموں سے ہوتا خوش ہے تو سرور دین
 تجھ کو نفرت ہے یہ کس قسم کی کفر
 نہ تو مرد و نہیں بن زند و نہیں پڑا ہوں جس
 ہو بچوں کیونکر در دولت پہ شہنشاہ زمان

روز روشن بھی باج کشتیاں پکڑ
 جا ہی ہو بچہ گدا خبردار خبردار کے پاس
 جس ہر پر کے ہو بچے خبردار پاس
 کہ خوشی بھی نظر آئے غم نہ آ پاس
 میرا دل جیسے گیا ہے اینٹوں کو چاک پاس
 دیکھ لیں آپ گلستا میں گل غار کے پاس
 ہے جو یہ نامہ اعمال سپہ کار کے پاس
 کسی یو انیکو دیکھا نہیں شہنشاہ کے پاس
 یہ مراد دل ہے جو ہے آپ کی تلوار کے پاس
 اس کا دیبا ہے مری چشم گہرا کے پاس
 رنگینی آپ جی کھائیے دیوار کے پاس
 جو پتہ آئے تلوار کے دل سے خطا کا پاس
 کہ سرور دل کی خبر جاتی ہے سرور کے پاس
 تو دو اتک نہیں آتی مراد کے پاس
 کما جہل ہی نہیں آتی سرور کے پاس
 بیکیسی رہتی ہے جو نقش بدیو کے پاس
 مال و زرخیز تو نہیں کس دنا چار کے پاس

آؤن کسطح ہبلایین سحر در بار کپاس	نہ میر پاؤ نہیں طاقت نہ بجا ہوش و حال
کہ ترار جم ہی آجائے گنگار کے پاس	جانبری کی میراب شکل بھی ہولا

مرض عشق کا حیرت نہیں دنیا میں علاج
ہاں اگر ہے تو فقط اچھ مختار کے پاس

چوڑ دے بیل بتیاب گلستان کی ہوں	جان جانیگی ننگ ناکل خندان کی ہوں
نہ تو دامن کی ہو سچ نہ گریبان کی ہوں	دشت و دشت میں ہے عیاں بنی ہو گوند
ہو پریشان ہو کرے زلف پریشان کی ہوں	جسکو حیرت زدہ ہو آئینہ رخ پر فدا
ہیں وہ دیوانے جو کرتے ہیں بیابان کی ہوں	ہمت و حرر بھی نہ چوڑیں در جانان ہرگز
باؤ لا ہو جو کوے چاہ ز خندان کی ہوں	اس میں نہ بجا جو کوئی بہ نہ او چلے نہ بکھا
میری گردن کو نہیں خجیر تان کی ہوں	تیغ ابرو کے اشارے سے سب کدو شکر
نہ حلب کی ہے تمنا نہ بدخشان کی ہوں	دوسرے لعل لب یا پر بھی دیتے ہیں
آبلو نکو ہے بڑی خار غیلان کی ہوں	پاؤن پڑتے ہیں مگر کچھ نہ دیکھتے

کیون ہے یہ خل سیہ صف رخ پر حیرت
کسین ہندو کو بھی ہوتی ہے مسلمان کی

قصیدہ تحت

ہے مجھے رحمت محبوب خدا کی خواہش	حرص دنیا نہ عزیز و رفقا کی خواہش
آپ کی ذات سے ہے ہر دو فاقی خواہش	اب جہان میں نظر آتی نہیں بے سرفراز

<p>آپکے آئینہ رخ کی زیارت ہوتی ہے ہو مری آبر و ایمان کا انجام بخیر بیجائی سے بچا نا مجھے لے شاہ زہا آپکے گیسو لئے شب کو سننے ہے الفت دلو کعبہ رخ پہ فدا ہے دل بیتاب مرا رخ و کا کل کار ہے لکنے نظارہ تو خوب آپ وہ نور مجسم ہیں زمانے میں جناب عکس رخ سے اسے ممنون کہو آئینہ</p>	<p>یہی رہتی ہے دل اہل صفائی خواہش آپسے سرور دین ہے یہ دعا کی خواہش اہل ایمان ہوں رکھنا ہوں چاہی خواہش یہ سہ کار رہی کہتا ہے بلا کی خواہش آپ سمجھ تو ہیں اس قبلہ نما کی خواہش سیری آنکھوں کو ہے اس صبح مساکین جسکی رکھنا ہے ہر اک مودم خالی خواہش مرے آئینہ دلو ہے بھلا کی خواہش</p>
<p>لوگ کہتے ہیں جسے احمد مرسل حیرت سیری آنکھوں کو ہے اس مہر لقا کی خواہش</p>	
<p>تیرے نالوں سے ہے ہزاروں قافل خواہش کہتے ہیں قہقارے کا کل کی خجلائے کوئی خوف سے نڈھال کی تمہیں کوٹھے پر جنگی گویائی کی تہی دہوم وہی بل سخن تل ترے چاہ زرخدان میں ہے زہین نالے کر مری آنکھوں سے بہا یاد یا کنج مرقد میں مرے دلکی صدا سن لینا</p>	<p>ابنا سب نہیں فریاد بس اہل خاموش اوسکے پاؤں کی ہے کیوں آج سدا غاموش دیکھنے آتا ہے اکثر سہ کا دل خاموش کیسے تربت میں پڑے سوئے ہیں غافل خواہش یا فرشتہ ہے میان چہ با بل خاموش کشتے عمر ڈوبولی تو ہول غاموش بعد مردن بھی ہو گا نہ بے غافل خواہش</p>

آج جو قالبا کی ہے بہت نغمہ سرا
ایک دن ہو گا یہی کالبند گل خاموش

ایک دیکھ کے کہتے ہیں ادھر آحیرت

دیکھ تو یہی ہے مراطرف مقابل خاموش

لگتے ہم کو جو اونکے گھر کے اندر کی تلاش
تو مرالک سے مجھ کو ہے سحر گھر کی تلاش
ہر گڑھی ہر وقت ہر ساعت تمہارا
آپ کو پایا نہ تھو ماہ سرگرداں رہے
شب نیم گریبان ہے محتاج مدد اسکی
وہ تو بے مانگے دیگا ہم کو اپنے وقت پر
خاکسرو تیکے لئے کافی ہے بستر خاک کا
د لکو پہلو سے پہنسا لاتی ہے اپنے چہرین
خاک کاٹے یار کے خواہاں ہیں ہم خالی
اب حد کی گود میں جوتے ہیں کہ آرام سے
سینہ سوزان مرا کافی ہے سیکڑا سے
آب حیوان تک گیا لیکن جو قسمت بد نہ تھا
غیر چہرہ دل میں بسا ہے صورت خوشبو ہی
آپ تک پہنچو نگا اگر سید ہا مقدر گویا

وہ رہا محو و مہجے دل سے باہر کی تلاش
بند گانہ بر کے دلیں ہو تو ہوزر کی تلاش
ایک دم بہر ہی سحر دل سے نہیں سحر کی تلاش
پارہ نہ ایک نے اکٹھے کیلے سر کی تلاش
ایر کو یہی ہے ہمارے دیدہ ترک کی تلاش
کیون کریں دنیا میں ہم زرق و غدر کی تلاش
فرش قہم کی ہے فرش مشجر کی تلاش
ہے بلائے بدتری زلف معجز کی تلاش
کبھی اگر گور ہے گوگرد احمر کی تلاش
لے گئی آخو کمان آغوش مادر کی تلاش
مجھ کو مائی کی عابستہ مجھ کی تلاش
ہو گئی ہیفا نہ ساری سکندر کی تلاش
رات دن رہتی ہے مجھ کو جس گل کی تلاش
راہ کا مجھ کو تر دو ہے زہر میری تلاش

<p>رات دن مرے ہیں غافل اور زکریا کی فکر اگر سے شوق شہادت سے بڑھتی ہے تشنگی</p>	<p>آخرش بیکار ہو گی زندگی ہم کی تلاش ہے رگ جان کو تمہارا آبِ بخار کی تلاش</p>
<p>چوڑا دسکوف سے ڈھونڈو چوڑا کل کا کھنڈر</p>	<p>تمکو حیرت چاہئے اور شہر و سر کی تلاش</p>
<p>ہے عشق کی پہچان دینے میں آتش دریا میں نہ جلنے کوئی پیدا میں جان پر عشق نہو جائے کہیں شعلہ رخون کا آنے سے عرق کے نہ ہو اشعلہ رخ کم بہتے ہیں سدا گرم مری آنکھ سے آنسو ہے دلیل تصور جو کہ شعلہ رخون کا لے شکوہ تاراو سنے جو دیکھ کے ملا لیا حال دل سوزان جو مرا او سمیں لکھا تھا</p>	<p>دی جہنم دیا معدن سیلاب میں آتش دی دست خنائی نے لگا آب میں آتش سو ناہوں تو میں دیکھتا ہوں آتش میں آتش یہ طرفہ تماشا ہے کہ ہے آب میں آتش رہتی ہے ہمیشہ مرے سیلاب میں آتش اس واسطے جلتی ہے مرے سیلاب میں آتش انگشت خنائی ہو می خراب میں آتش نامے لگائی پر میرے غاب میں آتش</p>
<p>دنیا میں یہی پر تو ہے عشق ہے حیرت بجھتی ہی نہیں عالم اسباب میں آتش</p>	
<p>قصیدہ لغت</p>	
<p>کیون نہو دل میں ہے عشق پیہر خالص جسکو پینا ہو چلے سائے کوثر کی طرف</p>	<p>کہ وہی ہیں کہ ایمان کا جو ہر خالص کہ وہاں جتنی ہے کثرت سے اظہر خالص</p>

جزو لاکھ لاکھ نہ کہہ دل میں کر
 حب بولا ہے وہی کہتے ہیں جھکوسینح
 تھے رسولان سلف اور بھی محبوب خدا
 صفت شاہ کی خوگر ہو کہ جنت میں بیان
 میرے حق میں ہو دعا اول لب شیریں چھو
 آپ کے لطف و کرم فیض عطا سے شہ دین
 شہ کے گیسو شہگون کی لکھوں کیا ترف
 تیرے دلیں تیرے عشق شہ لولا کلا داغ

کوئی شے اور جو ہمیں حق نہیں نہ خالص
 وہ عجیب شے ہے جس کے اندر خالص
 جسم احمد ہے مگر نور سراسر خالص
 شہد و شیرین تھے ہوگا سیر خالص
 لوگ کہتے ہیں جنہیں قند مگر خالص
 جھک جنت میں ملے بادۂ اطہر خالص
 اوسکی خوشبو کو تو پاتا نہیں عزیز خالص
 سہنے پایا نہ نہج اسے مر نور خالص

تیرے دیوانہ ہیں جو ہیں صفت شہ دین حیرت
 اسی دفتر کو سمجھتے ہیں سخنور خالص

اب تو دنیا میں نظر اکھا ہے کترا خالص
 زور آمیز ہے کرتے ہیں وہ اکثر اخلاص
 مثل آمیز ہے صاف تو انسان وہ
 جنکی عادت ہے ستانیکی وہ ہیں ظلم پسند
 جانکر عاشق ابرو مجھ فرماتے ہیں
 لے کے اور جاتا ہے دنیا کو تھکدین
 نام سنتے ہیں جہان میں نظر آتا ہے کے

نہیں کہتے ہیں برادر سے برادر اخلاص
 دیکھے اندر ہے بہر بغض تو یا ہر اخلاص
 ہے زمانے میں لشکر کے لئے جو ہر اخلاص
 کیدن کرتے ہیں کسی سے بھی ستکار اخلاص
 تیری گردن سے کریگا میرا خنجر اخلاص
 طائر روح کو بجاتا ہے شہ اپر اخلاص
 اس زمانے میں ہے عفا کے برابر اخلاص

نہیں معلوم سہیت کیا ہے کہ ہم جن فتنوں کیوں نہیں کہتے سختوں سے سختوں اور افسوس

ان جفاؤں پیش گوئی نہیں کہتے حیرت

اس زمانے میں تو بس ختم ہے تم پر افساں

قصیدہ نعت

<p>واہ رے سرور عالم کی بہارِ عارض شاہدین کے ہیں یہی لیل و نہارِ عارض کسی تقدیر ہے ایسی کہ مزا جب کو ملے پردہٴ خال میں دانِ جل کے بسی سیرنگاہ اس تصور پر مدد دہیں نازان جب سے اوسکی فرقت میں سحر ہے بھی گریبا ہوا اسمیں آتی ہے نظر احمدِ سل کی شبیر اس ملاحت کا نزا کہ کیا بیان کیا کروں چرخ مینا میں جھروشن ہیں ستاروں نہیں کیا خالق نے جسے نور سے اپنے پیدا</p>	<p>کہ نگہ ہوتی ہے ہر وقت شاعرِ عارض رخ گردن ہے تو گیسو شب تارِ عارض خط شبنم سے ہے بوس وکتا عارض جبے آیا ہے پسند اسکو دیارِ عارض اپنی تنویر کو سمجھے ہیں غبارِ عارض کچھ فقط گل ہی نہیں سینہٴ فگارِ عارض دل مرا آئینہ میں آئینہ دارِ عارض کہ نظر تک مری ہو جاتی ہے بارِ عارض اوڑ کے پونچے ہنک پر تیرا عارض زہے تصویر زہے عروہٴ قارِ عارض</p>
--	--

گیسو کشہ نہیں ہو جہ پریشان حیرت

بل کی لیتے ہیں تو ہوتا ہے فگارِ عارض

آئینہ ہے کہ نہیں عکس نامے عارض

شیشہ دلیں کر کیوں نہو جگہ عارض

نظر آنا نہیں اب کچھ ہی سوئے عارض
 کچھ یہ آنکھیں ہی نہیں مجھ لگا عارض
 زرد ہو جاتے ہیں پوست کے تصور کی
 ہوا اگر حضرت سولے کو ہوس بار دگر
 خواہش رخ نہی تو پھر زلف میں اج بجا
 زہر پہلے تو نہ کہتا تھا کوئی بھی انہر
 نام جنت کا نہ رضوان کے زیبا نہ آتا
 جب ہوی حسن خدا داد کی ترین منظور
 نہیں ہو جو یہ گل زرد ہو جملہ ظن
 پردہ زلف میں چپ جانیکا اندیشہ
 کیا کسی غیر نے دیکھا جو پسینہ نکلا
 اور سب عضو بدن کینچ کے نقاش
 زلف سر کالی جو رخ سے تو تھا کچھ کما
 عمر کچھ سنگی یون ہیں مری روتے روتے
 تا دم زلیست یہ ارمان نہیں جانیکا
 میرے وحشت کی دوا کچھ نہ میسج ہی
 زلف کیا کم تھی جو بین خطا کے نمایاں

اتوا لیے سیری آنکھوں نہیں سمجھا عارض
 شیشہ دل ہی ہے مشتاق صفحا عارض
 یہ مرکب ہی ہیں کیا ہوش رہا عارض
 جلوہ روشنی طور دکھائے عارض
 تیرے سر کے نہ ایدل یہ بلا عارض
 سبز خط سے ہوی نشوونما عارض
 دیکھتا میری نظر سے جو فراق عارض
 ہو گیا خط سیہ قاصد قبا عارض
 انکے دلیں ہی سمائی ہے ہوا عارض
 کہیں ایسا تو نہ اند میرا عارض
 عرق شرم میں کوعن بایر تھا عارض
 وجد میں آگیا جو وقت بنا عارض
 ماتہ ٹوٹیں جو چوکولی پر عارض
 شب کے زلفوں کے لئے دنگو برا عارض
 تنے اے یاد نہ عارض سے بلا عارض
 مجھے بخود کو گم ہوش ہیں لگا عارض
 اک بلا اور بھی آتی ہے فقہا عارض

تجربہ روشن ہے کہ ہنسنے بھی تیری مرثیہ اسکے بوسہ کے فقط ہم ہی نہیں ہیں بزمِ خوبان میں کیسی طرح سے پانہ فروغ	سہِ کامل کیسی طرح داغ اداس کا عارض حور بھی پائے تو آنکھوں سے لگا عارض شمعِ محفل جو تیری لود لگا عارض
--	--

نہج کو کیا تیر گئے قبر کی دشتِ حیرت کیا وہ اگر نہ دکھائینگے ضیا عارض	
---	--

جس رز سے دیکھی ہے صفا گل عارض پتھر وہ کئے غنچہ دل سیکڑوں اسے یو جو نہیں چاک گریبان گلون کے منظور نہیں طائرِ دل کا جو پھنسا نا بیل کی طرح نالہ زنی کرتے ہیں دلت نظارے سے محروم ہیں ہم اسکے سب سے جو تھک رہا ہے صدمہ وہی تجھ پر بھی بیل نوازش نہ مجھے گل کی نہ گلشن کی تنہا یہ سبزہ خط کی ہے نہو کیلئے دیکھیں	آتشیں ہیں مری محو لقا گل عارض جس دن سے ہوی تشو نہ گل عارض شاید کہیں اون کے نظر آئے گل عارض کیون زلف کا ہیں بال لگا گل عارض کس درجہ سمانی ہے ہوئے گل عارض ہے زلف ہی اک طرفہ بلائے گل عارض تو گل پہ فدا ہیں ہون قد آ گل عارض جیسے مری نظرو نہیں سہا گل عارض اب اور کوئی رنگ نہ آئے گل عارض
---	--

فرماتے ہیں کون آج کیلئے جاہو حیرت کیا تہنہ بھی دیکھی ہے فرسے گل عارض	
---	--

قصیدہ نصحت	
------------	--

ہو جو منظور تھے اپنے خوش انجام سے ربط
 ہر گزری پیش نظر بنی گیسو نہ کے
 آپ کے دیدہ میگوں مجھے سرور کین
 کہنے نے اپنی طرف سرور عالم اب تو
 وہ مرے دل کا سودا ہے نہیں تیرا
 اتنا اس سخت بلا کو مرے ٹالو مولا
 تدرستی میں جوانی میں تو نہ دیکھ سکتا
 اب ضعیفی میں بجز آپ کی حرمت کے حضور
 آپ کے حلقہ گیسو میں رہیگا اسیر
 آمد و شد نہیں باقی نفس پیک کی ہے

اسے زبان احمد مرسل کی ہے نام سے ربط
 میری آنکھوں کو ہے ایسے سحر و شام سے ربط
 اسی نے کی ہے ہوا اور اسی عالم سے ربط
 مجھ کو منظور نہیں گردش ایام سے ربط
 آپ کے رخ کو ہے جس حال سیاق سے ربط
 غم دور می ہے بڑا یاد انا کام سے ربط
 تہا مرا نام وہ رکتے تیرے فقط کام سے ربط
 کوئی کرنا نہیں جو رشید لب باہم سے ربط
 طاہر دل کو ہے آشاہ اسی دام سے ربط
 اس کو ہے آپ ہی کے نام و پیغام سے ربط

ترک دنیا کر دیتے تشریف میں حیرت
 اب مناسب نہیں ہو جوں غلام سے ربط

جیسے تھے اس کے تیرے شور و فغاں کا ضبط
 بھلا میں یہ کہتی ہے رور کے لیب
 سن کے سخت چپ ہوا ایسے کر بنے
 لاکھوں ستم کو تھا مگر منہ سے لڑائی
 جسد نے بارش کو سر پلا دیا لیا

دل ہی پہ آپ نے اپنی لو بتاؤ کما ضبط
 جسے نہوگا صدمہ ہا د خزا کا ضبط
 جس پر نہیں ہے آپ کو اپنی زبان کا ضبط
 گہر لئے وہ دیکھ کے مجھ خستہ جان کا ضبط
 دل میں مگر سما گیا سا کجاں کا ضبط

بجلی سے تیرے کانکی زلفیں ہیں منتشر
ابر سیاہ کو نہیں بہن ملایا کا ضبط

حیرت کرو نہ شکوہ تیغ نگاہ یار

عاشق مزاج کرتے ہیں زخم نہا کا ضبط

رخ پر ہر وقت ہے کیوں فلسفہ فاطمہ
عشق صادق ہو تو کچھ اپنا اثر دکھلائے
وان تویر قاعدہ بے رنج و مصیبت ملے
صدق دل سے جو کوئی لے تو ملے اسکی ملے
نہ بچا طائر دل کوئی جہان میں جیتا د
بے سبب مجھے دے یار سنا دل پہ لیا
دیکھ لے ساری خدائی کو جو دل صاف کر
کیون نہوں نام پہ ہم اٹھو مسکن خدا
حال دل سکے وہ کہتے ہیں بشر کو اکثر
نہیں پہلن طبیعت تو بناؤ شرب
ابتدا ہی میں گیا دل تو نہیں چمکی خبر
شکلاں پر بھی ہوا ہے کوئی عاقبتی خبر

روز روشن تو رہتی نہیں بلبل شام
یار کے دل پہ ہو کیونکر ہوس غلام
ہاں وہ شام سے کہ ہے خواہش آرام
کیون نہو سارے خدائی پتہ نام
یہ ہوا کا کل پہچان کا تیرے دام
اب تو اسطرح کی ہے گردش ایام
جام جم پر بھی ہوا کرتا ہے یہ جام
جھکے باعث سے ہوا کھر پہ اسلام
خط ہو جاتا ہے ہوتے ہیں جوں باقم
ماہ کیون ہو نہ ہے اگر کے لب نام
جھپ آفتاب سے ہے عشق کا انجام
تو کہی اونپہ نوگا دل نا کام

حشر میں یار کو دکھلاؤ گے نہ کیلیت

اوسکے جانب سے تو ہیں سیکڑیں ان نام

قصیدہ نعت

<p>ہاں مگر اس سے رہے سرور عالم محفوظ جب اہل سے نہ ہے حقارت آدم محفوظ تا قیامت وہ رہے دین کا پرچم محفوظ ہے اسید جو سے یہ تیرا عظم محفوظ شر کے دن بھی بیٹنگے وہی سچ محفوظ ہے اور نہیں کے لئے یہ نار جہنم محفوظ قدر خالق سے رہینگے نہ وہ اظلم محفوظ وہن باریں جس طرح سے ہے محفوظ وہ قیامت میں بھی ہونگے خوش و خرم محفوظ دل نہیں رہتا ہے اب غم سے کوئی محفوظ</p>	<p>سرمہ دنیا سے ہے اور بشر کم محفوظ نہیں رہنے کے کہی عیسے و برہم محفوظ جو کہ رکھا ہے مدینہ میں لوہے احمد جانا ہے روضہ الازہر پہ کسب ضیا عاشق جلوۂ رخ ہیں جو تمہارا شہر دین منحرف آپ کی تعظیم سے محفل میں ہیں شاہدین آپ کی تعظیم میں جن کو کلام طاہری دوست ہیں پر دین و دنیا ہیں جو اصحاب نبی تابع فرمان خدا اس بلا کو مرے پہلو سے ہٹا دو مولا</p>
--	---

دل یہ کہتا ہے چلو سو گدینہ حیرت
کیا عجب ہے کہ وہاں جا کے ہیں ہم محفوظ

<p>ایں زار کا خدا ماقط بخت بیدار کا خدا ماقط ایسے بیدار کا خدا ماقط اگر بار کا خدا ماقط</p>	<p>رخ پر پار کا خدا ماقط پونچا پاس اورنگے خواجہ ماقط مجھ کو فرلے ہیں وہی ہے زلف بطح برہمی آتی ہے</p>
---	--

<p>درود یوار کا خدا حافظ اوس گنگار کا خدا حافظ ہے لاچار کا خدا حافظ اس گرفتار کا خدا حافظ</p>	<p>میرے رونے پر ہنسنے کیلئے مجرم عشق جسکو لوگ کہیں ✓ آپ مختار ہیں جو چاہیں کہیں قیدے زلف کو یہ کہتے ہیں</p>
	<p>بولے اب ہوتو جاہیں حیرت تیرے گریار کا خدا حافظ</p>
<p>کب سے پکارتے ہیں گنگارا لحنیت اونکی نگاہ ناز کی تلوار لحنیت لیکن صدائے تازہ گرفتار لحنیت گہرا کہے بول اوٹھا کر پناہ لحنیت یہ کسی تھی خدا پس دیوار لحنیت عاجز قواز کل کے مددگار لحنیت وہ بیگلی وہ طول شب تارا لحنیت اس ناتواں کو عشق کا آوارا لحنیت دو چار الخذر کہیں دو چار لحنیت وہ سیکسی وہ منزل شوارا لحنیت</p>	<p>جو رستم کمان تنکے یار لحنیت جسم پڑے پہلو کو خدا ہی پناہ دے ہوتے ہیں بوجہ نالہ عاشق بہت پہونچی جو آہ شعلہ فشان تباہ آسمان کہتے ہیں کون نالہ کنان شب کو جاتا تھا غیر و نیکی النجاسے الہی بچاؤ کیا کیہ بتائیں قیدے کا کل کی سرگشت دیکھی جو میری نبض سجاتے یہ کہا اسے اسطے ہوا ہے وہ قاتل خوابند کیونکہ وہ نینگی گور غریبان کی سختین</p>
	<p>حیرت یہ رات کسی تھی آواز دل خرم</p>

اکسانا کون یہ کشتار ا لفظ

قصیدہ لغت

اہل دین احمد مرسل کی ہے وہ شانِ سبع
 گلِ مضمون صفتِ شر کے ہوں جس میں یارب
 ہوش اورینِ قدس کے بھی دیکھ لے اگر در
 تو ہی انصاف سے کہدے غمِ سرور میں سحر
 جب بشر بحرِ حقیقت میں کر کھوڑی
 بہرِ مری ہے مری سطح سے اوپر میں دین
 جس میں گلہ لائے حقیقت نظر آئیں کشاہ
 افسر کل سے تم شاہ ہے ظاہر اوس سے
 گم ہو کرتے ہو ظاہر تو دفار حضرت قطعہ
 نہیں چھپنے کے کہی اوس سے گناہ غنی
 جس کے باعث ہے یہ عالم ارکانِ سبع
 چاہے مجھ کو تو ایسا ہی گلستانِ سبع
 آپ کے عشق کا اس درجہ ہے سیدانِ سبع
 ہے مرا کیا کہ ترا چاک گریبانِ سبع
 تب نظر آئے اوس سے آپ کا وفانِ سبع
 میرے حق میں جو لگا اپنے فرمانِ سبع
 مجھ کو دکھاؤ گلستانِ دنیا باںِ سبع
 آپ کی شان میں آیا ہے جو دارِ سبع
 دلیل رکھتے ہو مگر بغض کا موفانِ سبع
 ہے جہاں میں نگہ ہشت نگہبانِ سبع

حشر تک سایہ میں تم جیکے رہو حیرت

سر ہے سرورِ عالم کے وہ احسانِ سبع

پروانہ کی نہ موت سزاوار ہوگی شمع
 سرورِ شب وراق کے معلوم کیا نہیں
 یہ سرکشی نری نہیں گلگیر کو پسند
 آخر تجھے ہی صبحِ نمودار ہوگی شمع
 ہم جانتے ہیں با تو خبر دار ہوگی شمع
 اگر روزِ زندگی تجھے دشاوار ہوگی شمع

<p>جانا کہی نہ کشتہ کا کل کی قبر پر پروانہ کو جلاتی ہے گوجرم عشق میں کیوں تجھ کو سب جلاتے ہیں کجاسیدان ہے پروانہ اور ہم تو ہیں نہ ہر بین ایک ہی بیجا ہے شعار و لوٹے دعوے ہری میر لطم سے راتو نکو جل جل کے روئی مہریت جاے بزم میں میری جگہ نہو</p>	<p>تو بھی بڑی بلا میں گرفتار ہوگی شمع ہم نے ہیں تو بھی گنہگار ہوگی شمع تو بھی کیسی در پئے آزار ہوگی شمع وہ جلیگا تو تہے ہی تکرار ہوگی شمع رسوا تو ایک دن سب آزار ہوگی شمع شاید اونہیں کی طالع بد ہوگی شمع اونکی نظر میں لائق دربار ہوگی شمع</p>
<p>نخل میں دیکھو اتنا ہے حیرت وہ شعار و رخ سے اوٹھی نقاب تو بیکار ہوگی شمع</p>	
<p>بندگانِ غاص کا دل گویا عرقِ نچا چراغ طور پر چکی تھی وہ بھی تھی اونہیں کی کرنی باغِ عالم میں کیسے جو صانع قدرت کی میں ہی صحرائے زمین میں ہوں اب آہن ہے مسلمانوں کے دل میں یوں نہ لاسے نخلیند باغِ عالم کہہ سولا پیش دست حلقہ خراگان میں ضعف چشم آیانہی</p>	<p>اچھڑو سل میں کل کے دیں دیا نکا چراغ خیرت موٹے سے سمجھا جو کو نہ اچھا چراغ سرورِ عالم میں ہیں انکس نکا چراغ جسطرح تھا تج میں جھون بیانا نکا چراغ جسطرح گو ہر وہ میں آپ نکا چراغ آتش گل سے جلاتے ہو گلت نکا چراغ گل نہ جائے کہیں سیریت نکا چراغ</p>

آپکارخ پر وہ کاکل میں ہے اسطور سے
یا الہی شاد رکھنا امت احمد کادل
وہ بھی جاتا ہے مدینہ میں نیے کسب ضیا
روح پر صدمہ ہے ہوا آپ کی غفلت سے
برق تابان ابر میں با حلقہ گیسو میں رخ
دل بچھا جاتا ہے جو ان جویں شام ہوئی گئی
آپکارخ کب نظر آئے گا جھانکنا مین

جسطح مہنا ہے شام غم بیانا نکاح چرائی
حشر تک و دشمن سے کل اہل ایمان نکاح
چہرہ انور تو ہے ہر مرد رخشا نکاح چرائی
طالق لہیان پر نہ رکھتے مجھ پریشا نکاح
یا ہے روکش آتشیں اس سبب نکاح چرائی
گل ہوا جاتا ہے حجرہ مالک بیانا نکاح چرائی
عالم رویا میں دیکھا ہے بدشا نکاح چرائی

دل میں رکھتے ہو جو حیرت ناز عشق شادین
دیکھنا ہو گا یہی گور غریبا نکاح چرائی

وہ لالہ شیکے نکلے جو تھے دل پہ کھائے داغ
کچھ بھی ہمیں نظر نہیں آتا سو اسے داغ
عاشق تمہارے سوائے عدم اس طرح گئے
دست جنوں نے چاک کیا تھا جو پیر بن
دل اوس کو ہے پسند وہ دل کو پسند ہے
پہلے تو میری آنکھوں کو حیرت کہہ کیا
لطف اذیت شبِ نفرت سے یہ کھلا
گل کی نہ کہہ ہوس نہ گلستان کا اشتیاق

مرنے کے بعد دیکھتے کیا رنگ لگا داغ
اتو ہماری آنکھوں میں ایسے سسے داغ
پہنکا لباس لیت کو پہنی قبائے داغ
عرویاں تنی کے وقت بڑے کام آداغ
اب جیتے جی یعنی ہے دل سے نکلے داغ
دل کو بھی اب بناتے ہیں جنت سرگداغ
گرد غم بہر دل ہے تو دل ہے برائے داغ
دل کو پسند آگئی جب فراق کے داغ

اے باغبان یقین ہے گلشن تو ہوا جلتا
 وہ بھی بہار دیکھ کے حیران ہو گئے
 دل میں ہمارے رگہٹی خالی جگہ جہان
 عریان تہی کے وقت یہی دوسو کفیل
 دل سے ہمارے حسرت دہر بخاتو
 جب سو لالہ زار وہ گلگشت کو چلے
 یہ تھے پوچھتے ہیں تجاہل تو دیکھتے
 جس نے لگا دیا ہے وہ چاہے تو جھوٹ جاکے
 معلوم ہوا دسے بھی تجلی ہے کسی تیز
 اظہار حال سے تو وہ ہوتے ہیں بد مزاج
 جلنا ہے دل تو خیر جگر ہی بچا رہے
 گل کی بقا کو سوچنے کے شبنم نے روکا
 اب اسکو کیا کریں جو مقدر میں ہو ہی
 سرکار عشق کی ہے یہی تھر عاشقی

دکلا تین ہم تجھ جو کھلیں غنچ پائے داغ
 اہل ارم کو جا کے جو پہننے دکھائے داغ
 رہتی ہے ادس مقام پہ حسرت بجانے
 یا گرد کوئی یا رہتی یا تہی روئے داغ
 تیرے ہی دم سے رہتی ہے نشوونما داغ
 طاؤس کے لباس میں پہننے دکھائے داغ
 کس لالہ رو کے عشق میں تھنے اوٹھا داغ
 جزا دے اور کون بہارا ہمسایا داغ
 گمراہ سیر داغ سے اپنا ملائے داغ
 سنتا ہے کون کس سے کہیں باجرئے داغ
 ایسا نہ کہ دوسرا پہلو دبا لئے داغ
 او سکی سمجھ پہ دیکھے سر مسکرائے داغ
 تکلیف دل اٹھائے تو آرام پا دے داغ
 عاشق ہے کون جبکہ نہیں ہے ہوا داغ

وہ پوچھتے ہیں کس گل رعنا سے ملے

حیرت ہمیں بتاؤ کہ تھے یہ پائے داغ

غ

شعلہ رو جس سے ہو پیدا وہی گل چراغ

سمجھیں روشن دل تو تھارے قابل ہے چراغ

شمع رو بہ نیک نہ آئی محفل ہے چراغ
 کچھ مشاہیر لوہے اسکی اور کچھ فوڑن بھی
 اسکا جلوہ مائدن لوہی ضیا کاش کو
 لوگ نادانی سے کیوں شہیرہ او کی چہیز
 حلقہ گیسوین دیکھی جب کونج کی روشنی
 جیسے چلتے ہیں نینگے او کی لون سے لگی
 رتبہ انسان و حیوان میں نہایت فرق ہے
 روح مندی ہو گئی پر دل شہینہ آگ
 شعلہ رو دیوئے مشاہیر ہو یہ ہو سکتا نہیں

حیث آبیٹے تو پھر تحصیل حاصل ہے چراغ
 اب زمانے میں فقط ہم صورت دل ہے چراغ
 آگ سے نور کے اک نقش باطل ہے چراغ
 کیا تمہارے شعلہ رخ کے مقابل ہے چراغ
 شک ہو اسکو کہ پابند سلاسل ہے چراغ
 صورت پر داد دل غور یہیں کا ہے چراغ
 میرے قاتل آپ پر دانو کا قاتل ہے چراغ
 شمع گل ہوتی ہے لیکن نیم بسمل ہے چراغ
 بلکہ اونکے سوختہ جانوں میں داخل ہے چراغ

دیکھو حیرت گل نہو بادِ سوم غمش سے
 خانہ زن کے اندھیرے کیلئے دل ہے چراغ

روز و شب کیا ہے اونکر رو کا با کا
 شعلہ رخ کے سبب زلف چھا نکا فروغ
 بعد مردن میری پت پر او گیار کا نخل گر
 داغ دیکھی دشتی نے آبرور کسلی مری
 قاتلو تم نے بچایا گو چراغ زندگی
 اک مائے خون بر وقت ہے او کی یا دین

دن کو رہتا فقط ہر درختا نکا فروغ
 آتش گل پتی ہے اس سہلتا نکا فروغ
 رنگ لائے گا ہمارے داغ سوزا نکا فروغ
 کہو دیا تھا شمع نے گور غویا نکا فروغ
 خون ناتھ سے تو بچ گئے شہید نکا فروغ
 لعل لب نے کہو دیا لعل بدختا نکا فروغ

<p>اے گلو اننا نہیں جانتے سچو لو ایک دن آتش فرقت سے پھر ہوں ہم لہذا غواغ</p>	<p>نالہ بلبیل سٹا دیگا گلستا نکا فروغ سیر آگے کیا بھلا سروچا غا نکا فروغ</p>
<p>صانع قدرت کی حیرت ہے یہ ساری مثنوی ماہ ناما مکانہ ہے ہر درخشا نکا فروغ</p>	
<p>قصیدہ نعت</p>	
<p>راہ برہم مری قسمت جو پیر کی طرف ان سر و ہرے ہرے شہر دین کل جال آپ ہیں سرور دین ایک مکر پشت پناہ وہ بھی کواغ بدل میر طبع صحرا میں راستی پر جو گلستان میں ادب ہے کلا تا بکے صدر فرقت سے لے ظلال اللہ دلکی پہلو میں تشفی کر دے سرور دین مجھ کو اس عشق مدینہ نوا ڈرا کر لچل کر سکے کون جہا نہیں صفت سرور دین کتنک تشنہ دیدار ہوں میں یارب وہ بھی ہے چاک گریبان فراق شہر میں آپ جہا ہیں تو کہیں سرور دین نہا میں</p>	<p>مجھ کو لیجاے مکر شافع محشر کی طرف دیکھو اکینہ دل اپنے سکندر کی طرف میری قسمت بھی اب چرخ ستار کی طرف آپ دیکھیں تو ذرا لالہ احمر کی طرف گندہ سرور دین کیا ہے صنوبر کی طرف بہجد و برق نگہ کو دل مضطر کی طرف ورنہ گہرا کے نکلیا یگا باہر کی طرف رخ ہے مفاض اجل کا مے شہر کی طرف خود وہ جنگ نہ مخاطب ہو سنہ کی طرف مجھ کو پہونچا دے مکر ساقی کوثر کی طرف ہمنے دیکھا جو گلستا نہیں گل کی طرف آتے ہیں سنگ حوادث جو مکر کی طرف</p>

دور بین سہر مدینہ ہے وہیں چل حیرت
کہ نظر جلتے تری خالق ایک کی طرف

<p>ہر گہری کہتا ہے چلتے کوئے قاتل کی طرف آپ نے دیکھا تو ہو گا ماہ کا ملک کی طرف دیکھتے ہیں جب کہیں مد مقابل کی طرف ہو جو گردن زیر خنجر آنکھ قاتل کی طرف دیکھتے کیا ہو بیدار مجھ نقش باطل کی طرف جب سے دیکھا ہے سترے حسن و شہا کی طرف رخ میرے بجانب نظر ہے فرعونہ دل کی طرف کوئی دیوانہ بھی جاتا ہے سلاسل کی طرف دیکھتے پھر کر نہیں پہنچے بسمل کی طرف جانب گل آپ ہونگے میں عناد کی طرف جب فرشتے دیکھتے ہیں چاہ باطل کی طرف دیکھوں کیسی جانی ہے تقدیر ہل کی طرف</p>	<p>پڑ گئی کیا آنکھ اور صفاک کی دل کی طرف اسکے چہرے پر کیا بیچ چشم و ابرو خانہ مارے غصے کے پٹکے تھے ہیں اکثر آئینہ لطف تظار تو ادنیٰ گاہ سے جان جا میں تو خود مٹھا ونگا اکدن نگاہ غنطے جمہ کیا سو قوف ایک ونگہ حیران ہے تخم الفت کا وہ بویا چاہتے ہیں کیا عواج کیا سمجھ کر دل میں ایساں نہا رہی نلف پر رسم بر جمی جو ہے ان قاتلوں کی قتل شہر میں جگہ اڑیگا جبکہ حسن و عشق کا کتے ہیں زہر و جہنم سے خدا ہی گناہ خوشے کھاتا ہوں ابھی تو غم غم کی</p>
---	---

کہہ قول حیرت تمہیں زباں سفر کی فکر
شکو جانا ہے بڑی دشوار منزل کی طرف

<p>دیکھیں اگر وہ مجھ دل ناسا کی طرف</p>	<p>نائل ہوں خود وہ تالہ و تو یا کی طرف</p>
---	--

سارا جہان ہے اوس ستم ایجاو کی طرف
 دیوانہ جانتے ہیں جو زنجیر زلف کا
 کیا حال پوچھتے ہو دل نا صبور کا
 دامن بلاء میں وہ بھی گرفتار ہو گئی
 قمری بھی اپنے سر و گلست نکو ہو جائے
 جب سمجھ گئے حوس و دانے زلف کو
 بیوجہ کوہ پر نہیں با تم کا شور و غل
 پتھر پڑے ہیں عقلمند جنکے وہ بیخود
 پہلے تو اپنے عشق سے دیوانہ کر دیا
 کعبہ کی سمت بھی نکریں گے وہ رخ کبھی
 آئینہ وار خود بھی وہ حیران ہو نہیں
 جن جن کے دل میں باغ عدن کی آگزیں
 مجرمتوں کو دیکھ کر بولے خدا کی شان
 کہتے ہیں اسکو شوق اسیری کہ بدوگ
 ہر دم شگفتہ رہتا ہے دل سے گل مراد
 بڑھتا ہے دلیں صالح قدرت کا شہین
 ایسا ہے اس کے نچر ابرو کا ہر گزری

اک کیا ہے کشتہ بیداد کی طرف
 جھنسنے ہیں جھکود کیلئے مداد کی طرف
 نائل ہے اب تو نالہ و فریاد کی طرف
 پوچھی مری نگاہ جو صبا کی طرف
 دیکھے جو میرے غیرت شمشاد کی طرف
 کیا کیا اشارے ہوتے ہیں خدا کی طرف
 شہسباز کی روح آئی ہے فریاد کی طرف
 جاتے ہیں کوچہ صنم آباد کی طرف
 اب دیکھتے ہیں دل نالہ شاد کی طرف
 جو پہر کے دیکھتے ہیں اوستاد کی طرف
 جب دیکھتے ہیں حسن خدا واد کی طرف
 سیدھے گئے وہ گلشن خدا کی طرف
 انسان کا عشق مجاہد سے پریراد کی طرف
 بدیل کے پر بھی اوڑھتے ہیں صبا کی طرف
 نائل ہوا ہے جب تری یاد کی طرف
 جب دیکھتے ہیں عالم ایجاو کی طرف
 اگر دن بھیکا کے آئے جلاو کی طرف

<p>شبیر بن کے دل میں تاج تاجاں اور تاج حیرت خدا کی شان کی کچھ انتہا نہیں</p>	<p>جب تکنتی تھی نیشہ فریاد کی طرف ناخوش ہے غوغا شوق کی بنیاد کی طرف</p>
<p>حیرت تو چاہتا ہے کہ تعب کی راہ لے لیکن نظر ہے صاحبِ ادا کی طرف</p>	
<p>دل دیوانہ گیا آپسے زندان کی طرف نظر یاس سے نکلتی ہے گلستان کی طرف یہ پیرِ زاد نہیں دیکھتے انسان کی طرف خود بخود ہاتھ لپکتا ہے گریبان کی طرف دیکھتا ہے وہ سر چاہہاں زخماں کی طرف دل کنیا جاتا ہے کیوں ناوک شرکاں کی طرف نہ تو ہندو کی طرف ہے نہ مسلمان کی طرف کوئی کیتچے لئے جاتا ہے بیابان کی طرف</p>	<p>کون کہتا تھا کہ جا چاہہاں زخماں کی طرف جب بیمار آتی ہے تب کنج نفس میں پیل میرے نزدیک حسینو نہیں مروت نہیں و حنیو فردہ علامت ہے بہارِ انبکی تنگ ناسوس و محبت کے ڈوبو ناہو جے او کماندار ترے تیر میں لٹیر ہے کیا نہ سب عشق سے راضی ہے ہمارا دلبر دشمنے چشم پہ کہنے گئے آبادی سے</p>
<p>زندگی ہی کے ہیں پیار سچو حیرت کوئی اکہ نہیں بہر گور غریبان کی طرف</p>	
<p>قصیدہ لغت</p>	
<p>وہ شاد ہے ہونہ کبھی غم سے موافق رہتے ہیں وہی اپنے مقدم سے موافق</p>	<p>جو دل کہ رہے سرورِ عالم سے موافق جو ہو کہ مسلمان ہیں دیندارِ جہان میں</p>

<p>روٹی ہے غم شاہین جو شبنم گریان ہے آپکار غم حلقہ کا کل میں نمایان کرتے ہیں کی دیدہ بینا مے مولا شاید ہے اونہیں نار جہنم سے بہت ربط مرد و دستہ تہیں اونہیں انجھو مل عشق شہ دین جب سے رگ پے سہا بے شرم ہیں اسوقت میں اب لوگ کچھ جو نکر تقطیع ہم پیر ہوے مرد و د</p>	<p>وہ بھی ہے مے دیدہ پر خم سے موافق یا مہر ہے اس گیسوئے پر خم سے موافق یہ آہوے خوشی ہی ہیں اب روم سے موافق جو لوگ نہیں سرور عالم سے موافق جو جو کہ نہیں حضرت مریم سے موافق تازہ است رہی گادہ مکر دم سے موافق آدم سے تو ہیں پر نہیں آدم سے موافق ہم اونہیں نہیں اور نہ وہ ہم سے موافق</p>
<p>حیرت نکر و دل میں غم عشرت دنیا شادی نہیں جو کہ ہو نامہ سے موافق</p>	
<p>قصیدہ</p>	
<p>جنگو فرمایا کئے شافع محتر صدیقی بانے دین وہ تھے دین کے رہبر صدیقی باغ اسلام میں تھے رشک صنوبر صدیقی اب نہ تڑپا لے میرا دل مضطر صدیقی تھے مگر تیغ ید اللہ کے جوہر صدیقی دعظا قرآن نے تھے جدم سر نہر صدیقی</p>	<p>کیون بن دریا صدائق کے ہو گویہ صدیقی نامور اس سے ہوے بعد پیر صدیقی راست گوراست زبان راست بیابان صدیقی وہ کش کیجے جس سے درہولاد کیون ذوالفقار دوزبان ہی تو پیر صدیقی نور ایمان چکتا تھا مسلمانوں کا</p>

طائر کفر اوڑھ لے تے علی وقت جہاد
 قلب معن میں ہی آتے ہیں غلط کیلئے
 حبیب خدا غلبہ کفار نو حکم رب سے
 عظمت کفر مٹانے کا جو وقت آپہونچا
 شرم گین نافہ تا رخصت ہوتے ہیں
 انکی باتوں سے نجل ہو کے یہ کہتے تھے
 ہونگے ہمراہ بہت تشنہ لبان اسلام
 بحرفانی سے ہوے پار کنارہ کر کے
 قبض سے اونکے عبادت ہے مسلمانوں
 یوسے اسلام نہی ہر عضو بد نہیں اونکے
 کیون نہ مقراض اجل اونکو سمجھتے کافر
 پراسو جہت جنت تے مسلمان اونکو
 زندگی تک نگیا وقت مولا کا الم
 اوتے راضی ہوا اس درجہ خلاوند جان
 سرخ رد اپنا دکھا دو تو نجل ہو یہ سرور
 دیکھو ہیبت حق رخ پر یہ کہتے تھے
 جو کوئی پوچھتا ہے ختم خلافت کس پر

تے وہ شبہ از خداونکے تے شہید
 کعبہ دل میں رہا کرتے ہیں اکثر صدیق
 ساتھ مولا کے گئے غار کے اندر صدیق
 تیغ کی طرح ہو سببا ہر صدیق
 جب کہلی رکتے ہو تم زلف معجز صدیق
 اہل تاثیر ہو تم با کہ فسونگر صدیق
 خلدیں چائینگے جدم لب کو تصدیق
 تے جو دریاے یقینت کے شاور صدیق
 دولت دیں تے اسے تو نگر صدیق
 گلشن دہریں تے مثل گل تصدیق
 طائر کفر کے کاٹا ہی کئے پر صدیق
 رہتے تے دائرہ دین کے اندر صدیق
 عمر بہ رویا کئے ہر وہیم صدیق
 گئے جنت میں محفوظ و برادر صدیق
 ناز کرتا ہے بہت لالہ احمد صدیق
 جان کی خیر وہ آتے ہیں دلاور صدیق
 دیکھتے تھے ہر طرف سے کفر صدیق

<p>تھے دل تساد کئے جملہ مسلمانوں کے دیندارانِ جہان تابعِ فرمان رہے ہیں وہ روشنگرِ ایمان مسلمانوں کے واہ سے خوفِ ادبِ خدمتِ شاہِ یزین عمر بہر خدمتِ سرورِ میں رہے بعد فنا کیون نہ توقیر کریں جملہ مسلمانوں کی تھے تو روضۂ اقدس میں سعادت پائی اہلِ دین دے سمجھتے ہیں کہ لاریں ہوتی پہو پھول میں روضۂ مولا پر دعا دے کر</p>	<p>تم سے خوشنود رہے خالقِ اکبر صدیق فوجِ اسلام ہیں تھے صفا لشکرِ صدیق فلکِ نبی کے ہیں ہر منور صدیق جہ گئے شعلہ صفت کا پتے تہ تر صدیق مقطعہ جا بسے مرقدِ مولا کے برابر صدیق مرقدِ شہ کے ہوئے خاص حجازِ صدیق تم کو کو نہ کر نہ کہیں اہلِ مقدر صدیق تابعِ حکمِ نبی عاشقِ داور صدیق کہ طلبِ میری دہان ہو پتے حیدر صدیق</p>
<p>ابے عالمک یہ درگاہِ خدایں حیرت جھکو پہونچا وہیں رہتے ہیں جہانِ صدیق</p>	
<p>میں ہوں کہ نون اور کسی کام کے لائق سہ تا بقدم میں تو ہوں الزام کے لائق یا مجھ کو نفع ہو غم دنیا سے الہی فرستے ہیں کس وقت رخِ زلفِ دکھائیں میرے دل صد چاک کو کہتا ہے سنگ اس کا ختم کیسے وہیں پہنسا نا ہی بجا تھا</p>	<p>ہو جے زبانِ میری سحر نام کے لائق پر ذاتِ تری ہے کرمِ عام کے لائق یا صبرِ بے گردشِ ایام کے لائق تو صبح کے لائق ہے نہ شام کے لائق شانہ ہے مری زلفِ سیہ نام کے لائق یہ طائرِ دل تھا ہی اس نام کے لائق</p>

جب پوچھئے کون ہم ہے تو جہنم میں
آئے ہیں جسے گھر کے تکلف ہے تو اچھا
دن بات رخ و زلف کے نظارے کی گدڑ

کہتے ہیں نہیں ہم ہو مٹ خام کے لائق
ہے دل میں جگر آپ کے آرام کے لائق
ہو آنکھ تو ایسی سحر و شام کے لائق

معمور کئے جا کے پیماہ دل کو
حیرت سے وحدت پہ لایا ہے علم کے لائق

کیونکہ ہوا بھلا کر رنج و الم میں فرق
تم ہو جھاپسند تو ہم ہیں دفاتر
روئے یہ رات دن جہ قحط بربکالین
کہتے ہیں جبکو رام اوسکو جہیم
پلے نہیں اب اوسکو بواگلی نگاہ تھی
ہاں جس سخن پہ کی ہر اوس کو نہیں کیا
کتھونکو مار مار کے سید با بنا دیا
نوعہ خلاف کہتے سے ناراض کوں ہو

اب تک نہیں ہے آپ کے جوہر و ستم میں فرق
دل میں کرو خیال جسے تم میں ہم میں فرق
ہے ابرو میں اور مری چشم تم میں فرق
اپنے سمجھ میں کہ نہیں در و در میں فرق
کہ آج کل ہے آپ کے لطف و کرم میں فرق
تزدیک آپ کے نہیں لاؤ نعم میں فرق
آیا مگر زلف تری ہیچ و خم میں فرق
کیا آپ کے ہوا نہیں قول و قسم میں فرق

آقذیر کا لکھا کبھی حیرت مٹا نہیں
ہونا نہیں نوشتہ لوح و قلم میں فرق

قصیدہ نعت

ظلم غیر و نکہ سبیلے شریفشان کتب
سہیں پیچین زمانے میں سلمان کتب

آپکے عشق جنوں خیز سے لے شاہزاد
 آنی جی پہ فراق شہر دین میں اب تو
 میں مدینہ میں پیونج جاؤنگا مولا کس دن
 آپکے گیسوے مشکین کی ہشتاق نگہ
 زور کفار ہے آثار قیامت میں عیان
 پڑ گئی پیچہ ظالم میں شہا خلق خدا
 اب مدد آپ کی درکار ہے لے سرور دین
 جس خیابان میں پہلے ہیں گل باغ نئی
 اب تو ہے زندگی موت میں چمکڑا دیکھیں
 کینچ لے آپکا اب مجھ کو کند گیسو
 ناطقہ بند کیا سنگ حادثے نے قصو
 آپ تشریف ادھر لائینگے کس روز جناب
 دشنے چشم کو لے باد شر جن و بشر

دیکھوں بچتے ہیں کچھ کربان کتب
 تو تائیگی مجھے تپ حیران کتب
 ایک عالم ہوئے ہم مور و سلیمان کتب
 نظر آئیگی سے خام غویبان کتب
 دیکھیں آباد رہے عالم امکان کتب
 دیکھئے رہتا ہے کس شخص کا ایلان کتب
 میں زمانے میں رہوں بے سرو پاں کتب
 نظر آئے گا الہی وہ گلستان کتب
 دو نور تپتے ہیں ہم دست گریبان کتب
 میں رہوں آپکی فرقت میں پریشان کتب
 دیکھوں جاتا ہوں سو شہر خموشان کتب
 ہوگا آباد مرا کلبہ احزان کتب
 نظر آئے گا مدینہ کا بیابان کتب

منصفی شرط ہے مولا پے دانت جال

خود ہی فرمائے حیرت سے حیران کتب

اللہ سے غفلت نہ ہوئی نہ کو خبر تک
 ہاں اس میں تو غیرت ہے جو آدمی گنہگار تک

تلے شب فرقت میں کہتے ہیں سحر تک
 کچھ عیب نہیں جانے میں انجیر کے در تک

قاصد یہ بتا کو چہ قاتل کا رہے یا د
پہنسن جانینگے لاکون سحر ادا میں
سنستے ہو جو تیغ نگہ یار کی شہرت
کہہ او کی نزاکت نہیں گردن سچی ملہ
منزل حق ہے مشہور کڑی ملک عدم کی
ہو گو ہر کیتا تو رہے پاس حیا ہی
وہیکسرخ روشن کی تجلی کوئی کیونکر
اتدے سوز غم فرقت کے شرارے

جانبر نہیں ہوتا کوئی دان بر نظر تک
کہہ ختم نہیں زلف کا سودا سر تک
موقوف ہوئی جانی ہے مجھ سیدہ پر تک
کھل پڑتا ہے جوڑا تو چلکے ہے کرتک
ہم ایسی مسافر کہ نہیں زاد سفر تک
تو فرگر کی ہے مگر آب گہر تک
جیتے ہوں جہان طائر نظارہ پر تک
وہ آگ لگی دلیں کر جلتا ہے جگر تک

اس ناز بیکار سے کیا فائدہ حیرت
کہہ ہی جواثر ہو تو وہ اکین بن لو تیرک

کما بیس نے دیکھا کی کیا نیلے نشیون تک
فروع حل ایسا بھر پرواز جلتے ہیں
یہی گر عشق پر وہ ہے تو ہم غمیں سنک
جونکے جوش میں کہیں جگہ سے ہوا
متاع صبر کو بیٹھے رقیبان سیر روی
بہارانی ہے بہن صورت دو دریشا کو
بدن جل رہے فرکان نشا سے کوئی

چمن میں آتش گل سے جلا سیرا نشیون تک
پہونچتا ہے کہاں لٹاؤ اونکے روتوں تک
جو آب تیغ کی آگ کی کسی ن باز گردن تک
کریاں پر پڑا جب پائنتب پوچھا دین تک
تمہاری راہ وہ ہے ہمیں اٹھاتے ہیں تک
فروع آتش گل سے جلا جاتا گلشن تک
نگاہ شوق کی سب سے بڑھتے تو جلتے تک

بچے بستے ہیں اوسیں اوسیں ہونا دل سے
 نلون چوڑو اب اوسیت پر نظر کو
 کہا کرتے ہیں عاقل چار دنگی چاندنی اسکو
 بیان شیخ کیا ہو حال ہندو ہی تو میں ہے
 شکر اب یہ حالت اسے بیمار بچاں
 سنو اسے حضرت دل تم جو اپنی خیریت چاہو
 نہ سہجوش میں اسے فقط بنیں پریشان
 کہا میں نے قیدی ہیں تیری قسمت کی جگہ قطعہ
 ہمیں لچل خان اتنا تو کر صیاد سننے ہیں
 ماضی انور دیکھا ہے جب سے جہت سے
 ڈراتا ہے میں تاجیکے حروف سے کیا واعظ

ہمارے سیتہ سوزان سے ترس رہے گلشن
 یہ سب باتیں پر وزیر دینی ہیں لڑکپن
 زمانہ ناز بجا کا اگر کہہ ہے تو جو بن تک
 تمہارا مصحف رخ دیکھتے ہیں ہی رہیں
 نہیں کہہ دوست پر موقوف چچا ہیں نہیں
 بچوان بات کے وضع سے نہ دیکھو چچا کو
 ہمارے کامل پہچان پہ لہرتی ہے ناگن
 فحش ہی وہ ملا ہو نہیں ہے جبر و زنج
 صدے خندہ گل آتی ہے دیوانہ گشت
 بگو لو نکی طرح ہم ہی نہیں کہتے مسکین
 ہمارے داغ دلی دشمنی کا ہے دشمن

ہمارا فریاد کون سنی ہے چہیت اوسے دیکھو
 دلو نہیں پتھر اسی جہنم کے رنگ روغن

بعد مرد جن میں یہ شکوئی آزار تک
 بیان میں دیکھ چکی دیکھنا کوئی آزار تک
 کیا سانی ہو گئی اسکی ہی چشمہ تار تک
 گمان ہے اب ہر کوئی نہ ہوتا تار تک

ساتھ سے پہر کون ایسی سزا شو ایک
 تیغ ابرو سے تو گونگٹ کہا گئی تار ایک
 نیند آتی ہی نہیں اب دیدہ بہار ایک
 نالہ موزوں سے پوچھو جو سوئے تار ایک

اب تو تھارے کاسد باب بھی منظور ہے
 ہمتو بیو شو نہیں تھے پر موسے عمران تھے
 آتش عشق بنان دہ ہے کہ جسکی آج سے
 رہرو ملک عدم کی چال کو بھی دیکھتے
 کس طرح دیکھے کوئی ایسا فروغ حسن
 جھپکا موقوف پر دالون کی حالت میں
 سننے ہیں سب طائر و نما ہو گیا وہ شاہ
 کیوں بہلا او بھرنے شیخ و پھن پر پکا
 آبدہ پا کوئی کیا آیا تھا اسے دشت جو
 کچھ ملا یک ہی نہیں جو تھکے جن بھی ہیں

بندر لے ہیں سارے روز و لیل و ترک
 جلوہ رخ سے تو غافل ہو گئے ہزار تک
 بجکے چلتے ہیں ہندو مرغ آتش خوار تک
 آپ آجاتے اگر وارفتہ رقتار تک
 جلیگیا نظارہ جا کر شعلا رخسار تک
 شمع کی صورت جلا ہو نچا جو بزم یار تک
 کیا ہما پو نچا تمہا سا یزدیوار تک
 رشتہ الفت تو ہے تسبیح سے زنا تک
 خون کی رنگت نظر آتی ہے نوخوار تک
 روئے روشن کا تمور نور سے نہار تک

ہنسکے فرماتے ہیں حیرت جانب مرگاہ نیک
 یرسنان نادان بکجانی ہے دلکے پار تک

قصیدہ نعت

جان ہوتی ہے جدا جالنے تن زار الگ
 آپکے حلقہ کیسویں شہنشاہ زمان
 جان آفت میں ہے اے سرور عالم اس
 مبتلائے مرض دیدہ ہیں بے رشک مسیح

پر مرے دل سے نمون ائمہ خوار الگ
 جان ہے قید جہاد الے گرفتار الگ
 میرا کر دیکھتے دنیا سے سروکار الگ
 میں نہ پتا ہوں الگ نہ گسب الگ

فکر میری ہی رہے حشون کے اکرم اوس گڑھی فکر میری ہی کا امروں پیسے دیتے ہیں یہ مولا جیسے بار باری تبع آہن سے سواتیغ تغافل ہے کوی انہیا حشون میں ٹہرینگے جہاں پر مولا تیرے مشتاق لقا ہیں تہ و بالا ایسے شاہ زندگی وصل ہیں شہ کی تو فرقت میں تیرگی اوس میں فقط گیسو شہ و غریب دشمن جان ہیں یہ دونوں جگے برقرار وہ زبانی ہے حزا و زہر آنکھوں کی فضا	پتے بخشش جو کئے جائیں گنگار الگ نامنرا جب ہوں جدا اور تلووار الگ گردش بخت الگ گردش دوار الگ اور تلوار و تلے ہے شاہ کی تلوار الگ اوس کے مسکن سے بنیگا تر اور بار الگ انجم چرخ جدا دیدہ بیدار الگ زیست کی شکل جدا ہوت کے آثار الگ شب یلدا سے ہلکی ہے شب الگ قسمت بد کے سوا چرخ ستمگار الگ شریت قند سے ہے شربت دیدار الگ
--	--

انہیا و زمین تو ہیں ختم رسل ہی حیت
پر ہیں منظور الہی یہ خوش اطوار الگ

ہو جائے بلکہ روح تن زار سے الگ لکا لکا کے غم جو مر کے ہو یار سے الگ کتے ہیں اسکو شوق اسیری کہ خود خود شاید و نہیں کی باعث آرام ہو گئی آئے ہیں بہر فاختہ خوانی جو قبر پر	پر یار کو خدا نکدے یار سے الگ کیسے پڑے ہیں قبر میں لاچار سے الگ بدیل نے اپنے پر کئے منتار سے الگ رہتی ہے نیند دیدہ بیدار سے الگ پڑنے ہیں پاؤں شہو قمار سے الگ
---	---

اک تو شب فراق پہاڑ سمجھیں خیال لطف
 کٹکا جو ہے مرا کہیں مجھ کو نہ دیکھ لے
 پہونچے فلک پر یہ تودہ آئے زمین پر
 مجھ کو یقین ہے تری رحمت کے سنے
 دیرو حرم او سکے ہیں لے شیخ و بھجن
 اتنی سحر تو ہے کہ وہ تہ سے ہیں برعلا
 دیکھا جو تہے رشتہ الفت کو آپ کے
 بیجا عدم سے بھگو جہاں خرابین
 آرام بعد مرگ نوبائے اسلئے
 معدوم کچھ کر ہی نہیں چہاں سچی
 حربے ہیں اونکے دروہ خدا ہی چاہا

اندھیر ہے اک اور شب تار سے الگ
 رہتے ہیں اپنے روزن دیوار سے الگ
 رہتی ہے برقی آہ شرابار سے الگ
 ہو جائینگے گناہ گنہگار سے الگ
 کافر سے وہ جلد ہے نہ دیندار سے الگ
 دیوار چلتے پھرتے ہیں ہشار سے الگ
 تسبیح سے الگ ہے نہ زنا سے الگ
 رہتے ہیں آپ عالم افکار سے الگ
 رہتی ہے موت ہی شرے بیمار سے الگ
 اک اور ہے عدم کربار سے الگ
 تیغ نگاہ ناز ہے تلوار سے الگ

حسرت وہیں جلو کہ جہاں ہے تمہارا دل
 دل سے جدا نہ دل آزار سے الگ

کیا کرے کوئی ہے اسے ہر الگ
 گلون کی سیر نہیں بھگو داغ دل تپڑ
 کی طرح سے نہ پائیکا دلوں کا
 تمہیں جہاں ہیں رہو میں تو عدم کی چلا

ہمارے دل سے ہو گا خیال پار الگ
 تمہارا باغ جدا اپنا لالہ زار الگ
 گلون کے پاس سے بیدل ہے ہزار الگ
 تمہارا شہر جدا ہے میرا دیار الگ

ہمیں ہنیں ہیں فقط اونگی سید کشتی	ہمیں ہیں زگر شہلا ہے انتظار الگ
تمہیں پہ چھڑے تہلاؤ منصفی ہے ہی	رقیب باپس ہیں اور جان نثار الگ
ستارے ہیں یہ دو تو تمہاری فرقتیں	دل بڑھتا الگ چشم اشکبار الگ
نہ پوچھو حال مری باد یہ نور دی کا	کہ آبلو نکلے سوا پاؤ نہیں ہیں غار الگ

رہو کنارے ہی دست جنوں ہے اس حیرت	
ہنیں تو ہو گئے گریبان کے تار الگ	

قصیدہ تحت	
-----------	--

فرمائے حضور پہ کیونکر نہ آئے دل	واقف تو ہے کہ آپ ہیں جلالتِ رواد
کبک وہ عشق سرور عالم میں چل بسا	ہلو میں رہ گیا مرا شوق لقا کے دل
حسرتیں اب تو شہ پہ یہ دو خونِ کفر قلعہ	دل مبتلا ہے جان ہے جان مبتلا دل
ایسی کشتی ہے سرور عالم کی اندون	جاتی ہے سیری روح روان بھی قتل
جب تک رہے یہ جسم میں تم پر فدا	مولا اسی لئے ہوئی شاید بنا دل
یہ ہیں فدا جو سرور دین پر ہا کرے	دنیا میں بہر کوئی نہ اذیت دہتا دل
سمجھ میں جب یہ سرور عالم سے مل گیا	دشمن مرانہ نہ کوئی پہلے سوا دل
بٹکا پہر اشبا کے باعث یہ یوقوف	ابو یقین ہے کوئی دہو کا نہ گدا دل
اے شاہ دین تو نور الہی ہے بیگمان	ہوا در روشنی جو ترے لو لگا دل
ناکے ہیں بند کیا وہ غم شہ میں مر گیا	ہلو سے سیر اب نہیں آتی مدد دل

لشکین دیتی رہتی ہے مولا تمہاری
 پہونچائے بلدر وضعہ شہ پر سحر فوق
 ہوگی تمام گور غریبان کی روشنی
 گہرے جو عشق سرور عالم نو کیا کرے
 مولا یقین ہے کہ پسند آئے آپ کو
 گہرا کے عشق شہ میں وہ کج کھل گیا
 گلزار احمدی میں جو ہوئے کبیط
 جسد سے زلف سرور عالم میں چلینا

یہ ہی اگر نو تو بڑا غل ججائے دل
 دلکی دعا قبول کرے اب خدا کے دل
 جھکینگے عشق شاہ کے جب داغ ہا دل
 صدمے سنبھالے اپنی کہ پہلو بچا گول
 آئینہ جمال جو اپنا دکھائے دل
 پہلو میں اب ہے یاد اونیں کی بچا گول
 پہلو میں اپنے پر تو نہ ہو لاسما دل
 بالکل او جگیا ہے مرا باجر اڈل

حیرت فریب وضعہ مولا نہ چل بسو

سمجھ تو ہو کہ ہیں وہی مشکل کشائے دل

اک غم تو دیا اپنا دل زار کے قابل
 بانٹے گئے جیب شغل ازل میں تو بخرچ
 کافی ہے مجھے خجھرگان کا اشارہ
 مرقر کے اندھیرے میں جو کام آئے تو جان
 اونکے خط شب گوں نے کیا حسن دہ بالا
 جبر وادو مکان میں تو نہ دیکھیں اغیار
 دیکھا دل صد چاک او کتنا ہے ستمگر

کیا آنکھ نہ تھی جلوہ دیدار کے قابل
 راحت کوئی ٹھری نہ گنتا کر کے قابل
 میں تیرے قابل ہوں نہ تلوار کے قابل
 یہ داغ جگر ہے تو شب تار کے قابل
 تھا ہی یہ دھوان شعلہ رخسار کے قابل
 آنکھیں ہیں مری روز دلوار کے قابل
 شانہ ہے مری زلف دھواندہ کے قابل

پیشانی پر زینا ہوں نہ کیوں ابرو کو خوار
یہ لوح تھی اس مطلع الوار کے قابل

دل نذر ہوا پہلے ہی نظارہ میں حیرت
اب جان ہے وہ ہو کر تنویر کے قابل

جب گیسو نکو آپ نے فرمایا دام دل
کیا جانیں کس طرف کر پاد سے چل بسا
اس طرف بے بسا کی تہمت قدر کچھ نہیں
اچھا ستائے کہ بڑا منتقم وہ ہے
لائی ہے جب سے نکمت گیسو تری صبا
پہلو میں کر چلین سے بچیں کر دیا
کشتے ہیں یا زاد محبت ہے بدلا
اوسکے یزید ہے مرا اقلیم تن خراب
کیونکر نہ سر جھکے تم ابرو کے سامنے
کتاب ہے مجھ کو یار کے اوپر نذا کرو
لیل و نہلا اپنے الگ ہیں جہاں سے
گہرائی نہ کوچہ کا کل میں ڈھونڈتے

یادش بخیر ہکو بھی یاد آیا نام دل
اب بقراریاں ہیں جہاں تہا مقدم دل
اب تک شراب وصل سے غالی ہے جام دل
ایسا نہو کہ تم سے ہی لے انتقام دل
اوس دن سے ہو رہا ہے مسطر شام دل
کرتے ہیں کیا حسین بونہیں اجترام دل
تھکو کرے خواب نہ یہ عقل خام دل
کیوں آپ نے بگاڑ دیا انتظام دل
اے سکر و نہی تو ہے بیت اللوام دل
میر وقت ہر گز می ہے پیسے کلام دل
آنکھوں کو صبح عید ہے رخ زلف شام دل
سننے ہیں اوس جگہ سے بڑا اثر دام دل

کہتے ہیں ہکو ضبط محبت کا لطف ہے

جیہ بہت سے طرح سے نہیں ہم غلام دل

<p> بچتے عمر بہر ہی کہہ کہے ہائے دل اس زلف بد بے خدا ہی بچاؤ دل ایو ہی دعا ہے کسی پر نہ آؤ دل کیا جانیں کیا ہوا نہیں آتی صد آؤ دل اولین میں پڑ گیا ہے دلا براؤ دل اے سنگدل تجھے کوئی کیونکر دکھاؤ ایسا نہ تھمیں بھی تماشا دکھاؤ دل عاشق ہو کیسے دھندراؤ ہٹاؤ دل ہم او سکھانے ہیں جو بگاڑاؤ دل وہ تو بے شہین جو بشر کا دکھائے دل ہم جل کے خاک ہو گئے چلے ہیں جاؤ دل پہلو میں آپ رہے ہو شہر بجائے دل </p>	<p> جسکو خدا تائے وہ تم سے لگاؤ دل کیا بچ و تاب کہاں ہے عاشق کو بیکہ جی تنگ ہو گیا ہے حسینو تکے ماتہ سے سینہ میں جو دھڑک نہی وہ موقوف ہو گئی دیکھا ہے جیت زلف سلسل کو تھوڑا وہ شے نہیں جو پیش نظر ہو کی طرح روئے پر ہرے ہنستے ہو فوق خدا تیرا درخواست کسی تھی کہ ہمیں چاہئے ضرور ہیں دلشکل تو لا کہوں ہیں دنیا میں دریا یونہی نو گناہ گار ہیں ہم بھی سنگ جس شہر کو دیکھا یہ پروانہ ہو گیا دل ہے چند لمحے لیکن بخرط ہے </p>
--	---

حسرت خدا سے پاک کے قربان جائے
اوسکے سوانہیں کوئی حاجت رواؤ دل

<p> چراغ زلیست ہو جائے انتظار میں گل عجیب حیرت سے لپٹے گلوے یار میں گل گلو نہیں جارہیں باہو جم غار میں گل </p>	<p> ہیں میں آئے تو شوق تھا یار میں گل جگر چھدا کے نوشی سے گندہ ہیں یار میں گل نفس میں بیل نالان ہو واہ سے تقدیر </p>
--	--

<p>اسید وار خزان تہہ ہرین ہزار میں گل کھلے ہوئے ہر عجیب باغ انتظار میں گل خدا نے کونے گلچین کے اختیار میں گل جہان سے آئے تھے پونچھے اوسے ہزار میں گل کہ جہوم جہوم کے ہنستے ہر شاخ ہزار میں گل الہی آئے کمان سے یہ اُبتار میں گل</p>	<p>تمہارے دید سے محروم ہو گئے جب سے نظریں بزم گسی انگلیں تو دل میں رہا خیال نفس میں بیل نالان ہنسی تو ہنستے تھے خزان کے آتے ہی حب وطن بچوٹ کیا پیام یار تو لاتی ہے کیا نسیم سحر عرق میں دیکھ رخ آتشیں کو بولیاں</p>
<p>جلوس یار دور و روئے باغ میں حیرت ہیں اس قطار میں بیل تو اس قطار میں گل</p>	
<p>داخل ہے اوس میں روح ہی بات کو گل تقدیر دیکھیں کہ ہمیں ایسا کون گل شبنم کا طرز رونچہ نہیں بنے میں جو گل بیل کی جیسے پونچھے کوئی آرزو گل باند ہے ہوئے ہے نذر الفت گل شبنم سے کچھ بگڑتی نہیں آرزو گل</p>	<p>داغ جگر سے اپنے نمایاں سچ رو گل حسرت سے کہ رہی تھی تھیں عین لب خالی نہیں ہے لطف سے شادی غم سے کیا جاتے کوئی قدر سوا میرے آپ کی ہو لوٹے ہارین میں گردن میں آپ کی ہرگز عرق نہ پونچھے رخسار صاف سے</p>
<p>گلدازار اٹھدی کو نہ حیرت چلے چلو یہ وہ روش ہے جس سے کہ بچا گو گل</p>	
<p>بی بسی ہے تری جان سچا بیل</p>	<p>تو جو صیاد کے پسند میں آئے بیل</p>

کیا گلستا نہیں خزانِ گئی بجائے بیل
 تو ہی گلشن میں بہت شور مچائے بیل
 میں ترے گل کو جو دکلاؤں گل داغ ہو
 اوسکے روتے پہ ہنسے گل تو مری رگ ہو
 نظر آئے مرا گلرو تو چمن میں ترے
 باغیاں آبد گلچیں سے تو راضی کیوں ہے
 کانہیں عشق مزاجوں کے خوش آئی اکثر
 کیا گل تر کی تمنا ہے کہ ہو چھپے خدا
 لطف کیا ہے جو گلونہیں نہ ہی بو وفا
 چھپے بھول گئی سنتے ہی متقا ہے بند
 بیو فایکا مزا تم کو مجھے لطف وفا
 زندگی جسکے تعلق ہے وہ گل باغ میں ہے
 سیر گلشن کو گیا گل بجیا مرا
 باغ میں اور بھی طاعت ہے بوی کسی نمود
 اوسکی آواز خیز اور میں عاشق تن ہو
 سنتے ہیں نالہ نوزد نکا بھی دھوکے کو
 یہ نہ سمجھی کوئی تر رہی ہے وہ ماحول ہو

باغبان کیوں نہیں آتی ہے خدا بیل
 شکے نالے ترے صیاد نہ آئے بیل
 پر وہ غیرت سے تجھے نہ دکلا بیل
 ایسے برجم سے اب دل لگائے بیل
 نکست گل کی طرح ہوش اور آئے بیل
 کیا غرض ہے کہ کہی چین پائے بیل
 اک پیسے کی صدا ایک تو آئے بیل
 نہ کرے عشق نہ تکلیف اور نہ آئے بیل
 اب مناسب گلستا نہیں سچا بیل
 میرے نالے بھی ہیں کیا ہوش رہا بیل
 ہوس گل ہے تمہیں میں ہوں قہر بیل
 آشیان اور کہاں جا کے لگا بیل
 آج پہرتی ہے بہت آنکھ چڑا بیل
 عشق گل بھی نہ ہے نشوونما بیل
 کوئی کہہ دے کہ حائل نہ دکلا بیل
 ہے آکر تو ذرا آنکھ ملا بیل
 گل کے دل میں بھی ہے پوشیدہ بیل

<p>پر کہی تالہ سوزوں نہ سگے بیل پلے اپنے تو پر وبال بچائے بیل</p>	<p>باغ عالم میں خج شل آواز تو شور رہی آتش گل سے وہ اشکو نے بجائے بچے</p>
<p>ہو اگر ضبط محبت بچہ حیرت کی طرح تو یقین ہے نری امید برائے بیل</p>	
<p>قصیدہ نعت</p>	
<p>تو چوٹ جائیں زمانیکے انشتار ہم بتنگ آگئے ابنائے روزگار ہم تو بالیقین نکلیا ہیں اس حیا کے ہم منہیں نکالو تو نکلیں ہجوم غار ہم صفت پوچھینگے اب کافی و الفقار ہم ہمیں ملی تو او جہ جائینگے بار سے ہم تو جائینگے اوسے شہر و شہر بار سے ہم ہر اک طرح سے ہیں مجبور اقلیٰ از ہم ہلاک ہوں نہ کمین عمر بقار سے ہم گذر گئے ہیں زمانیکے اعتبار سے ہم نظر میں اہل جہانکے ہیں ہوقار سے ہم بچائے تو بچیں وقت احتضار سے ہم</p>	<p>میں اگر شہ دین آپکے فرار سے ہم اب اپنے پاس طلب کیجئے شہ کو نین کشت کھائے اگر سرزمین مدینہ کی گل مراد نہیں یاں کی طرح سے مفر ہیں دو جو دم شہ زیر خنجر ابرو ہمارے غنچہ دل سے یہ کوئی بھی شہ اگر نصیب میں دارالامن مدینہ ہے نہ زور پاؤ نہیں مولا نہ پاس زاد سفر نکال دیجئے اسے شاہ آرزو سے دل سنبھالئے ہمیں اب آپ سرور عالم کیا ہے آپ کی الفت نے جسے دیوانہ دم اخیر کی ہیں بنجھتیاں کڑی مولا</p>

سوئے مدینہ اگر لہجے ہمیں تقدیر	تو باز آئیں ابی ہند کے دیار ہم
ہمیں جو لوگ کہیں شاہ دین کا دیوانہ	تو دلمیں خوش چون کہ بہرین ہونیاں ہم
بلاتے ہمیں جنت میں لے شرِ ابرار	کہ اب تو تنگ ہیں دنیا نے نابکار ہم

کوئی بگولہ دینے چلا اگر حیرت
تو خاک کے پلنگے او سی غبار سے ہم

اوتندو بوسے ترے عاشق کہا ہم	جو دلمیں ہے وہ کہ نہیں سکتے زبان ہم
پہونچائے اب خدا ہمیں آئے جہاں ہم	عاجز ہیں اس زمین سے اس آسمان ہم
حماں چند روزہ کی دعوت نہ ہو سکی	شرمندہ ہو کے رہ گئے عمر داتے ہم
یاغ جانمیں ہم ہی تھے کیا لائق خزان	ملنا کہیں تو پوچھتے او سن باغبانے ہم
اک عمر سے تو دختر زر کے ہینا کہیں	کیا سروٹھائیں خدمت پر مغالانے ہم
خلقت برہین ہوئی ہے نہیں اس میں اختیار	ہے خزان گریز کرے یا خزانے ہم
اوٹتے نہیں ہیں بستر غم سے کس طرح	ایسے گران ہوئے ہیں تن پوٹنے ہم
پر بیٹنگے او سکو جتنے کہ پیدا کیا انہیں	اب تنگ آگئے ہیں خیائے بے تسام
اگر عدم سے گلشن ہستی میں شمل گل	نچر مردہ ہو کے جاتے ہیں اب بوسناں ہم

حیرت کا ذکر کیجئے اولتے تو کہتے ہیں

جائے دو بولتے نہیں او سن بد گمانے ہم

مجال کیا جو کریں غدر حکم یا میں ہم	دل او سکے قید میں ہے دل کے اخیان ہم
------------------------------------	-------------------------------------

جب اتنا فصل ہو پھر وصل کی ہے کوئی
 ہے قول بار جو ہوتا ہے خوش نامعلوم
 نہ کہ کہیں کے چلو اپنو منگیا ہنگڑا
 ہو ہونگے جلوہ نما آپ پردہ گل میں
 اگر لباس محبت میں جاگزین بنیں
 قصور کس کا کہیں اپنی تیرہ بختی سے
 ہر ایک پہل میں دیکھتا مسکھشت کا داغ
 پکارا دست جو نکویہ دم خواہو کر
 رد کو آئینگی مولاد م اخیر فردر
 تمہارے بندہ ہیں دل سے کوئی کہیں ہو
 جسے سمجھتے تھے اپنا دوست او کا ہوا

دیار عیش میں وہ ملک انتظار میں ہم
 نہیں شباب ہ ہیں پردہ بہار میں ہم
 تم اپنے گھر میں رہو اپنے انتہا میں
 تو زیر سایہ رہیں گے لباس غار میں ہم
 تو ذلیل آپ کے ہیں پردہ غبار میں ہم
 پڑے ہیں گل چمن کے انتہا میں ہم
 گئے جو سیر کو اگر دزلالہ زار میں ہم
 اولیہ گئے ہیں گریبان کے تار میں ہم
 اونہیں پکارینگے جنت احتضار میں ہم
 جو کہ رہے ہیں کہیں گے ہی منزل میں ہم
 خواب ہو گئے اس دیکھے اعتبار میں ہم

سنا جو مرنا ہے حیرت تو جو لکھتے ہیں
 محل نہیں ہیں کیسے کشور کا رہیں ہم

خواب حال ہیں ان گلہ خوں کھپا رہیں ہم
 پکاری روح رہیں گے نہ جو زم زم میں ہم
 لگی تیزی است میں اندک خوشی کہیں
 نہیں ہے دلیل کدورت بہ آپ کے ہرگز
 بنگہ داغ ہیں ہستی کے لالہ زار میں ہم
 کہ دل کے ساتھ ملے ہیں انتہا میں ہم
 پس فدا ہی تڑپتے رہے مراد میں ہم
 مقرر دیکھتے ہیں پردہ خبار میں ہم

کیا ہے زرد ہمیں لک گل کی الفت ہے
 کیا یہ دل نے کہ جی چاہتا ہے لرزوں
 نجف و زار ہوئے ایسے عشق کا گھر
 چمن میں رونی ہے انجام سوچ کر شبنم
 طارنے کول کے آتش کس خوشی لیا
 کبھی نہ چاہئے ان یو فانیوں پر تمہیں
 کوئی جہان میں نہ تھا ان بنوں کے ہونے
 چو پوچھیں کو چہ بلانے تک نہ کہتے
 گمان زیست ہے چہ وہ ہے طلسم قمار
 بول پوچھا تیرا دل پر کھڑا تو نہیں

رنگ برگ خزان دیدہ پہلے ہیں ہم
 ہمارا غم رہے پہلو میں زلف یار میں ہم
 یہاں تک کہ کشتک پہنچ شبنم میں ہم
 گلو کاو دیکھتے ہنستے ہیں بہار میں ہم
 جو مر گئے ہوں اور نہ کنارا میں ہم
 ہزار حیف کہ ہیں لگے انتظار میں ہم
 سیر اور نہ کئے کوئے تیرے زنگار میں ہم
 نہ اسی نکاح میں ہم ہیں غم غبار میں ہم
 خزانہ کو رکھتے ہیں جہاد بہار میں ہم
 تو ہنس کر بوسہ کہ صرف تیرے چہرے میں

پس فتاہی نہ آئے دو قبر پر حیات
 تمام عمر رہے جیکے انتظار میں ہم

کہے تجھ اوس گل سے روکا ہے شبنم
 کیوں رفتی ہے کیوں جان آزار ہے شبنم
 ہم کو تو بولائے مژدہ یار ہے شبنم
 تیرا ہی ہڈی کیا کسی پیدہ کی ہیں میں
 جو ہم کو رولانا ہے گلستان چمن میں

کہ دن سے مصیبت میں گنفتا ہے شبنم
 کیا میرے طبع عشق کا آزار ہے شبنم
 کچھ تیرے ہی دل میں غلش فار ہے شبنم
 یا تو مری یا نکھو کی مددگار ہے شبنم
 کیا تیرا ہی دشمن وہ ستم گار ہے شبنم

<p> اوسکو نہ ستا اے گل غنا کہ ہماری حزنا ہوں میں جس گل بہنیں کوئی خراب غش کہا کے بھی گرتی ہے تو اکثر خچر میں عاشق کا کل ہوں تو ہے مائل خسار دن کو تو گزر رہا ہے خورشید و شونکا آمد ہے یہ کسکی کہ جو تو فرشتہ زمین ہے دیکھا جو اوسے نوک پہ کانٹوں کے نوک پہ اب بعد کے دیدہ گریبان کا نمونہ یہ رعتی کہ خود کو ہر نہن آپ بتایا مکار سبکد خچہ ہنستا ہے گل تر کیا پوچھتی ہے حال راہری طرح سے </p>	<p> ہمدرد ہے ہمدرد ہے غمخوار ہے شبنم ہاں ایک مری واقف امر اس شبنم بیہوش بجلنے کوئی ہشیار ہے شبنم کیا میرے طبع تیری قیمت ہے شبنم اگلشن میں فقط شب کی گتہ کا ہے شبنم کس شوخ کی وارفتہ رقم ہے شبنم کھا جرم کیا ہے جو سردار ہے شبنم یا شمع ہے یا ابرگر بار ہے شبنم معلوم ہوا جالتے پیرا ہے شبنم یہ سچ ہے تو رفا تر اہیکار ہے شبنم مجھ کو بھی تو اب زندگی شوار ہے شبنم </p>
--	--

<p> حیرت پس من دن ہی غمخوار ہیں دو دو یا شمع ہے یا رو نیکو تیار ہے شبنم </p>	
---	--

<p> قصیدہ نصرت </p>	
---------------------	--

<p> وہ مسلمان نہیں اصفہ دیندار نہیں ہم سمجھتے نہیں انسان اب سے اگر روین دم آخو ہے مرا ابو مدد ہو کا شاہ </p>	<p> جبکہ دلیں ہوس اعظم ختم رنہیں جو بشر آپ کی الفت کا سزاوار نہیں روز کے مدد و الم زلیست کے آثار نہیں </p>
--	--

کس طرح روضہ اقدس کی زینت ہو
 کل مسلمانوں کو ہے سرور دین کے لگاؤ
 بین مسلمان خیر دین رحم و کرم لائق
 او کو سب میدانِ اجل جانتے ہیں کفر و کفر
 میں گنہگار آپ سے دفع بلا
 تم دعا دو مجھے مولا تو خدا رحم کرے
 مجھ گنہگار کی لین آپ خبر شہناں
 میری حالت پر نہیں کہوں نگہ لطف کا
 کون بے مرضے خالق ہوا خزن کافری
 دل تو پہلے ہی دیا باقی ہے اک جان غریب
 آپ کے عشق جن خون خیز میں سلطان جہاں
 شہر کے دیوانے بہلائے کو چہاں کس
 دیکھ کر است مو لے کو کہیگا اتنا
 کیوں نہ مشتاق رہیں یہ کہے اگر خیر
 اس سے کہوں دشتے چشم نہ ہواں تھیر
 داکہ ہندوؤں میں ہے سرور عالم کس
 کو بیچ اہم ہے سوا آپ کے اعلیٰ کم

زاد رہ پاس نہیں طاقت رقار نہیں
 وہی کافر ہیں جنہیں تھے سروکار نہیں
 مان مگر منکر تعلیم سزاوار نہیں
 جو ترے دامن محبت میں گرفتار نہیں
 مجھ کو مشکل ہے بہت آپ کو دشوار نہیں
 اور دنیا میں مرا کوئی مددگار نہیں
 جس بیکار کا ایک کوئی خریدار نہیں
 کیا محبت مجھے اسے پیدا برار نہیں
 آپ کا دوست خدا کا بھی گنہگار نہیں
 وہ بھی حاضر ہے مجھ آپ کا کار نہیں
 بنجھو دی جب نہ تندی ہو وہ شہاں نہیں
 او مجھے تو واس غصیان میں کی تار نہیں
 یہ گنہگار نہیں لائق اظہار نہیں
 میری آنکھیں ہیں چکھڑی زنجیر نہیں
 یہ شب کیسو سرور ہے شب تار نہیں
 ہند میں کوئی حراموں میں غنچا نہیں
 اب زمانہ میں کوئی صاحب شہار نہیں

وہ نہیں فرقہ اسلام میں داخل حیرت
جو دل و جان سے قد آتش ابرار نہیں

یوں وہ عکس رخ کو جو دیکھا تیرا بین
وہ نور مرہ میں ہے نہ ہے ماہتاب بین
سننے زبان سوج جو کجی ہے آب بین
سننے ہیں کس سکوت سے وہ حلال بین
گہرا کے دل ہوا دم خصمت تہمت بین
اونکو تم اپنا فتنہ رفاقت نہ کماندو
سبزل او گاہے عاشق کا کل کی قرہ
اونکے پسند طبع ہوا اسکا کیا سب
زلو نہیں آپکار رخ روشن نہاں بین
یہ برق ابر میں ہے کہانی میں عکس
صورت گرازل نے جو تپے سناہن
میر بطح سے عشق اہن میں ہی ہو چکا
کیا پوچھتے ہو دیدہ گریبان کا چرا
نہتے ہو میر سلسلے غیر مرنے بدین
راضی ہیں ہم اوسے ہی جو تو بین

اک اور آفتاب ہے اس آفتاب بین
ہم کیا کہیں کہ کل کسے دیکھا ہے تو بین
ہے عربے ثبات کا نقشہ جباب بین
گویا زبان نہیں دہن لا جواب بین
ہمکو یہیں پہ ہو گیا اضطراب میں
جن جن کو گفتگو ہے قیامت کے باب میں
حرنے کے بعد بھی ہے اوسے ہی تو بین
شاید ہمارے دل کا مطلب ہے کیا بین
ہے آفتاب ابر میں کے چار بین
فالوس میں ہے شمع کرن ہے نقاب
مٹی ڈوبو ڈوبو کے نیوکی شہادت بین
یہ بھی ہے کوئی دھڑکے تقدیر بین
دریا سا گید ہے سحر جباب میں
کیا سلفا حیا نہیں جو نئی شہادت بین
زاہد رہیں خیال عذاب و ثواب بین

لوگے جو رحم کیا اسیران زلف پر سمجھے ہو جس کو برق وہ ہے آشعلو اے یار چار دن کی ہو چاندنی تو جیسے کہ عاشقو نہیں ہوا غیر کا شمار اب وہ سمجھ گئے ہیں نہیں ہر سارو	اتکو خدا نے ڈال دیا کس غلاب میں روہ کے کوندنی ہے جو اکثر غلاب میں یونہی ہمارے تو غلاب ہے شراب میں ہم درخشک بھی نہیں اپنے سراب میں دلہن یہ ہے کہ آئینہ رکھ دوں چاہ میں
---	---

دل جسے ہوا لیا نہ ہے وہی
حیرت یہ اچھا ہے اوستی بنا چن

کیا یہ لہرانا ہے اسے رنگ گلستاں خدا سو استغریں غزل چن چن چن آئینہ کی قدر کوئی ساق پانچے میں تو کیا میری محبت کیا کہ پانچاں ہو گرا قسط و حق کا در پکتا ہو گیا پہو ہے سوچ کسی کا یا طلالی پانچو رات دن چلتی ہی رہتی کبھی نہ کبھی اوس سر اپا نور پر رہتی ہے جو دے فلا نیر تابا کی بھی آنکھیں جھکتی ہیں جہاں اونکے قدموں تک ہو پونچا نہ ہو گیا	سینہ است آج چہ کہ عکس لہر چن چن وہ شہاب پہاڑ کے باندو کرباں چن پہنچے آستہ ہیں نچ گرو مسلمان چن آستہ نہ کا نازہ طانی ہیں پانچ چن کیا پسینہ بنگیا ہے کپڑا پانچ چن تمہ پر کیا پہنے ہو ارشاد گلستاں چن کتنی طاقت رکھتی ہے عمر گریبان چن گر کے ماتھے سے لپٹی جاتی ہے افشاں چن وہ تجھی ہے تمہارے نور افشاں چن دیکھ لے رنگ حنا میرا رندان پانچن
---	---

سبے ہنسا کجری کش کی ہے جلوگی
لالہ ہوتا ہے نجل شہد ہوتی ہے شفق
تو بہت رہتا ہے اونگی زلف پہ پانہ خدا
سبے کہتے ہیں یہ مری شہید کی ہفت
تیرے دیوانے کی حالت کج شہید کجری
گرد تو بہت ناخن پاک ہے خون جگر

استخوان بزم شہدین با شمع شہدائے پانہ
مندی مندی ہے جو میرا رحمت جان پانہ
بیڑیاں پہنے گا کیا اک طائر جان پانہ
جو شہد داس میں ہو غار بیابان پانہ
بے سبب ہوتی نہیں زنجیر لالہ پانہ
یا جوتے ہیں آپس لعل بدشت پانہ

جوتے یا میں لعل بدشت کا غم
آئیے تک ہیں مثل چشم گریا پانہ

گناہوں کے نہ راستے جو مڑا اگر بیابان
کبھی ہے زلف پہ پانہ کبھی چادر خندان
یہ مری کی نہیں رنگت اب گنگ جانہ
رخ پر نور یوں ہے جلوہ گزلف پریشان
قضا آئی ہماری کیا لباس عشق فرنگ
نہ بیل کا ٹکنا ہے یہ گل گلشن پانی
کوئی ہے شہسوار آجیسا جو دنیا میں اسے
نہیں وحشت ہوئی مجھ کو ہوا اغفر نازل
از اسے زخمی تیغ نگہ کیا میں کیلا ہون

لو دیکھا تو رایا مانو چلتے راع عصیان
دل دیوانہ رہتا اسی زنجیر زندان
شفق پہولی ہے گویا شام ہوتی بدشت
طلوع ہر کا عالم ہو جیسے بدشت تان
یہ نشتر تو غلش کرتے ہیں خطر گمان
خزاں کی ہے جیسے خاک لڑتی جگہ تان
بلا کی تیزیاں ہیں تو سن عمر گریبان
حری دیوانگی زنجیر کو لانی ہے زندان
کو اب تک بلہ ہے دیکھو گل کے گریبان

المی خبر کرنا بیلون کے آشیانہ تو مکی
 ہنس کر مرغ دل جو لیکیا تہا دام گیسوے
 گئی تھی ایک ساعت کو زبان تیج کو پوچھو
 رخ روشن ہیا کر زلف میں کتے ہیں کچھ
 یہ عشق خال رخ نے بھی حب نینک کھلائے
 پڑا تہا خشک صحرا اور کاٹے رہ چکا ہے
 مری ہمدرد ہے شاید کسی یہ بھی عاشق ہے
 بہار عارض گل نہ نمود ہوش اکلیل
 گلی کو چے ہی آبادی کے دھونڈ پڑیں بلتا
 صفائے رخ پرست ہو لو نمود خط بھی مکتبی

سنا ہے آتش گل خوب بڑھ کر کسے گلستان
 وہی صیا دہر آتا ہے قکڑیا تر جانیں
 دے لیکیا اے گلستاں ہر بان زخم خندان
 سحر رد پوش رہتی ہیں شام تیرے گلستان
 سوید اینگیاں لیں تو چلی چشم حیرانیں
 ہمارے آبلوں نے آبشاری کی کیا نہیں
 دل بیتاب کی ہے نہ درپس برقی تابان
 اوسے تو دیکھ جسے گل لکھا گلستانیں
 ترے وحشی کو وحشت لیکھی شاید بیابان
 گن لگیا گیا اگر در اس ہمدردستانیں

مجھ دیکھا تو فرمایا خدا اچھا کہ ہے حیرت
 رہا بیت کر گیا ہے عشق نیری جسم میں

تیرے عاشق کو تو سب اہل وفا کہتے ہیں
 دل سے چوڑو ہوس زلف دوتا کہتے ہیں
 عشق کے حسن کے رہنے کے سمجھنے والے
 رخ بدلتا نہیں مگر گزرخ جاندے کبھی
 خاک و خون شہدائے شہر نکلا جو شجر

اور جو اس کو سنا کہتے ہیں
 دیکھو ہو جاو گے محبوس بلا کہتے ہیں
 ہر کوئی ہر شہید ہوش رہا کہتے ہیں
 طائر دلو تو ہم قید نہ کہتے ہیں
 باغ عالم میں اسے نخل حنا کہتے ہیں

غنیچہ دل کا ہوا دار ہے اس باعث سے
تالے کرتے ہیں کسی نہ شکایت دہلا
میں غم درد سے نالان ہوں کس شیز
کوئی آجائے ادھر سے تو میں ہوں اس سے
سبکی سنتے ہیں مگر دادرسی وقت پر
سنو اسے حضرت دل رخ نکرواد کی طرف
پہنچے ہم منزل مقصد کو اسکے باعث

نفس سو کو ہم باد صبا کہتے ہیں
ہمتو اپنی شب بھرا کو برا کہتے ہیں
رکھ دو وہ ہاتھ ہے دست شفا کہتے ہیں
کہ دراصل سنتے ہیں تو کیا کہتے ہیں
نا بلد ہیں جو اونہیں ناشنوا کہتے ہیں
پر وہ عشق میں رہتی ہے قضا کہتے ہیں
آپکے عشق کو اسے شہدا کہتے ہیں

جبکہ جلوے ہو کون مکان اسیر
سب دسی نور کو محبوب خدا کہتے ہیں

ہمیں اب سو مرگان پہ کیسے یلو پڑتے ہیں
سنو اسے حضرت دل عاشق کا کل ہوئے ہیں
یہ قدغن ہے مرا وحشی نہ جاکجا نبھو
در دندان کی صورتنگ سے یوں کیوں لڑتے ہیں
تجربے کر اونساتند خواہوس ہو جا
ہمارے درد سر کے آگے سر کی کیا ہیئت
خدا کے واسطے یارست جا خانہ دل
نہ جائیں کہ نہ گان چشم کو کٹا ہے صلیں

الہی خیر کر نادل میں کجا ٹٹے سر گرتے ہیں
سمجھ لو پاؤ نہیں بڑی گلی میں طوق پڑتے ہیں
کہا زنجیر نے ہم پہنچ اُنکے پاؤں پڑتے ہیں
کہ جبے لاوردی لوح میں ہو کو جو پڑتے ہیں
رقیبان سیرہ کے متدر خوب لڑتے ہیں
جنہیں سر کی نمنا ہے وہ بھی گرتے ہیں
نہیں جوتے ہیں پہر آیا وجہ گم بڑتے ہیں
یہ آہوئے آنکھوں کو جھکا کر دیکھ پڑتے ہیں

<p>رسائی کسطح قاصد کی تہ کی کوثر فانی میں گل رخسار کا تل عند لب زار کا دل ہے طبیعت نے کہا آنکھوں نہ لڑا ہوا چشم عیاں خوشی میں تو دیکھا بدیل تصویر کا عالم جو پوچھا گونہ نہ ہو کیوں بچ کیونکہ دنیا مال کا رکی بھی جبران باکھی وضو نکو رسائی ہو تری ایدل نو کوئے یا کرمٹا ترادیلوانہ دیکھا سفر جس روز کرتا ہے</p>	<p>قدم کیونکر جھینکے والوں کے دم واکہ تر نہیں لینے ہیں بوسہ خال کا بلبل پکڑے ہیں تمہارا کچھ نہیں جانتا ہے میں ہم گڑبڑ دم گفتا رو یا لون بوسے پوچھتے ہیں اندھیری رات میں بکڑا ہے دل شکن کفن ہو لے ہیں اپنے جاڑی پراگندہ وہ کچلے ہی تھکتے ہیں بعد وازہ پاڑے سوئے گورے بیان سب ملائین دھڑپڑے ہیں</p>
--	--

سناہیں چشم کے وحشی تو فرمایا کہ سمجھا دو
فضا آئی ہے حیرت ناوک تر گانے لڑنے لگا

<p>جس سے امداد ہو کچھ دل کے سنبل جانیں کنہاوس شک سچا کشف خانے میں اب نہ بسنی میں ٹہرتا ہے نہ جرات میں شمس کے ساتھ نال نہیں جل جانیں اور ایک سوچ پڑا زلف کے سہانے میں نہ بناؤ مجھے ہنس ہنس کے حدیث سہو نکمران بار ہو اکشور دل میں چپکے</p>	<p>اب نہ اپنے میں ہے وہ بات نہ بیگانہ در در ہنسا ہے کبھی ملیں کہی شائے میں وحشت اس درجہ سمائی تھوڑے لو آئین اب محبت نظر آتی ہے تو پروا نہیں دل پسند زلف میں جن زلف پسند نہیں دیر لگتی نہیں تقدیر بگڑ جانے میں نہ تو کجسہی میں نہ ہمدردی نہ جانیں</p>
---	--

<p>گر سبائی کا دعویٰ ہے تو ہر لہجہ اللہ رحم جو چاہو تو بچاؤ تمہیں دشوار نہیں حال دل کہتا ہوں جس سے تو سنتا نہیں رحم آتا نہیں تکوین تنہائی پر دور کر دیجئے اب دل سے بتوں کی الفت نگہ رحم کے خوگر کو بچائے رکھنا جس جو کی نوا سے خاں دل میں پایا یا الہی نظر آیا یہ زمانہ کیسا یا لو آتے تھے ادم غول ہوا خواہوں گے کیا خطا بار کی میں توجہوں مع گشتہ نصیب اتبولے رشک سبھا حشر غفلت کے سبب آتش عشق نے دونوں کو جلا دیا کیسا فکر روزی میں مناسب گنہ گار بشر</p>	<p>کیون تاں ہے مری لاش کے ٹکڑے نہیں جا کا خوف ہے عزت کے بگڑ جائیں اس قدر طول ہوا ہے مرنے میں عمر کتنی ہے شب و روز کے گہرائے میں کہیں تنجانہ نہ بچائے خدا خائیں دل ام لہجہ ایگ چوں کے پلٹ جائیں جس کو سب ہونڈتے ہیں کچھ بچائیں کہ نہ کچھ آنس ہے اپنے بن بیگلے میں یا ہوا تک نہیں آئی مرنے کا شے میں موت کو بھی ہے تاں مگر گرائے میں جان جاتی ہے شب و روز کے غم کما میں توفیق کچھ نہ شمع کو پر والے میں درج ہے نام ہر انسان کا ہر دن میں</p>
<p>رزق دیگا تجھے وہ رازن بھلق حیرت</p>	<p>جتنی سوچے تیرے رزق کے پیمانے میں</p>
<p>سکراتے ہو غم جوئی طرف جاتے ہیں دام کا کل کی ترے جیسے سنی ہے شہرت</p>	<p>آج عقدہ دہنک کا کھو لئے ہیں طائر دل کے مرنے ہو شل لڑے جاتے ہیں</p>

<p>ایسی پوشیدہ ملاقات سے کیا حال ہے غمِ فرقت کی گستاخاں ہے میرے دل پر سبزہ خط کے ہیں سہم خور وہ ہم بیدار عشقِ رخسار میں دن کا تیرے ہیں بے در و کار</p>	<p>آپ سفتے ہیں سبوں کی ہمیں سنو اتے ہیں اشکِ خون دیدہ نمناک سے برساتے ہیں مار گیسو کے بیفائدہ بل کاتے ہیں یاد کا کل میں ہر شام سے گہرا تھپتے ہیں</p>
---	---

کوئی اتنا نہیں کہتا کہ نہ گہرا حیرت
 جا کے اب ہم مگر روئے کو منا لاتے ہیں

<p>آرام ہے اونکو جو شرے حلقا ہیں انسان کوئی سمجھا کوئی کہتا بلا ہیں کعبہ کی طرف قصد ہیں جن کے بچا ہیں ظلمت ہیں کہ ہیں نور تجلی کہ ضیا ہیں کہا پوچھتے ہو اسے محبوب خدا ہیں جب بھکودریار کے رہبر کی ہو سی فکر آجائے اونہیں رحم تو صحت مجھے ہو چکا ہم چلتے ہیں چکودہ ڈھونڈتے ہیں ہوتے ہیں حسین جود ملک جن و انبی جن جن نے غمِ یار میں ہے جان گنوائی دنیا کا غنا زیست کا تھا اونکی خوشی تک</p>	<p>بیتاب وہ قطرے ہیں جو دریا جگدا ہیں پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ احسان خدا ہیں دیکھیں حرمِ دل میں ہی الزلہ خدا ہیں ہمکو نہیں معلوم کہ ہم کون ہیں کیسے ہیں باطن میں تو ہم ایک ہیں ظاہر میں جدا ہیں دلی یہ صدا آئی کہ ہم قیدِ نما ہیں میرے مرضِ عشق کی اب وہ ہی دوا ہیں جوازِ است کے لذت پہنچتے کافر ہیں پر یار کے انداز تو ان سے جدا ہیں آرام سے مرقد میں وہی ملتا ہیں وہ ہے ہر بار غرض تو ہم جی سچا ہیں</p>
--	---

<p> احسنہ ہی سمجھا کہ ہم اہل صفا ہیں ہم باغ جہان میں صفت نخل خا ہیں اس وقت میں یہ لوگ تو عقاب ہیں ہما ہیں جو کہتے تھے ہم خیر ابرو پر فدا ہیں جب کام نکلیجائے تو پھر نشان ہوا ہیں اس عہد میں ایسے ہی عزیز و رفقا ہیں میرے سونم دلیں جی ہی جلوہ نما ہیں جب غفل یہ کہتی ہے کہ ہم آپدیا ہیں جو لوگ کہ وابستہ تسلیم رضا ہیں </p>	<p> اب سنگدلی کی کہیں قطع تو نہ کھجائے دنیا کے حریف جو نکلے پیاسے ہیں جھاک کیا جانے کہا میں جو محبت کے تھے خوگر وہ پہلے ہی چر کے میں لگے شور مچانے آرام کا موقع ہو تو ٹالے نہیں ملنے راحت میں تو جانبار برے وقت میں مغوی جھکے لئے حیران ہیں سب شیخ و برہن اب کون ترے کوچہ اسرار میں پہنچے جو کھینکے وہی خوشتر میں اس پار کو خیر </p>
<p> لیکن بھری ہوئی ہے محبت نگاہ میں کہد و اجل سے بچکے چلے قتل گاہ میں او سرور سے سیاہ ہے دنیا نگاہ میں ہمتو تمام ہو گئے ایک ہی نگاہ میں کہتا ہے دل کہ جلد ملو قتل گاہ میں مخفی ہے لطف دید ہمارے گناؤں میں دیکھا کہ بنی عمر گریزا نکو راہ میں مارا گیا ہے دل بھی اسی اشتباہ میں </p>	<p> ظاہر تو سختیاں ہیں تری ہوسم در لہن بید بربش ہے بید کی تیغ نگاہ میں جس نے دل پہنسا تری ملف سیاہ میں جیتا ہے کسطح کوئی برسو کی چاہ میں دیکھی تڑپ جو آپ کی تیغ نگاہ میں جائینگے بہر پریشاں اعمال سامنے کیا جانیں چپکے جاتی ہے کیونکر یہ پو آنکھوں ہی پر ثبوت نہیں جو محبت </p>

دل سے کہا تھا مجھ زخماں نہ ہو جو	یہ خود پسند آپ سے ڈوبنا چاہ میں
او کی نگاہ ہر جو پر تو فکں نہیں	پہر اور کسکے نور کا جلوہ ہے ماہ میں
دل دیکھتے ہی چلنے لگا مجھے ٹھیر چل	کیا جانیں کس بلا کی کجی تھی کلاہ میں
دیوانہ برہمن ہی نہیں اوسکے عشق کا	بت بنگیا ہے شیخ بھی اب غافہ میں

بس اتنی التجا ہے خداوند کائنات

حیرت رہے پناہ رسالت پناہ میں

تمہاری آتش فرقت میں جو ایا چلتے	پس مردن پہی نئی خاک سے شعلے نکلتے ہیں
جو تم کو مجھ سے نفرت ہے تو ہم دنیا چلتے	شعبہ فرقت کے صمد اب ہمارا دل سلتے ہیں
نہیں معلوم اوسکا کس بلا کا رنگ روڑ	کہ جسکے عکس رخ پر پا کفار پہناتے ہیں
کبھی تو سنے آؤ بلالہ پر دیسے کیا مال	تمہارے رونمائی سے تو سب کو دل پہناتے ہیں
جنہیں نفرت ہے ہر اک سے نہیں لانا نہیں	محبت کے جو گرہ ہیں وہ سب ملے چلتے ہیں
چلا کرتے ہیں جو جو نفس مارہ کے کہنے پر	وہ اپنی جانکے دشمن ہیں سر پہلے ہیں
بہت بخود ہیں تم چاہو تو شاید ہوش کہیں	نہیں یہ نفرت دل کیا سبھا کے سنبھلتے ہیں
اگر وہ باغبان ملتا تو اسنا پوچھتا اوس	نہال آرزو کتنے دنوں کے بعد پہناتے ہیں
کوئی دیکھے تمہارا کوروش کس فریو سے	فروع شعلہ رخ سے تو لٹا کر پہناتے ہیں
حسیناں جہان تم کو نہیں جب دیکھتے پاتے	خدا کے حیلے سے کف افسوس ملتے ہیں
بچے انسان کا دل کس طرح رفسا سے اوجی	قیامت ٹھوکر میں کہتی ہے سحر علی چلتے ہیں

<p>تمہارے سروہر مچنے کیا اس درجہ خجستہ بیاض گردن جانان کی حمد لئے محبت فلک اس کج روی کو چوڑ سمجھا نہیں سن مر کا مل پہ تنہے کیا کہنی توحیدی چڑ پانی تھی پہننے کے نہیں قابل اجل اے کو دوا لہن گراست چشم گریان انکو آغوش محبت اکڑتے ہیں بدولت مند کیوں کیا کی دلش ہزاروں سختیاں جھیلی ہیں سو فوج ہلکو مجھے یارب بچانا بحر الفت کے استگوئے عجب کیا میری زینت سے جو نگین ہو الگ کرے کیا چشم بچاری یہ طفل اشک بہن ڈبو دیتے ہیں یہ سارا حملہ ایک دم بہن</p>	<p>ہو دل پر ماتہ رکتا ہوں تو شریف مکتے ہیں ہماری آنکھ سے آنسو صراحی اڑ دیتے ہیں وہ ٹوک کر کہا کے گرنے پہن چڑھتی جا چلتے ہلال اتنا فلک پر صورت ابرو دکھتے ہیں پرانہ ہو گیا اچھا ہستی بدلتے ہیں یہ طفل اشک نادان بچہ شکل سے ملتے نہیں رہتے یہ بل جب گو کے سچے ڈھلتے ہیں تمہارے سنگ نہ ہیں اب کہیں ٹپکے سے ملتے ہیں نہیں ہے باڑہ پردر یا گر سید او چلتے ہیں جلالے آتش غم کے نوا نکلاے او گھلتے ہیں نہیں سنتے زینت کو جابہن محبت ہیں ہمارے دیدہ گریان کج دریا بولتے ہیں</p>
<p>ہوائے دل سے پڑکاتے ہر چیزت شعلہ تمہاری آگ کو دیکھو تو کس شے سے جلتے ہیں</p>	
<p>ثابت کرہ قصور اگر بولتے نہیں اس بی جوتی کا ٹکنا بھی ہے کہیں صبح شب تراق ہی کیا ہوا ناک سے</p>	<p>دنیا میں کیا بشر سے بشر بولتے نہیں جس سے پر گئی ہے نظر بولتے نہیں دہشت کے مار مرغ سے بولتے نہیں</p>

تاکہ ہے کیا کہیں کسی عاشق مزاج کو
 خوشبو سے زلف یار نہ لائی بیانتک
 بہکاو ہے ہیں غمزدہ حیرانے ہیں کہ
 مجرم ہمیں ہیں یا کوئی اغیار بھی کو
 شاید کمال شوخ مزاجی میں تہی کمی
 وہ عکس آئینہ کی طرح ہیں سکوت میں
 ان مغویوں کا ظلم کما نیک بیان کر وں
 باطن میں خوش ہیں گرچہ بظاہر غمناک
 بالفرض ایک میں تو ہوا قابل اعتبار
 کیا احتیاج اونکی تصویرت سوا اس ہے
 کس کس سے ہم کلام ہوں کس کو ڈرین
 یا تو یہ خوف تھا کہ نہ ہٹتے تھے پاس
 سفیم سے کھڑے ہیں کیسے ہیں منتظر
 بالکل بگڑ گئے کوئی سمجھاؤ انکو کیا
 آنو ہے گرچہ رات یہ صحبت بھی اخیر

کس پر کسی گئی ہے کمر لوتے نہیں
 جا تجھے اے نسیم سحر بولتے نہیں
 آنکھیں ادم ہر ہیں دل صدام بولتے نہیں
 باندھی ہے کس پر تیغ و سرپر لہنتیں
 اک اور سیکہ آئے ہمز بولتے نہیں
 منہ چپکے دیکھتے ہیں مگر بولتے نہیں
 اتنا بڑا مزاج میں تھر بولتے نہیں
 ہنستے ہیں دیکھ دیکھ کہ بولتے نہیں
 اچھا ہے کون مد نظر بولتے نہیں
 تیسے تھماوے دست نگر بولتے نہیں
 سمجھ کر ہے اسی میں ہمز بولتے نہیں
 یا ایسے ہو گئے ہیں نڈر بولتے نہیں
 آنکھیں لڑی ہیں جانب در بولتے نہیں
 ایسے تھا ہیں آٹھ پڑ بولتے نہیں
 ایسے محل پر مرغ سحر بولتے نہیں

حیرت کیسا بار اقم کیا اوٹا لیا
 کس پر چہ سے جھکی ہے کمر بولتے نہیں

<p> بجائے ہو اہل صفا جانتے ہیں تمہیں کل کے خالق تمہیں سب کے مالک ہر اک دل کے عالم ہو تم ہی تو مولا تمہیں کو تو کہتے ہیں مولا علی سب یہ کیا غفل پر اوکے پردہ پڑا ہے سکتہ رہنے آئینہ کیا بنا یا صہنو کی پندار کا ہے وہ باعث وہی دلیں کہتے ہیں نخل محبت وہ بنیاد ایمان ہے ہر بشر کی محبت جو آئے توحی لیکے جائے تم ہی عشق بندہ سمائے ہو دل بین ازل سے جو محو لقا ہیں تمہارے بنو نہیں کیا کبریائی کا جلوہ کش اسکی لیجا بیگی سوے دلیر سمجھنے ہیں سب اکن لامکان ہو مریضان غم دل میں رشک سجا نہیں اونکی فہم کی انتہا کچھ </p>	<p> قناہی میں اپنی بقا جانتے ہیں یہ سگان ارض و سما جانتے ہیں تمہیں کدو ہم ٹکوا کیا جانتے ہیں نصیری جسے دوسرا جانتے ہیں بُرا جانتے ہیں بُرا جانتے ہیں کہ بہتر جسے خود نہا جانتے ہیں اوسے ہم تو سنگ بھا جانتے ہیں جو اد سکے ثمر کا خزا جانتے ہیں جسے اہل غفلت حیا جانتے ہیں اوسے ہم تو یک قضا جانتے ہیں تم ہی ہو جسے سب خدا جانتے ہیں وہ دنیا کو وقف قنا جانتے ہیں نکیر کو جو یہ بہلا جانتے ہیں یہ ہم عشق کی انتہا جانتے ہیں مگر ٹکوا ہم جا بجا جانتے ہیں ترے گھر کو دار الشفا جانتے ہیں جو اس عشق کی ابتدا جانتے ہیں </p>
---	--

تمہارے رخ و زلف شاید یہی ہیں	جنہیں لوگ صبح و ساجانتے ہیں
کسی سمت اوڑھتے نہیں جز تمہارے	تمہیں کو یہ دست دعا جانتے ہیں
کسی کا تصور نہیں عاشقوں کو	فقط تیری حمد و ثنا جانتے ہیں

سمجھتے ہیں ہر دل کی تو فرحیت
وہ آئینہ حق نما جانتے ہیں

بلا کی حسن میں آرایش و ایجاد کرتے ہیں	پر بزاؤ و نکودہ لوانہ یہ آدم زلو کرتے ہیں
جو انسان عشق نینغ ابر و جلاد کرتے ہیں	وہ عاری زندگی سے بدقبضہ گویا کرتے ہیں
جو غمخوار دن میں اپنے ہواؤ بھی در کرتے ہیں	کہیں باقل غم و حسرت پیدا کرتے ہیں
وہ خود کیسا ہے جسے ان حسنیہ نکو بنایا ہے	انہیں سب دیکھتے ہیں ہم تو بس گویا کرتے ہیں
کہان خاموش لکیر پاؤں کی رنج کا غل ہے	اسیر کا کل بچان یوہین یاد کرتے ہیں
یہ قول طائر جان ہے کہ حیرت چاہیں نکلیں	قفص میں رہے پر فطر صبا کرتے ہیں
محبت اپنے ہم خلقت سے خلقت کو ہوا ہے	وہ خود کشریرین ہم غم فرہاد کرتے ہیں
جو بالائے زمین آیا وہ زیر خاک جائیگا	سنا ہے شہر خاموشان بھی آلود کرتے ہیں
وہ کیا کم چشم جادوئی کیا ہو گین جگو	تماشا ہے تری ایجاد میں ایجاد کرتے ہیں
ساتھ ساتھ سال سرو گلشن باغ عالم ہے	وہ ثمرہ کچھ نہیں پاتا جسے آزاد کرتے ہیں
شکایت غم کی کیا پہ گئی نقدیر جسد ہے	جو ہم پر رحم کرتے تھے وہی ہوا کرتے ہیں
جو اونکی سختیوں سے دل ہم انلاں تو سمجھتا	اے نادان کو یہیں موسم کو فو لا کرتے ہیں

<p>یہ نادان مفت اپنی زندگی برباد کرتے ہیں کمان ہے اور فراموشی تجھے ہم یاد کرتے ہیں رگ شر یا نکو وقف نشتر فضا کرتے ہیں جو نرم بچیں کرتے ہو تو ہم فریاد کرتے ہیں</p>	<p>ہو اک عشق تو مہر بالموس کی ناموافق ہے وہ غفلت ہی پہلی نہیں کچھ خیال انسانہ اور تجھ تمہارے موسیٰ مرگان پر بستر مایل نہیں کرتے بہلا سچو نودل میں کیا ہمیں کشتیوں پہناتی</p>
<p>تغافل یہ نہیں حیرت نجاہل عارفانہ ہے محبت ہے جو ہر مشکل میں وجہ ہلا کرتے ہیں</p>	
<p>فرشتوں نے نہیں ہوتا جو آدم زاد کرتے ہیں اونہیں ہے سب سنگر سیکڑ ورنج اور کرتے ہیں وہ ہکمو ہول جلاتا ہے ہم یاد کرتے ہیں اگر حق پوچھے جسے تو خود لاد لو کرتے ہیں بلا سے ہم خوشی تیری دلنا شاہ کرتے ہیں اوسی کو چے میں جا کر ہم تجھے آزاد کرتے ہیں غضب ہے گل سے بلبل کو جدا صبا کرتے ہیں بست تنگ آ گئے اب کیئے فریاد کرتے ہیں</p>	<p>ہزاروں کی فتون میں ہی خدا کو یاد کرتے ہیں جو کو چے میں تونکے نالہ فریاد کرتے ہیں ہمارے اندرون تقدیر میں ہے انقلاب الیسا یہ بار عشق کیا انسان ہے اور نئے کے قابل تھا اگرچہ کو چھ قاتل میں سر کٹنے کا خطہ ہے قطعہ وہیں پر تھکوا لیچے نہیں جس جاتر جی امتحان رقیب آ کے برکاتے ہیں اور غم شکر کو پریر و خوش ہجراتا ہے مظلوم کے نالوں سے</p>
<p>فقط اونکی تغافل بھی نہ کہہ گئے حیرت ابھی وہ دیکھئے کیا کیا سہا بجا کرتے ہیں</p>	
<p>یہ کہنے تھکوا جیسا ہے تو کیا رشتہ میں دشمن کی سر دیکھ کے آنا ہشت میں</p>	<p>یہ کہنے تھکوا جیسا ہے تو کیا رشتہ میں دشمن کی سر دیکھ کے آنا ہشت میں</p>

آخر وہی ہوا کہ جو تمار فرشتہ میں	د فرخ کی راہ ہو لکے ہو بچا بہشت میں
قرآن تیرے رحم کے آفریدگار	اچھا اثر دیا حرا اعمال فرشتہ میں
کیا پوچھتے ہو حال کو مجھ تیرہ بخت کے	دل پہنسا گیا ہے گیسو عجز فرشتہ میں
کشتہ کیا مجھ لب شیریں کے عشق نے	قسمت نے مجھ کو زہر دیا دہشت میں
تشبیہ لو سکی دیتے ہیں کیوں رعب سے	آئینہ کا شمار تو ہے سنگ خشت میں
دیکھیں اب اسکے نخل سے کیا ہمو پہلے	بولتے ہیں تحم عشق تو ہم لگے کشت میں
دیکھیں تمہارا شعلہ رخ اب کسے جلا	د لکو تو ہونک تا پا ہے پہلی بخت میں
تم ہی رہو جو پاس تو ہو لطف و زہار	ہم رہ کے کیا کرینگے اکیسہشت میں
حیرت جمال جلوہ جانان کہاں نہیں	کعبہ میں بھی دیکھی گوی ہے کشت میں

حیرت ملیگا کعبہ دل ہی میں بکوبار
اوسکی تلاش ہے تو نہ جاو کشت میں

تمہیں نہاں تو نہیں ہوسخ کے پردیمن	یہ کون بول رہا ہے دہن کے پردیمن
لباس ناہ میں جب سے تیر جلوہ نما	اونہیں کی زلف تنہی شاید کہیں پردیمن
تمہاری چشم کے وحشی گئے جو میرا کو	وہی چلاوے ہیں اکثر ہر گے پردیمن
نظر بناؤ بھائے بہلا پر کیونکر	تمہارا نور ہے اس انجن کے پردیمن
فرزے سبزہ کہیں پر کہیں گل خوشبو	غرض تمہیں ہو بہار چہرے پردیمن
تمہاری زلف کی خوشبو اڑی جو غیرت	تو جالسی ہے دھشک خن کے پردیمن

<p>نہی نہاں تہاغم کوہ کن کے پردہ میں تھا ہے روح ہماری بدن کے پردہ میں اونہیں کا جلوہ ہے شمع لگن کے پردہ میں مگر ہے جو طنی اس وطن کے پردہ میں خزان چپی ہے بہار چن کے پردہ میں بزیر خاک ہے بیت الحزن کے پردہ میں یہ شمع رہتی ہے فالوس تن کے پردہ میں وہ منہ چپکا پڑے ہیں کفن کے پردہ میں تمہارا عشق ہے رنج و محن کے پردہ میں تمہارا حکم ہے اس پیرہن کے پردہ میں</p>	<p>ترے کرشمے نے اے عشق جان شیریں سمجھ گئی ہے اسی ہی عذاب دینا ہے جہان کے بزم میں ہے ساری خوشیوں کی عدم سے آنکے دنیا کو جانتے ہیں جن فغان پہ بیل تالان کے اے گلوہ ہنسو لگا کے باغ عدن خوش ہو اگر شاد تمام جسم ہے روشن قیوم کے دم سے ہو رو نمائی میں لیتے تھے دل ہزاروں کے بغیر جان لئے سیری پھوڑنے کا نہیں نہیں ہے غالب خاکی میں روح کا مسکن</p>
<p>تمہارے سر پہ ہے سایہ اونہیں کا حیرت وہی جو رہتے ہیں حرج کن کے پردہ میں</p>	
<p>بروانہ تنکے جلتے ہیں ہم مہر چرائیں تاثیر عشق رلف معجزہ چرائیں لو بنگلی ہے شکل صنوبر چرائیں نہر چھی نظر نہ اونکے سے تیر چرائیں کیا روشنی ہے سبے فزون تم چرائیں</p>	<p>ہے عکس علم رخ نور چرائیں پیچیدہ دودول جواوٹھا سب کرائیں خالی نہیں کوئی قدموزونکے عشق سے بجود ہو دل وہ رنگہ روغن کہاں پہلا اندرون گنگو یہ سحر دل کی ہے</p>

روشن ہے مہر ہی کوئی اور سپر تو جاندے
 بینی کی ضو کو چہرہ روشن پہ دیکھ
 منظور ہے کہ بعد فنا بھی جلائے
 اللہ سے عشق جاتے ہیں سپر کے بل
 جسے کہتے تو لو ہے اوسہی ست کو لگی
 پروانو کو جلال دکھایا ہے کس جگہ
 انصاف سے ترائیں جو روشن ضمیر ہیں
 ہے عشق جلوہ گر کہ فزراں ہے داغ دل
 کیا یہ بھی شیفہ ہے رخ بے نقاب کا
 روشن ہو کہی حے دل کی طرح جلے
 جی ہے پاندنی کی تکلف تو دیکھتے

یہ شعبدہ ترا ہے قسوں گے چراغ میں
 شعلہ ہی لو اوٹاٹے لگا سر چراغ میں
 بہتے ہیں خون کشتہ خنجر چراغ میں
 تیغ اجل کے دیکھتے جو ہر چراغ میں
 ہو جلوہ گاہ نور نہ کیونکہ چراغ میں
 برپا ہے ایک قدرہ مخضر چراغ میں
 ہے نور داغ دل کے برا بر چراغ میں
 یا روشنی ہے کعبہ کے اندر چراغ میں
 شعلہ ہے اپنے جیسے باہر چراغ میں
 تقدیر بے فروغ رہے گر چراغ میں
 جلتی ہے مابتاب کی چادر چراغ میں

حیرت ردیف شعر کو پر اشتعال دو

پہر روشنی کرو نہ مکرر چراغ میں

جلوہ ترائیں جو شمع چراغ میں
 نظارہ نکا تجھے رخ پر یہ حال ہے
 اللہ سے شعلہ رخ روشن تر فروغ
 ہے عکس گمیز کانخ آتش میں نہیں

پہر لاکھوں جانیں جاتی ہیں کس چراغ میں
 پروانے جیسے جلتے ہیں جا کر چراغ میں
 لو کا نہتی ہے خوف ستھرہ چراغ میں
 جیسے نیکو شعاع ہوا ہے چراغ میں

یاد فرہ جو تھی دل سوز انہیں رات بھر اوس شعلہ دہ سے جبکہ ہوا وہم سرخ آپکا ہے گیسو مشکین بن جلون پر دانوں کی طرح کوئی جی دیکھ کس تین یوں گیسو سیاہ رخ آتشیں پہ ہے لکھتے ہیں تیری شان ہے کیا جلتا نہ لوگوں کو بشکل دل بھجنا یا یہ تھی غرض اسے زلف عزیزین نرے تو نظیم کے لئے	سوئے نود کہنے رہے نغز چل غمین ماری نصیاد ڈر کے ٹوک کر چل غمین یا نوز جو کہ رہتا ہے شب بھر چل غمین جلتے ہیں سوز عشق کے نوگر چل غمین جیسے دہوان ہو شعلہ کے اوپر چل غمین جب نود دیکھتے ہیں نغز چل غمین سینو نہیں دھجے دھجے ہو چل غمین شعرا و ٹہا ہے دیکھ کھلے سر چل غمین
---	--

حیرت کمال جلوۂ جانان نود دیکھتے

اک نود ہے قیاس سے باہر چل غمین

نہ بوجہ ہنسے کھلن ہم اور سہ اچا رہتے ہیں ارادہ ہے کہ بستے جا کے اب نہ تھوڑے ہیں تو تھے سو خطرۂ جان اور کیا حاصل نہیں بلے وفا پائے گلوں میں باغ عالم حری تصویر کا خاکا بنایا جس صورت نے یہ اہل دام کا کل میں بچاں آنکھوں والے نگہ تم میں اچا نہ ہو کہ وہ دیکھو اگر انکاد	اب اک مدت سے کنج عافیت میں رہتے ہیں سنا ہے لوگ ان کے نالہ و فریاد رہتے ہیں وہاں اب ہم نہیں جاتے جہاں جلا در تھیں اسی باعث سے مثل سر و ہم آزار تھیں اوسکی جستجو میں مانی و ہزار تھیں مخالف طائر دل کے یہی حصار تھیں ہمارے دل میں ایسے نود تھے مرشد تھیں
---	--

<p> ستم جو کئے تھے وہ ہکلو یاد رہتے ہیں رگ شریاں کے دشمن بھی قصا دیتے ہیں تکبر آگیا جنکو وہ بے اوستا رہتے ہیں خدا کی یاد میں ہر وقت آدم زاد رہتے ہیں اسی باعث سے ہم جو الہ آباد رہتے ہیں میان گلشن ہستی مہی بر باد رہتے ہیں وہی اس عالم فانی میں بے بنیاد رہتے ہیں بہایم بھی ہر شہر آدم زاد رہتے ہیں وہیں پر لچلو انکو جہاں جد رہتے ہیں </p>	<p> فنا کے بعد بھی ظالمو ہرگز نہ ہو لینگے حسیناں جہاں کہتے ہیں خوشتر مر گئے جو تلمیذان لائق ہیں وہ ہیں کھٹاں بہایم ہیں وہ آدم شکل جو ہیں طالب دنیا خدا کے نام کا باد ہے جو سر زمین کی ہوا خواہی ہیں جو جو ہیں تیاں کتیر پرور حماقت سے الگ ہو کر رہے ہیں ہرگز گئے نہ دھوکا کھائے انسان کس طرح اب رہیں کڑی زنجیر کا کل کی اوستا کہتے نہیں </p>
--	--

جو ہے زیر زمین بستی مہین چل سوتے
 کہ باشندے وہاں کے شریک آباد رہتے ہیں

<p> لٹتی ہے روز دولت دیدار ہمیں اون وحشیوں کی شام کہیں سحر کہیں یار شب فراق کی بھی سحر کہیں کٹیے جو خیر اور کا سر کہیں اسے مہر تو ہی زیست کی خفا کہیں قصب فراق کا ہو مختہ کہیں </p>	<p> محو حال کو نہیں آئے نظر کہیں جنکو ہے عشق چشم نہیں لونا کہیں اندھیرے سوا نہیں آتا نظر کہیں مانگو دعا یہ دے کہ نکو بھی نجات تیج شب فراق سے کیونکہ وہاں رہیں آئی نہیں ہے بند اجل تو ہی حرم کہیں </p>
--	--

قسم کے ساتھ میرے موزن بھی سنگ	شاید جہان سے اوڑ گئے مرغِ محراب
دشمن ہماری جان کے غیر و نکی زندگی	الفتمتماری نیک کمین ہے کہیں
ڈھیلے ہیں پیچ باندہ لوہور اکھیل ہے	دیکھو چلک نہ جائے تمہاری کرکین
ہم دیکھتے ہیں چشم تصور سے آج کو	سمجھو تو جو کہتے تھے ہیں اہل نظر کہیں
سن سن کے حال غیر در اس کے کہیں	مشتاق وصل جی سے نہ جا گذر کہیں
تم جب سے اوڑ گئے مرے پہلو سے کجک	ملتی نہیں مجھ سے دلی خبر کہیں

بچپن کر دیا ورے نالوں نے نب کہا

شاید بیان قریب ہے حیرت کلا کہیں

محو لقا کے یار کہیں خیال ہیں	کہنے لباس میں ہیں جو گویا گول ہیں
جو ادنیٰ خاک لے لہ ہیں خوش حال ہیں	دنیا پسند لوگ تو گردِ ملال ہیں
غلمان و حوروں میں بشر سے غرض نہیں	ہم اور نکو جاستے ہیں کہ جو بھیل ہیں
حق میں جوتی شناس تو پہلے ہی چلے	اب لوگ اس فاش کے خواب خیال ہیں
دنیا سے پیو اسے کیونفر نہیں	ہاں اس سے جو بچے ہیں اہل کمال ہیں
ہم سے بے لگتے ہو یہ کس کی از پس قطع	اے منکر و فکیر یہ کس کے سوال ہیں
وہ بولے ہم کو خالق اکبر کا حکم ہے	ہم ایلچی ہیں بیچ کے فخر و فلاح ہیں
سکھ دیا جواب کہ ہم تو تمام تر	شرم گناہ سے عرفی انمول ہیں
دنیا میں جس سے ہوش ہوا ہم کو آج تک	شوق لقا ہے شاعر شیریں مقال ہیں

<p>بند کین ہم اونہیں کے جو پرسان جالین اس بوستان کے اٹھو مل نال ہیں داخل سیان سجا قصہ بدال ہیں جو اس سے بچ رہے ہیں ہی خوش نالین کمائیں مگر ریاض کے لقمے حلال ہیں اسے غافلویہ حوصلہ لایزال ہیں یہ ہی اونہیں کے سایہ جاہ و جلال ہیں اب سیر کر کے بال بھی ٹھک و بال ہیں دعیش اتو معرکہ انتقال ہیں</p>	<p>القصہ یہ جواب کا ہے عاتمہ بخیر بہ رنگ گلشن امکان عیان ہوے یہ تل نہیں ہے آپکے رخ پر پئے اذان لذات دنیوی کی ہوس میں ہیں بچے شور تو لید رزق ہوتی ہے التسان کیلئے ہو سکتی کس سے عالم امکان کی بچ و ش روشن گر جہان ہو ہیں مشورہ و مر یارب ہو اسے بارالم سے یہ تالوان عیش و نشاط زینت کے ابام چلے</p>
--	--

حیرت خدا کے عشق میں جن جن کا ہوا

اہل بقاد ہی ہیں جن ہی لازوال ہیں

<p>یہ مرا آئینہ ہوتا نہیں شکر کس دن نہ ڈرے تجھے ہم اے چشم فسونگ کس دن آپ کرے تین علاج دل مضطر کس دن یاد آئی نہ تری زلف معبر کس دن حضرت عشق نہ تھے صفا لشکر کس دن حسرت دید میں تڑپے نہیں دن کس دن</p>	<p>دل میں آتی نہیں یاد رخ الور کس دن ہم کو سید ہے لڑائے شر تو کس دن یر و حشت کافلق کیوں ہے بچان کس دن سانپ کو قوت نہ چلاتی پہ ہار کوٹے رہنے ہیں رنج و الم حسرت و مایہ کس دن کب ہو جلوہ نما آپ جو مشتاق محل</p>
--	--

عمر ہر عاشق ابرو کو نہ پوچھا کیا ر
 منتظر و عدۂ فردا کے ہنسیاں حال
 پے نسیم و رضا کب نہ بھکا کی گردن
 دل سے کب بوسہ ابرو کی ہوس جانی
 ر و اوٹے قیدے کا کل کو چومنے دیکھا
 شیشہ دل میں کب اتر گیا شہسباز
 کب گئی دل کی تڑپ کب مجھے شکیں ہی
 اگر دیا حسن خدا دوسے تم کو بے بک
 باد یہ گرد کے مسکن کا نہ پوچھو احوال
 زبد کی مجھ پر عبث طعن ہے اے پیغام
 آئینہ دیکھ کے شاید ہوئے خود مجھ حال
 پوچھتے کس سے بہلا احوال جو اخط شوق
 بسمل تیغ نگہ میرے سوا تم سے کو
 عمر ہر دے نہ بھلی خلش نوک مرثہ

نہ شمشیر تغافل نہ ہا سر کس دن
 دیکھتے ہوتا ہے ہنگامہ محشر کس دن
 میں اطاعت سے ہوا آپکے باہر کس دن
 میری گردن نہیں رہتی نہ خیر کس دن
 رحم ہی آیا تو مجھ سے بلا پر کس دن
 دیکھیں یہ آئینہ ہوتا ہے سکندر کس دن
 آپ بیٹھے مرے پہلو کے برابر کس دن
 نہیں یوں پام پر آنے تے کئے کس دن
 تمہیں کہو کہ بگو لوں کا بنا گہ کس دن
 کب پی میں نے ملی تھی مئے اطہر کس دن
 نہیں اسطرح بہلا تھے منیر کس دن
 کے کیا نام تو پہرا یا کیونکر کس دن
 اب شمشیر کا دیکھا تھا شاد و کس دن
 رگ جان میں نہ با بار کا نشتر کس دن

دوسرے نصحت یہ کہا جاتے ہیں اب تو حیات
 دیکھیں اب تم سے ملتا ہے مفرد کس دن

اب تو جہاں میں ہند سے بدتر قفس نہیں
 دامن بلا میں کون شہر تجس نہیں

مجبوریہ ہوئے کہ کس شے پہ پس نہیں
 یارب زمین ہند کی تاثیر کیا ہو
 مولابا اوسکو پہنچ جو تسکین دے
 اب مسجدوں میں شوکت اسلام کو نمود
 پہونچا بنگالیہ تو سن عراپ تک تجھے
 بکھو جہان کی آمد و شد دیکھو آدمی
 جب تک نہ جل کے خاک میں لو رہی جہانگاہ
 پیدا ہوئے جہان میں جو سب بھلا پسند
 قسمت کی رو سے کچھ رو کم و بیش ہو تو
 جس قافلہ میں دیکھتے برپا ہے شور و غل
 ہم طائر و نکر قید کی صیاد فکر کیوں
 رنگ جہان کو دیکھ کے کتنا ہے ہر طرف
 مجمع ہو صلح کل ہو وہ بہتر ہے ہر طرح
 سن بیان ہے جہان نہا نہ ہے کس مرتب

اوس دشت میں کچھ ہیں جہان خار و شبنم
 وہ نیشکارو گی ہے بیان جسمیں پس نہیں
 کس کا دم کا وہ ملک جہان دادرس نہیں
 بے روپ ہیں مہر ج کہ چتر کلس نہیں
 اس سے تو تیز رو کوئی دیکھا فرس نہیں
 زندہ جو پار سال تھے وہ اس برس نہیں
 میں عاشقوں میں آکھتے ہوں بنی المونش
 خارا الم سے پاک تری کوئی نس نہیں
 بے رزق ترے فیض سے مور و گس نہیں
 نالان ہیں درد مند صد آجوس نہیں
 بے بال و پر ہیں حاجت کنج قفس نہیں
 اب اپنی زندگی کی حید کچھ ہوس نہیں
 جمید ہیں ہے فساد تو وہ کانگرس نہیں
 اب گوش آشنائے مدد آجوس نہیں

حیرت پناہ مانگتا ہے تجھے اے کوہِ م

جزیرے اب بیان کوئی فریاد رس نہیں

کیا اب بھی کچھ غل ہے نہما کر دماغ میں

دشتِ زرد سے پر تے ہو کسے سرانغ میں

<p>گہر میں بج دلو چہین نہ صحرانہ باغ میں سعد و دم جو کہ شب مرقد کی نیرگی دست طلب سمیٹ کے بدلاؤ پاؤں کو شیر بن کلام نیک جو ترش گو بشر کوئی صدا پسند کوئی ناگوار گوش</p>	<p>و حشت سما گئی ہے یہ کیسی دریاغ میں یارب وہ روشنی کے دے لکڑی باغ میں آسودگی کا لطف ہے اس انفل غ میں شہرت ہے یہ جہان کی بل بل غ میں اس قفس کے کو دیکھ لو طوطی نراغ میں</p>
--	---

حیث تمہاری آنکھ کے تل خشک ہو چکا
کیا روشنی ہو تیل ہو کم جین چل غ میں

<p>تم تو رہتے ہو بد گمان دل میں ماہ و ش تیری سرد مری سے سخت گوئی نیک خدا کے لئے تند خوئے کہ نہیں سکتے کہتے ہیں ہم سب کو دی چوڑو صدر عشق جب سے دیکھا ہے اک جہان کے نظریں خار ہوئے وہ سید بخت ہے جو رکتا ہے نبض دیکھی تو بول اٹھئے افسوس دراغ و اماندگی دکھائیں کسے</p>	<p>اب تمہاری جگہ کہاں دل میں چاک ہیں صورت کتان دل میں پوٹ لگتی ہے بد زبان دل میں حسرتیں دل کی ہیں تپان دل میں دیکھو ہو جاؤ گے گراں دل میں تب سے ہے شور الامان دل میں آئی جس دوز سے خزان دل میں الفت گیسو سے بنان دل میں درو ہے اسکے ناتوان دل میں دس گئے ہیں جو رفتہ گان دل میں</p>
--	--

لیجے اب ستائے ہم نے سمنے پاؤں میں ڈالیں اونکے آپ کی بکروی کی شہرت سے آخر حق ہم کند الفت سے	کر لیا قصد ترک جان دل میں تہیں جو الفت کی بیڑیاں دل میں ریشک کرتا ہے آسمان دل میں لائے اونکو کشان کشان دل میں
---	--

اور کا غم نہیں مگر حیرت
تھم نہو ہم سے بد گمان دل میں

کیا کیسے کام آسکتے ہر دم آفات میں امیاز تفرقہ جنگو نہیں جزا میں اب تو یہ انداز ہیں اہل جہان کے بات میں اوس تلون خیر بر رخ کا ہوا کیا اعتبار جسم دجا نگو ہو تک تاپا تو آشک غم نفس امارہ قرین جو کعبہ دے لے اگر توابع شیطاں ہیں چاہا ہے یا لینو لیا سرکشی کرتے ہیں بندو سے سرکشی ہیں بشر ہی شمرہ شطرنج انکی کیا باط آج تک کس ابرو سے تو نے کی میری ہر نفس کی آدھ شہیں سحر خیز اہی نام	خرد مانع ہاں بخت قدرت بے عدل کائنات میں اوس سپہ کار و نکل پہ چہرہ ظلمات میں صید اپنے گمات میں صیاد اپنے گمات میں بے شبانی ہے عیان چکی نفی اثبات میں چشم گریان مگر چلے سر تیری بیات میں سبے کہنے گفتگوں مارواوسی عفات میں کبر و نخوت ہے عیاں چکی ہر برکت میں جو سرا با غرق ہیں دریا احسان میں ہل نہیں سکتے جو پستے ہیں اجل کے مات میں اب ضعیفی میں فرق آگے اوقات میں خالق اکبر یہ داخل کر مر عادات میں
---	---

آبرو ایمان بچا کر ترقی دے دیتا ہے

یہ دعا کر بارگاہ قاضی الحاجات میں

تمہیں ہر جیسی مرتے تمہیں ہر جیسی
پر زار داں مضمون شفیقہ دلیل اور تے میں
غزالان حقین میں سنجہ نورس میں چین
نہیں معلوم کیا کہو کہ ہم سچی گدے میں
ہملا چاہے زخم دار کہیں لے اوپر تے میں
سنا وہ طائران ہم کہیں پے کتر تے میں
جو سقا رض قدم سے داس صبح کرتے میں
شکایت وہ نہیں کہ تے جو دم الفک کا تے میں

ازل کے دن کیا اقرار تے وہ کرتے میں
تمہارے لوگ اوصاف میں جب پاؤں دھرتے میں
نہیں اور غرض شغاف میں عکس اپنی آنکھوں
سیجے زبان کس روز نکو رحم آئیگا
گئے تو حضرت دل اپنی چاہے نہ نکلیں
ربانی کسطح سے ہو بشر کی اونکے سکون
وہی ہیں عاشق صادق نہی ہیں بھم بھون
نہیں انسان جو تسلیم رضا سے اونکی ماہرے

رہو بے خوف دنیا میں مگر ترسان ہو اونکے

کسی سے وہ نہیں ڈرتے جو حیرت اور تے میں

جان بے کل ہے کہ جس پر افسا ہو میں نہی
اس بل میں اور کوئی بتلا ہو میں نہی
لائق پالوئے جانان جنا ہو میں نہی
آئینہ تک آپکا محو لقا ہو میں نہی
اؤ کو یہ ضد ہے کہ کوئی دوسرا ہو میں نہی

دل پہ چلا چشم تو محو لقا ہو میں نہی
عاشق بیدل کی ابتدا شکوے کے الاہی
ہے اسی حسرت سے خون عاشق تاشا خشک
حد سے گذر اظہم کہ انصاف بھی کیا نہیں
یہ حد محکو کہ اوکا دوسرا عاشق نہی

<p>یہ تمنا ہے کہ جزیرے کی سی سانسے اس دل اندر سانچے آپ کیا واقف ہیں یار کے فیض قدم سے گمراہ روشن ہے کہتی ہے تیغ نگاہ ناز بہر جانباز سے ان حسیناں جہان کے دلیں یارب رحم غیر کے کہنے سے مجھے وہ نور گشتہ ہو چشم عاشق کہتی ہے کیونکر نہیں فرما جب زبان کا قصد ہر انجا ہو نہیں شب کے نالوں میں اگر یہ خطا ہو نہیں اور جو بالکھس مست میں لکھا ہو نہیں قاتل عالم یہ چشم قند زابو نہیں خوب رو بو نہیں اگر فوط و فا ہو نہیں اونکے جانب سے جو یہ دل ہر ہو نہیں آپکا جس سر نہیں ہر نقش باہو نہیں</p>	<p>یہ تمنا ہے کہ جزیرے کی سی سانسے اس دل اندر سانچے آپ کیا واقف ہیں یار کے فیض قدم سے گمراہ روشن ہے کہتی ہے تیغ نگاہ ناز بہر جانباز سے ان حسیناں جہان کے دلیں یارب رحم غیر کے کہنے سے مجھے وہ نور گشتہ ہو چشم عاشق کہتی ہے کیونکر نہیں فرما</p>
---	---

جب کہا غیر و نچہ حیرت پرست کا صفت
 بول اوٹے جس سمت ناسید خدا ہو نہیں

<p>حسیناں جہان جسکو نگاہ ناز کہتے ہیں رنگ نے ہیں روزن دلیں اب دساز کہتے مرے نالوں کو سن سن سکے کہتے ہیں شہو نگاہ قہر نے مارا جلا یا سکا ہٹ نے کمال عشق دیوانو نہ جانو آہ و زاری میں ستم کی آپکی شہرت نہیں کچھ میر باعت اگر اوٹے ہو فحش قتل آہ سوخا سیحانی ہے کس دن کہتے جب ہم گئے گذر</p>	<p>جو عاشق ہیں اب سیکو تیرے آواز کہتے ہیں حقیقت میں یہ جادو ہے جسے آواز کہتے ہیں انہیں کو لوگ جسے عاشق جانا نہ کہتے ہیں کرامت اسکو کہتے ہیں سے اعجاز کہتے ہیں جسے انجام سمجھ ہو سے آغاز کہتے ہیں جو سرگوشی میں رہتے ہیں وہی ہزار کہتے ہیں جلا دینے تجھے اے توفیق برداز کہتے ہیں سنا ہے لوگ تمکو صاف اعجاز کہتے ہیں</p>
--	---

کبھی تو رحم کر سیادہ بچتا نیگا آخر کو	ہمارا مرغ جان ہے مائل بہ وار کتے ہیں
تپ غم کی شکایت اوتے ہو بیفائدہ حیر	جسے تم سوز سمجھو اوسے وہ ساگر ہیں
<p>نہنا، اونہیں جنکی ہوا ماں بچو جاتے ہیں</p> <p>جنہیں دیکھو مگر قاتل کے خواہاں ہو جاتے ہیں</p> <p>یہ تل نہ پر فریپ لفظ تان ہو جاتے ہیں</p> <p>ڈراتا ہے کسے نار کیلئے غرور سے اودا عظم</p> <p>نہرتے ہی نہیں کہتے ہی کہتے ہیں کہ جینگے</p> <p>گلے کے عکس سے کنڈھ چکے ہیں ٹیلو کو سنکے</p> <p>مباک مژدہ جامہ درسی سننے ہو دیوانو</p> <p>پہنسا جاتا ہے مغ دل تو اوندکے داگتے ہیں</p> <p>اگر تیغ نظر اوچی پڑی ہنسنا نہیں لہزم</p> <p>تہسار کشتہ زخم گانکے مرقہ کے نشان ہیں</p> <p>نزام ناز سے تلوار کی زخم پیرا ہے</p> <p>تہسار کا منت موز دکا پڑنا ہے جہلمایہ</p> <p>خود رو نہایکا مائل کا ریرہ دیکھا</p> <p>اونہیں کو کشتہ مار سیہ خلعت سمجھی ہے</p>	<p>نشب فتن کے صدر کا شرجان ہو جاتے ہیں</p> <p>قضا آئی ہے اپنے دشمن جان ہو جاتے ہیں</p> <p>کہ ہو کر جو سیر سہلستان ہو جاتے ہیں</p> <p>ہمارے داغ دل مہر درخشاں ہو جاتے ہیں</p> <p>وہ اب ہم پہلو سے عمر گریزاں ہو جاتے ہیں</p> <p>ہلال عید یا زرب گریبان ہو جاتے ہیں</p> <p>بہار آئی ہے نخل باغ عریان ہو جاتے ہیں</p> <p>ترے کیوں ہو شرجان طائر جان ہو جاتے ہیں</p> <p>لہور و سینگے جو زخم خندان ہو جاتے ہیں</p> <p>جہان نہ دفن ہیں نخل معیلاں ہو جاتے ہیں</p> <p>جہاں چلتے ہو دان گنج شہیدان ہو جاتے ہیں</p> <p>وہیں کی خاک سے سر و گلستان ہو جاتے ہیں</p> <p>کہ نامہ مہر کے زرب خاک پہنا ہو جاتے ہیں</p> <p>تصدیق جو ترے لیے زلف پیچا ہو جاتے ہیں</p>

دماں مصروف سیریاغ ہیں ساتھ غیر تکیہ
ہمارے طبع بیکوہی جلاتے ہیں ہوا کر
وہ اکدن لڑ دلو کر سر پہ رکھے ہاتھ دلو
دور شوق سے جاتے ہیں ہم کو سے قافل میں
مجھے کو کہ نہیں سکتا تھا سر رو کے روشن سے
جو کہنے اوتنے اب جی سے گزرتے جاتے عاشق
عجب کیا ہے جھوڑو روڈ دلو دین کشتی تیر کو
توں جو پڑتا جاتا ہے جو نوحہ جوش آن رہا ہے

جگر کے داغ یاں شگستان ہو جاتے ہیں
ترے ہی مرتبے اے شمع سوزاں ہو جاتے ہیں
جو نادان باک چاہے زرخندان ہو جاتے ہیں
اجل سے راہ دین دست و گریبان ہو جاتے ہیں
مقابلہ جگہ کے آئینے بھی لڑتے ہو جاتے ہیں
تو فرماتے ہیں ہم ممنون احسان ہو جاتے ہیں
ان آنکھوں سے عیاں آتا رطوفان ہو جاتے ہیں
کچھ اپنی بیوفائی سے پشیمان ہو جاتے ہیں

اگر ملک عدم کا قصد ہے تو چپ چسپ
ہو جاتے ہیں سو نہ خوشان ہو جاتے ہیں

الفت میں کیسے کوئی مر جائے تو جانیں
تیرے فکر یار ہے اب قتل چار تیار
کتنے ہی کی ہے بات کہ ہم مرنے ہیں تمہیں
بیل یہ قفس میں نری بیودہ سر ہے
یاں صبح گزرتی نہیں دن وعدہ شبنم
کھاتی ہے سرزمین میں یہ مرنے شبنم

یہ کام ہے اپنا کوئی کر جائے تو جانیں
عاشق کوئی جاننا زادہ مر جائے تو جانیں
دیکھیں جو کوئی جی سے گزر جائے تو جانیں
کل تک ترے نالو کھا اڑ جائے تو جانیں
پہ آئے شب بھل سحر جائے تو جانیں
کوئی پر پروا نہ کر جائے تو جانیں

اس عالم ہستی میں دہریہ بھی حیرت

انجام بخیر اپنا گذر جائے تو جانیں	
<p>دل چپے قید سے یہ خواہش تقدیر نہیں غور سے دیکھا جو دنیا کا مرفع ہے یا بنو ٹھکانوں نے جگر پتھر کا تھم جو روٹھو تو مناسکتا ہوں پر یار اپنی تقدیر سے نالاں ہوں تھا آپ کیسے سلسلہ زلف مسلسل کا اسے کیا کم ہے بعد وزن ہی سہاوس پر نہ نشین کا لحاظ اب ہم ترع ہے آتا ہو تو آجاؤ ابھی</p>	<p>تیرہ نجی ہے غم زلف گر بگر نہیں تری تصویر سے بہتر کوئی تصویر نہیں یار سے نالہ جانسور میں تاثیر نہیں دل بگر جائے تو اسکی کوئی تدبیر نہیں یہ سمجھ ہی کی خطا ہے مری نقص نہیں تیرے دیوانے کو کچھ حاجت رہ خیر نہیں درخت سے یہ کہتا ہوں کفر چہ نہیں دم ٹھٹھکا ہے کوئی ان میں تاخیر نہیں</p>
<p>دل بچاتے نہیں جیت رہا کرتے ہو یار کا ناوک درگاہ ہے یہ کہہ کر نہیں</p>	
<p>کچھ سوے و دم بیمار نظر ہے کہ نہیں شگدل نجسے جفا جو کے ستم سہتا ہوں زلف شگونی کا تصور نہ کر دکتے تے نہیں معلوم یہ اندھیر رہیگا کب تک کچھ مجھ پر نہیں متوقف کہ ڈھونڈ ملے ہو چٹا ہے ملک الموت سے اکدن چھکو</p>	<p>پہر ہی رو نہ تجھے دیدہ نہ ہے کہ نہیں نہ ہی کہوئے وراثت کا جگر ہے کہ نہیں دیکھو اندھیر وہی پیش نظر ہے کہ نہیں یا الہی شب فرقت کی سحر ہے کہ نہیں آپ ہی فرماتے معذوم کہ ہے کہ نہیں آجکا کو چہ قاتل میں گذر ہے کہ نہیں</p>

ظلم کرنے کا نتیجہ بھی کبھی ملتا ہے	شکوہ ہنگامہ محشر کی خبر ہے کہ نہیں
شیشہ دل میں جوا در انوع کیسا اسکا	آئینہ عکس رخ یار کا گر ہے کہ نہیں

کتنا مشتاق ہے کہتے ہیں وہ اغیار تو	دیکھو حیرت کی نظر جانب ہے کہ نہیں
------------------------------------	-----------------------------------

ابو آہ دل سوزا نکا اثر دیکھتے ہیں	ہمسے کتبک نہیں سچے ہونے پر دیکھتے ہیں
صورت آئینہ سکتا ہے یہ ہے غلبہ عیب	منہ سے کچھ کہہ نہیں سکتے ہیں مگر دیکھتے ہیں
کونسی شے ہے کہ جسمیں نہیں جلو تیرا	ہمکو تو بھی نظر آتا ہے جدہر دیکھتے ہیں
عزت و مال کیا ذکر علاوہ اسکے	آپکے عشق میں ہم جی کا فر دیکھتے ہیں
رخ کسی اور طرف دیہان کسوی طرف	اندون آپکی بے طور نظر دیکھتے ہیں
زلف ننگو نہیں نظر آتا ہے چہرہ اوکا	شب تاریک میں سامان سحر دیکھتے ہیں
اپنے دل میں بچ سمجھتے ہو کہ ہم کچھ ہیں	ہم مخی طاب ہیں ادھر کیا وہم دیکھتے ہیں
کوئی مشوق نہیں سخت جہانگیر الیا	ہاں مگر آپ کا پتہ رکا جگہ دیکھتے ہیں

سو کے اوٹتے ہیں تو کہتے ہیں خدا خیر کرے	روز ہم خواب میں حیرت ہی کا گریں
---	---------------------------------

بے ادب کے ابو جی نہیں لگتا سا نہیں	شاید ہیں کہلا دیا کچر لک کے پا نہیں
گنت نہیں خدا بھی تمہاری زبانیں	بجا کلام عاشق شہید کے شاخیں
آرزو میں ہے سدا کہ ہوائے فنا	شہور میں جو عیسے دوران جہا نہیں

برہم کر و فواج تو عاشق ہوں منتشر جانبر ہو کس طرح کوئی کوچے سے آپکے فراد و قیس و اوسے الفت سے چلے قوس قزح سمجھتے ہیں جبکہ فلک نگاہ دل لے لیا اوسید کا ہوے جس سے ہم کلام	ہمک جبک زلف کہتی ہے یہ اونکے کانچین تیغ نگاہ ناز نہیں ہے میا نہیں ٹھرا کرے سوانہ کوئی امتحا نہیں اون ابر و نکا عکس ہے یہ آسمانین یہ ساحری کہاں ہے کیسکے میا نہیں
--	--

بد ظن کیا ہے ہم سے جو حیرت کو بے سبب ان مغویوں کے سانپ سیدگار بانچین

پلوچوں کہ کس لئے تری نظر میں ہوں شہور خلق گر چہ میں دیوانہ وار ہوں اغیار کے بھی دلیل کھنگتا ہوں بار بار رتبہ بیت بلند ہے مجھ خاکسار کا عمر و ان کی چال سے منزل قریب ہے اغیار جو کہیں اوسے باور نہ کیجئے	دل میں ہے آج یار کے گردن کا مار ہوں غافل نہیں ہوں بار سے وہ ہوشیار ہوں کاٹا تری لطف میں جو آگ لگتا ہوں رہتا ہوں دلین یار کے مدین غبار ہوں یہ اسپ نیر و ہے میں حسیہ وار ہوں یہ سب سخن فروش ہیں میں جان شار ہوں
--	--

کتاب ہے مجھ سے آنکے ہر دم خیال یار حیرت میں تیرے غنچہ رد گلی ہمار ہوں
--

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں آجائیں بعب غم میں ہم وہ بشر نہیں	ساں سو برس کے ہیں کل کی جنمیں کچھ آج کی ملت میں ہیں گڈ گڈ نہیں
--	---

<p>تیغ نگاہ یار کی پیدا سپر نہیں لیکن مریض عشق کی جانب نظر نہیں اندھیرا سپر یہ ہے کہ ہوتی سحر نہیں بیشک نال عیش ہو لیکن شر نہیں وعدے کا ہے یہ حال ادھر بال ادھر نہیں اسیہ فخر ہیں بولتے درود و ہر نہیں</p>	<p>جس پر پڑے پیرا و سکو خدا ہی تباہ و مشہور خلق عیسے دوران تو ہو مگر اک توفیق وراق کے سے بد جانگزا سرو سی جو کہتے ہیں نساخہ تمہیں بکا کیا کہتے اس طرح کے تلون مزاج کو کیا جانیں کیسی جوڑ جاتی رفیقیت</p>
<p>رکے قدم چو وادے زلفت میں بہہ لک حیرت سوا انہما رسا کیسے کا جاننا</p>	<p>رکے قدم چو وادے زلفت میں بہہ لک حیرت سوا انہما رسا کیسے کا جاننا</p>
<p>او دہرہ دو نو ہا تو نے کیجے کو سہا نہیں مگر اعضا تمہارے کوڑے سنگین ڈبائے ہیں نگاہوں نے بھی گم بیان اپنے پیار کو نہیں وہاں جانے میں رستہ نہیں جاکے ہو جو نہیں یہ آہو مارے گرمی کے زبان باہر نکالے ہیں کہہ تو کے ڈسنے کو یہ کانٹا لپکے ہیں وہاں تو جی بہتا ہے یہاں جیسے کے لاکھیں کو کیوں مودم بیمار تو کوٹکے کو کہیں بیان فکر سا کے پاؤں میں دیکھ لکھیں</p>	<p>ادھر تو جان لے جی بھائی کا ونا نہیں بنایا سب کو صانع نے ہر خلیق کو دل نہیں بہار آئی سب گلشن میں پتے کی ہم نالی تھوبہ کی جگہ تہہ ہو آہیں جہنم طاعت نہیں ہر مگر کا دربار نماز ان چشم جانے بت آرائش گیسو میں ہو معروف انور مڑنے کو ماریے کیل تک نہیں یہ ہے صفہ ترکان گرجی کیا کہیں گے گرم ظاہر تقویٰ ہی نہ ہر آریہ ان کا حال تیرے</p>

لگا کر گیسٹو نہیں تقری ہو با فکتے ہیں	بچے رہے ذرا اتنے یہ چاک کوڑیا ہیں
عیادت کو جواتے ہیں تو فرماتے ہیں جسکے	کو حیرت ابھی تک کیا جگر کے زخم آہیں
<p>ہو چکے ہیں نہیں پایا تر اسنادہ تربیت پس حزن جو یہ پریش اعمال کو آ تدایا بار نے جس دم چلی کس کس کا دست دل صد چاک کو دیکھا فرشتوں نے تو یہ چو فنا کے بعد بھی چوٹے نہ تھے غم استیسا گئے سب کچھ مروت کا کھلا یہ تھوڑا دن جنارے پر چل بیٹھے ہیں کہتے ہیں بتا ہد لو سے ہے کفن گارنگ کشید کا تر کمال عزیز واقرباؤ دوست دنیا بھگتوں رہے جنک جہا نہیں بہ کو خالی ہی نظر آیا جلاس جوش خونیں مر گیا تو ہے یہ لائے صد اس سن کے آتے ہیں ملک اپنے خوف خدا یا وقت پرش نام تیرا ہی سچا جای</p>	<p>ملا لکے وٹلے آتے ہیں بتا بانہ تربیت فرشتوں کو سنایا یا کا افسانہ تربیت دکھایا روح نے بھی نہ معشوقانہ تربیت لے آئے ہو کیا او گیسٹو کا شانہ تربیت وہی او ملن جہی صدمہ وہی گہرا نا تربیت جو اپنے تھے وہ ساتھ آئے رہا بیگانہ تربیت کسے سونپا ہمارے عشق کو پہچاننا تربیت پڑا سوتا ہے پہنے خلعت شاہانہ تربیت فنا کے بعد کوئی دیکھنے آیا نہ تربیت ہو البروز آخر عمر کا پیمانہ تربیت کفن ہی پہاڑ ڈالیا گاتا دلوانہ تربیت دل حالانچ نہ کہ خوب نوتیخانہ تربیت زبان کھلائے مجھ کو امت مروانہ تربیت</p>
بھکانا سر کو اپنے جانب معبود آ حیرت	

کلید ہے نہ کویر ہے نہ ہے تیرا تیرا تیرا

شکستہ دل کہی مجھ کو شکستہ پا سمجھتے ہیں
جو ہیں کا کل کے مجھ کو لے لے لے لے لے لے لے
ہمارے نالہ و زاری کو ناصح کیا سمجھتے ہیں
جو کیفیت ہے دل کی کیا کہیں کیا سمجھتے ہیں
کیا ہے اس لئے پردہ کہ ہوشیاری عالم
مے اشکو کی طغیانی پہ فراتے ہیں اکثر
اگر گل گوش گر ہوئے تو پہنا لو نہ کیوں ہستے
قیامت میں ملو شاید نہیں ملے دینے جی
ہمارے طرح تو بھی ہے نگاہ یار کی کشتہ
کوئی معشوق دنیا میں نہیں ایشا شو کا
جہان کی سیر کر کے خانہ اصل کو جائیگے
یہ چشم منتظر کے گل کھلے ہیں باغ عالم میں
نفس کی آمد و شد ہی نہ تو کیا اجازت
شب گیسو جو بوسے ہوتا ہے عیا جرم
شمیم کا کل مشکین کے ہنر جو کے دیوانے
ہماری آہ سوزاں آسمان جب مانی

مری وقتادگی سوہ مجھ کیا کیا سمجھتے ہیں
رخ انور کو ہم صبح شب پیدا سمجھتے ہیں
رو لاتے ہیں مجھے وہ جو مرادنا سمجھتے ہیں
نہیں معلوم تو کیا ہو تمہیں ہم کیا سمجھتے ہیں
تری کسب ہم نے شوخ بے پردا سمجھتے ہیں
ہم ایسی چشم طوفان خیر کو دیا سمجھتے ہیں
یہ سنتے ہیں کلام بدلتا سمجھتے ہیں
تمہاری یار مرز و عدۃ فردا سمجھتے ہیں
نہجے کیا ز گن سہا ہم اچھا سمجھتے ہیں
تمہیں کتنا سمجھتے ہیں تو کیا ہی سمجھتے ہیں
تماشا گاہ دنیا ہے اس کیلا سمجھتے ہیں
جہاں میں لوگ جب کو ز گشلا سمجھتے ہیں
طلسم زندگی کو ہتھو اک ہو کا سمجھتے ہیں
رخ انور کو تیرے نور کا ترکا سمجھتے ہیں
حقیقت کہا تری آج سہا سمجھتے ہیں
سنا رو کو لب کو و کابینہ غلا سمجھتے ہیں

<p>بجا ہے جو تمہیں آتش کا پرکلا سمجھتے ہیں کمان رہتے ہو اب تو ہم تمہیں عقبا سمجھتے ہیں کہ چشم یار کو ہم ساغر صبا سمجھتے ہیں مجھے ہی دریدہ میگوں لگا منوالا سمجھتے ہیں کبھی ادنیٰ سمجھتے ہیں کبھی اعلیٰ سمجھتے ہیں مرے دل کو نگاہ ناز کا بدلا سمجھتے ہیں</p>	<p>جلال دیتی ہے دلوں کو سعدہ رخسار کی گرمی کئی دن بیدر جاتا ہوں فوج پر طعن ہو سکتا نگاہ مست کے شرار سے پوچھو تو کہہ دے گا جو شرار سے حب رخ گلگون ہیں سب کئی کوئی عاشق نہیں ہے مطمئن اپنے ملکوں کے تظرف ڈالی عجب ڈھب ہے کہ پہلو ہو گیا کئی</p>
<p>جو مشتاق لہاے یار ہیں کچھ یار کسیر وہ جنت کو بھی اک صحرا وحشت نہ سمجھتے ہیں</p>	
<p>تڑپنے کی اجازت بھی نہیں جو کدو پہ لہا کبھی سنی طباہوں میں کبھی بیٹنگولوں میں مناسب کسی ڈھب سے ترے کشت تو نہیں داغوں تمہارا عاشق شیدا ہو یا میں شمع مٹھا ہوں بلا کی طرح سے میں نے ہنس گئے ہیں نازا ہوں کنارہ ایک عالم کو ہے جس سے میں مہل ہوں اگر تم غیرت گل ہو تو میں رشک عناد ہوں تو فرماتے ہیں کیا میں باعث بیتا ہوں بقاعے جاوداں کے چمکوں میں نقش باہا ہوں</p>	<p>میں ایسا زخم سے تیغ نگاہ ناز قاتل ہوں یہ جلوہ اونکا کتاب ہے کہ ہر حالت میں کا ہوں کوئی ہاتھ اور اقبال ابھی میں نہ سمجھتا ہوں جھنجھر و نکی صحبت میں بلا کر کیوں چلتا ہوں شب فرقت کے نالوں سے کوئی سونہیں پاتا وہ کشتی ہوں ہمیشہ جو رہے طوفان ہستی میں تمہارا حسن میرا عشق اک عالم پر روشن ہے جو موقع پاکے ذکر یقاری کیجئے اوتے تری توفیق کا دعویٰ کرو نہیں کیا فرستی</p>

تنہا کا سبب کہتا نہیں مجھ کو تجب ہے
 تصویر بگڑی رہتا اوس ہر فرشتا
 کہوں کیا صدہ وقت سے جو کچھ میری حالت
 جو بوجہ اگر سے باہر ہوں نہ نکال سکے
 تمہیں عقوہ کشانی خلق کہتے ہیں نہیں
 یہ مانع ہے نہ عاشق وہ کہتا ہے کہ تکی
 تمہاری کا کل بچان خبر گیران نہیں ہوتی

بنایا آپ کو گل جس سے میں بھی تو مہی گاہوں
 مراد ان زکراتا ہے کہ میں نور شید منزل ہوں
 تمہیں انصاف کہہ دو کہ میں نے کیا ہوں
 مری جبکہ تمہا میں اس کی حسرت دل ہوں
 تعجب ہے تمہا کہ میں بل بند شکل ہوں
 الہی عقل کی خاطر کردن با جاد ہوں
 دل دیوانہ کہتا ہے میں بے طوف مسلان ہوں

سیرت جو نہیں گنتے ہو تو حیرت بر دعا گاہوں
 خط شب نگ ہوں بایار کے خمار کا نل ہوں

جسے چشم فسونگر سے وہ دیوانہ بنا ہیں
 کہی ہندی چوڑانے کہی لگا تے ہیں
 خبر اسکی نہیں سر پر خزانے دن بھی آہیں
 سکو گور و بیان جب کہنہی لیسے جا ہیں
 تمہا کہ عشق کے ہمارے ہمیشہ فاکر رہا ہیں
 تمنائی شہادت اس قدر دل میں آہیں
 نشان کفر یا اذکارے کیونکہ کہ رہا ہیں
 غضب کا ہے مویب حسن ان ہر چہ ہوئے

تو اوسکے ہوش اور اڑ کرے انہی کے تے ہیں
 ہمارے پاس نے میں کیا کیا گلاتے ہیں
 چہرے میں گیشہ نہم پہنچے سکا تے ہیں
 بجا چادر گل فیر پہ توری چڑھاتے ہیں
 ملے ہیں خاک میں جسے گولہ بنکے آتے ہیں
 کسی سنیغ وہ کیچیں میں گرد چکاتے ہیں
 جہان وہ پاؤں کہتے ہیں شکر مکیں چکاتے ہیں
 لڑکی تو حقیقت کیا ملک ہو چکیں آہیں

راسنے کی دورنگی کا اثر ہے اور کیا کہیں
 بہت بیتاب ہوتے ہیں جیسے کہ
 بعد انسان کو کیا ہمت و قوت ہے نہ جھپٹکے
 یہ مانا ہمنے شکوہ غائبانہ سخت بیجا ہے
 غور و حزن بیجا ہے مال کار تو سو پنج
 وہ ہر سر پہ لگاتے ہیں کوئی اندر پہ ہر گ
 جنہیں عشق حقیقی ہے وہ ہر حالت میں
 جہان میں آریو ایمان یا رزق مقدر ہو
 جو پوچھی حلقہ گیسو کی کیفیت تو فرمایا
 کیسے طاقت ہے نقاش ازل سے کون سے کون سے

اور نہیں ہم یاد کرنے ہیں وہ مکتوب کا
 تمہارے داغ الفت کو کلمے سے لگا ہیں
 تمہارا درد مکنیے والے کہیں انکا چین ہے
 کہہ او کی تو کہو جو عاشق نکرہ دل کھاتے ہیں
 یہی اعمال دنیا سے لبر کے ساتھ جاتے ہیں
 کیا تیرے دل جسے وہی حاد و جگاتے ہیں
 گم ہونے لکھوس جہ ہیں وہی اندر اوٹا ہیں
 رضا مندی آگے جو طلب کر رہے ہیں
 ڈروا لے ہو ہند میں جنہیں دے لے لے
 جہان میں تش ہستی کیون بنا لے کون سے

جو فرمانے میں کون ہوتے ہو حیرت پر کنہا
 تمہاری آنش فرقت کو اشکو نے بوجھا ہے

کہا جب دل نے گہرا کتے سر پہ کجا ہے
 دم مردن ہمیں خوف شب بے تاب ہے
 ندیکو سو کا کل خیرت دل کس سے ہے
 پر ہی سوتا بن لکا ہیں کیا خوف کما ہے
 مہین معلوم کس انداز سے صوت دے لگا ہے

پکاری بفراری ہم مانہ گہر جا ہے
 مدد سے داغ الفت ہم اندر گہر جا ہے
 ہر اندر ہر گاہ کس کو چھین جا ہے
 تمہارا آنش رخ سے نوشے نہر جا ہے
 بشکل عکس آنیزہ کے دلیں سجا ہے

اگر پوچھا کسی نے عاشق صادق پہ کیوں
 سوکھو رہا جو جاتے ہیں تمہاری جہنم کے خوشی
 ہر اک تقریر میں بہ بات میں آگے قیدیوں کے
 رقیبان سیر و کے سبب موقع نہیں ملتا
 ہم اس وعدہ پر دیتے ہیں جو ہے نہ نظر کر
 کیا کا حال بتا بی سنا جہدم تو فرمایا
 گئے جو کنج مرقد میں بچے تکلیف دنیا سے
 نہیں خال سپہ چہرہ پر شاید عطر کہیں چیں گے
 ہوے ہیں عالم اسکان روشن جس کے جلوے
 جو رحم آیا تو چھاتی سے لگا کر مجھ کو فرمایا
 گلستا نہیں رنگ گل گریا چاک کر رہی
 ارے آغا قلو کیا شمت دنیا تمہاری
 جو کہتے اونسے اس جو روخاکی بھی کی حد

تو وہ منہ پیر کے ہر طرف ادھنگلی اڑھتا ہیں
 جہان بھری کیا کیا اونہیں انگلیں دکھاتے ہیں
 مری تو میں جو حسین و پہلو دہاتے ہیں
 مگر مان خانہ دل میں کیا انکو پاتے ہیں
 اگر پہلو میں آں بیٹھ تو دل سے بار آتے ہیں
 لباس عاشقی میں ہوا موسیٰ تیرے لگاتے ہیں
 حصار عافیت کو لوگ کیونکر سو جاتے ہیں
 گل عارض کی خوشبو سے چھکا تل لگاتے ہیں
 اوسے شمع جمی سے تو ہم بھی لو لگاتے ہیں
 تجھے اب بھی شرفِ وقت کے مٹا دیا نہیں
 ہم اپنے نالہ و زفن جو بیل کو ست گاتے ہیں
 کوئی پوچھے تو ان سے کیا قدم سار لگاتے ہیں
 تو کہتے ہیں نہ گمراہ ابھی ہم آزماتے ہیں

چونکہ شعر مبارک ہے جو بچہ تیرے بولے

نئی صورت سے ہیبت دل کی تیرا اثر لگاتے ہیں

یہ زندگی ہے جسے اضطراب سمجھتے ہیں	وہ تیرا ہے جسے خواب سمجھتے ہیں
جہاں نہیں ہے عہد شباب سمجھتے ہیں	اوس کی نیست کا ہم کتاب سمجھتے ہیں

وہ اپنے دل میں مجھے مانتا ہے سمجھتے ہیں
 ہوا عشق میں غارت کشتہء دل جان
 نہ چین ہے کس طرح سے دل عاشق
 وہ دیکر دیکر کے ملتے ہیں کیوں سو دڑا
 شب فراق جو گزرا ہے ہمہ محشر میں
 برشتگی کا مزا اور کوئی کیا جانے
 نفس کی آلودگی کا غالب غامی
 کیسے سرو بھلا آئنگی یہ بل ہیں جی
 یہ آسمان پہ سرا عکس ناخن پاس ہے
 سوال حسب تمنا ہو کس وقوع پر
 یہ ناز حسن و دروزہ پہ آغا و اند
 گئے شباب کے ہمراہ زندگی کے دن
 گزرنے لگی شب کی سو سفید بال ہو
 گئے اگرچہ ہوئے پیشیاں سے مگر
 حلد میں جاں گاہنگام سحر خیز ہیں

ہم اونکا عکس رخ و نقاب سمجھتے ہیں
 تجھے کو لے دل خانہ خراب سمجھتے ہیں
 یہی تو ایک وہ کار ثواب سمجھتے ہیں
 اوسے ہی کہ مری چشم پر آب سمجھتے ہیں
 نونگا اس سے زیادہ عذاب سمجھتے ہیں
 جو دل جلے ہیں وہ لطف کباب سمجھتے ہیں
 اسے ہی ایک طلسم جباب سمجھتے ہیں
 تمہاری زلف کا ہم سچ و تاب سمجھتے ہیں
 جسے ہلال فلک شبنم و شاب سمجھتے ہیں
 ترے دہن کو تو ہم لا جواب سمجھتے ہیں
 اسے ہی ہوگا کہی انقلاب سمجھتے ہیں
 اب آگے جسی کی نئی خراب سمجھتے ہیں
 اومیں انہیں شب بابتاب سمجھتے ہیں
 ترے کرم کو ہی ہم بحساب سمجھتے ہیں
 عدم کے کچھ کا یہ باتر اب سمجھتے ہیں

تمہارے فہم سے حیرت الگ ہو کل نچا
 اوسے جباب رسالت اب سمجھتے ہیں

آواز زلیست اپنے نہیں پہنچا رہی
 اغیار کیسے شوق سے ہوا پہنچا رہی
 جب کہتے ہیں کہ لے کر آئے جا رہی
 رات سے اونکے نچر ابرو کا عشق ہے
 جب روح سے کہا نہیں موقع قیام کا
 یہ بات کی ہے او کی کہ اکثر مہر خاں
 اب کہتے کہ جس جگہ کوئی احوال ہے
 کہتے لگا کر سے دیکھا جو آپ کے
 چپکے رہیں تو ہو نہ تکی ہے آتش جگمگ
 باغ ہما نہیں تو جو کیلئے چھوڑا
 ہی ڈوب و ب جاتا غش پہنچا رہی
 فرقت نصیب نکل چکا کہتے ہیں
 دل کی طرح سے ہم اور نہیں جدا جاتے ہیں
 کس روز دیکھیں غم نہیں بھلا جاتے ہیں
 دل بول اوتا کہ ہم بھی گبر آ جاتے ہیں
 دل کا ہوتا ہے پاؤں ہی ہر گاہ جاتے ہیں
 خلوت سر کے نام سے فرما جاتے ہیں
 رخسار صاف پھول ہے کہہ کر جاتے ہیں
 طہ حال دل کہیں تو شکوہ پہنچا رہی
 یار مہم عشق سے مرہا جاتے ہیں

چہرہ یہ بدگیاں لہی نہیں سنو
 پتھر تو گے ابھی نہیں سمجھا جاتے ہیں

شب بیدار کنز لطف سے دین کو بن بات
 اب ہمسے وہ بگڑنے لگے بات بات میں
 تڑپا نہ سانس لی نری فرقت کی رات
 اب ہم سمجھ گئے کہ وہ ہیں دلگدات
 بے رحم و بیروت و خوشرو و خود پسند
 خوشبو نہ ویسی ہے نہ وہ طلسم رات
 اوتسا تو بد مزاج نہیں کائنات میں
 یہ صبر بھی سنا ہے کسی فی جہالت میں
 شادی نہیں ہوئی تو گئے ہیں رات میں
 ہے کوئی صفت جو نہیں اونکے ذلت میں

<p>ہم تو نگاہ لطف سے بیوش ہو گئے بہتر جہان میں جس سے شیریں کلام باتیں کرے وہ میں میں نہ بانگی نہیں اچانہ باز آؤ جہاں سے نہ آؤ ہے عقل سنا ہے آپ کو سب عشق کا</p>	<p>پھر سحر ہی کیا نظر التفات میں یہ خط نہ قندریں کے نہ لذت نہ باتیں گویا ہے کوئی اور طلسم قنات میں آتا ہے سب کے کام وہی شکلات میں یہ جہاں اوتارے نہ کسی طافرات میں</p>
---	--

بند سے رحیم کے ہوتا است کہ یہ ہم کی
 حیرت جیٹ پڑے جو خیال نجات میں

<p>سرد سے زیرے ناوک درمگان ہیں دل بادرخ یار میں دم زلف و شین یہ عمر روان رہتی ہے دزات نعین بوجہ نہیں بلبل بیتاب کے نالے دیوانہ مجھے دیکھ کے بولا وہ مسیحا بیتاب جو ہوتے ہیں تو فرماتے ہیں اکثر مر جاتے ہیں ہر دل سے تمنا نہیں جاتی صورت کو تری دیکھ کے کہتے ہیں زیاد خال رخ روشن کے محبت سے ظاہر آنسو ہے شب بصل مجھی پر نہیں توقف</p>	<p>اوس در سے کانٹے سے کٹنے پہنچیں گزری گی مری عمر سی شام و سحر میں اکدم بھی اسے چپن نہیں اٹھ پر میں وہ روپ کھاتے ہیں لباس گل نہ میں جلنے کا نہیں زلف کا سودا جو سون کیا سحر ہے اس نالہ نور و نکلے اثر میں لذت ہے عجب نخل محبت کے ثمر میں اللہ کی قدرت نظر آتی ہے بشر میں اند و زون ستارہ سحر ابرج تو میں رنگت ہے لے واسی کی کہ شمع شمع</p>
--	---

کہتے ہیں وہ غور سے جو آجاتے ہیں حیرت
ہوتی ہے عجب طرح کی رونق ہر گزین

<p>زلف کو چہرے سر کا وہ بھی یاد کریں جنش ابرو کو پر خم پہ تو مائل ہو بہت اونٹنی بڑبڑاتے ہو گلو پ نظر پڑتی ہے اب جو آتے ہو قوسے رشک سیانہ رحم آیا ہی تو کہتے ہیں عجب کی بیج جاتے شو کریں کہا کہے شکل تو یہاں تک پہنچا سحر اوس چشم فسونگر کا ہے مشہور ابنونا لونکی صد بھی نہیں آتی اوسکی آپ کے چو لہا آئے عدم کیات تک ہمنے کو نین میں دھڑائی نظر سے سدا اسے فلک فقرہ پرداز بہ لازم تھا دیکھ لیتے ہیں تمہیں چشم تصور ہی کو</p>	<p>دل سے اوشہ چاکرے فوٹ تیار کریں تخنے دیکھی ہی ہے چلتی ہوئی آکریں دل نہو جا سمیت میں گرتا کریں پر نہ بڑے چاکرے عشق کا آزار کریں دل لگانا نہ خبردار نہ دار کریں اب شکر دے نہ جائیگا گنگا کریں تو نے دیکھا اوسے کیا کر گیا کریں چل بسا کیا مرے پسکو دل آزار کریں نہ ملی پر نہ ملی دولت دیدار کریں کوئی دیکھا نہ محبت کا سزاوار کریں میری گردن ہو کریں پار کی تلوار کریں ہو کہنے ہی ہیں ہلا طالب دیدار کریں</p>
---	---

چشم جاو سے اہلنا نہیں اچھا حیرت
زندگی آپ کو ہو جائے نہ دار کریں

قصیدہ نصرت

خدا نے شافع محشر کیا جو جس مکرم کو
 ہمارے خاتم مزل مائے بہر افضلیں
 جو ہیں بر سر شارق عشق سرور عالم زماں
 مری حالت پر رحم آئے تو سولہ عالم سے
 مہتہیں ہو باعث ایجاد خلقت اکثر والا
 مسلمان ہیں نہایت شگبے دیوں سے
 کیا ہے منتظم مکرم خدا نے تم اگر چاہو
 ہمیں تنہا سمجھ کر دشمن ایمان اگر تے ہیں
 نہایت ہند سے عاجز ہونیں اس سرور عالم
 خچہ رنگے تخت تک بردوں کا ہش عالم
 کیا اللہ نے پیدا ملک بھی عور و غلمان ہی
 فراق سرور عالم سے جو بیمار رہتا ہے
 نئی نے حکم ربانی پکاروں کو خلافت کی قطعہ
 ہو واجب انتقال اور نکال کر سرور دین

اوسے نور مجسم کا بہر وسکا بڑا ہم کو
 سو خرچہ جلتے ہیں لوگ جزاں تندرہ
 تصور میں ہند لائے یہاں داری غم کو
 عجب کیا بخشو این جان تازہ مجسمہ
 تمہارے واسطے حق لگا باغ عالم کو
 بجا دانا تقارہ نکال دیں کہ پرچم کو
 کر دشمن کو غلبہ شاد کرد اہل ماتم کو
 نکالو انکے تل سولہ اسٹاد و پیچ کو خرم کو
 بلا کر مجھ کو کعبہ میں بلاؤ آب زمزم کو
 دے دلے نکالو سرور دین اب غم و ہم کو
 بنوت دنی سرف بنشاگر اولاد آدم کو
 بناؤ نیند آتی ہے کہ ابی صفا غم کو
 الگو بکر و غم کو اور عثمان مکرم کو
 وہی عمدہ دیا حضرت علی سردار اعظم کو

وہ ہے حامی تمہارا جس کا کلمہ پڑھتے ہو
 نہ ہو لو یا در کو تم اوسکی اسم اعظم کو

مناجات

نجاتوں سے لینے نہ دیکھوں جو در کو
 ہر انہیں سرخ و کرتا تو بھی خشک کو تر کو
 دکھاتا ہے تو بھی سب گلوں کو باغ عالم کے
 لکھنیں کیا صفت تیری تو وہ فیض کا شکر
 خداوند احری چشم بصیرت کی تمنا ہے
 تو بھی خالق تو ہے ابر کر م ہے باغ عالم کا
 بنایا تو نے سب کو بساں کا کلچر چاں
 فقط غلام ہی روشن نہیں جرتا تو
 جواب خط نہیں لایا تو اب خدشہ یہ ہوتا
 ہوا کیا اہل دنیا کو یہ کیسا وقت آیا
 زبانیں وہ طین اس عہد میں لوگوں کو بھونچ
 ہوا کچھ انقلاب ایسا زمانہ میں کہ وہ توں
 الہی اب بلالے پاس یا پر ابر و دید
 وہں کو دی زبان بر عطا کی اوس کو گوئی
 کش اپنی سر کو لگو بھی دے خالق مطلق
 عطا اپنے کو چے کی گدائی مجھ کو ہی
 خداوند اعظم اگر لکھو اپنے عشق کی گئی

الہی رزق سے سہو کر کے تو مگر گھر کو
 جلا پانی کو دی تو نے عطا کی آب گوہر کو
 تو بھی نے روشنی بخش ہے میری در کو
 کہ جسے بہر دیا پانی سے دریا کو بہر کو
 کہ جنت میں جانا ہو تو دیکھو جو فضل کو تر کو
 تو ہی سر سبز کرتا ہے گلستان میں صنوبر کو
 گل رخسار سے خوشبو عنایت کی گل تر کو
 زمین کو بھی تو چمکایا بسا اہل جہم کو
 ہوا تیری گلی کی لگ گئی شاید کہ تو تر کو
 کہ اب پہچان نا کوئی نہیں خویش و بردار کو
 کہ جسکے سامنے رتبہ نہ بر چہی نہ خیر کو
 جہنم میں میری تمنا تھی وہ کہنے ہیں جلا کر کو
 کسی صورت تو ہو تسکین میری جان مضطر کو
 کہ کس حمد و ثنا تیری یہ لازم ہے بخور کو
 کہ تو بھی نے دیا جو ہر یہ مقناطیس تہ کو
 کہ تو نے سلطنت بخشی تھی را کو مکند کو
 سکھا دجو کہ مجھ ناشاد کے اس دامن تر کو

تعلق ہے جنہیں مجھ سے سودہ بھی سیکر نکلیں	اونہیں بھی یاد کرنا یارب جگا اوندھے تکر
نکر و زجر اکا خوف تو حیرت کرا لٹنے	سمجھ کے شافع محشر کیا تیرے پیہر کو
کیا جائے مائل ہے کدھر سے نہ پوچھو عشق رخ روشن ہیں ہوا زلف کا سودا جب دلیں تپ ہجر کی سوزش ہو تو بچ گو کہنے سے ہوتی گھٹا دل کی کدورت فکر دہن تنگ سے فرصت کے بیان ہے کیا کیا شب تہائی میں آگ نہ خیال کیوں غیر سے داد طلب تیغ نگہ کے حال شب فرقت نہیں اظہار کے قابل	ایسے دل خشی کی خبر سے نہ پوچھو کتنی ہے جو کہہ تمام دسحر سے نہ پوچھو کس طرح سے جلتا ہے جگر سے نہ پوچھو ہم سب بیچتے ہیں مگر سے نہ پوچھو رہا تو ابھی حال کر سے نہ پوچھو ہم پر جو گئی رات گزر سے نہ پوچھو ہم بھی نور ہے سید سپر سے نہ پوچھو جسطح سے ہوتی ہے سحر سے نہ پوچھو
حیرت کا کیا ذکر کرنے تو یہ بولے	ہو گا وہ کہیں خاک بسوسے نہ پوچھو
خوب سرشار ہوں لے ماتہ میں پیمانے کو اوسنے کیا کہہ دیا ہے ساتھ جل چا کو رخ ملا زلف کو یا زلف ملی شانے کو مروج و قالیب کی عداوتی چہ تھرا کر کن	سا قیا ہم بھی عادیں سحر میچا کو رات بھر شمع نور وئی رہی پردہ کو ایک ہم خلق ہو سچون جگر کمانے کو بوسے گل آئی ہے جاکے سخیلے کو

<p>میں تو ہوں عاشق رخ زلف دکھلاؤ مجھ کو دل گیا کو چہ قاتل میں تو اب تک نہ پرا یا تہ ہو چنانہ و ازلف رسامک انکی گرمی حسن جلاد بگی خبر اسکی نہ تھی</p>	<p>جا کے زنجیر بٹھاؤ کسی دیوانے کو جلن بھی جاتی سب لکی خیر لانے کو واسے تقدیر کہ خدمت یہ مٹانے کو آئے تھے گلشن ہستی کی ہوا کہنے کو</p>
---	---

حال حیرت کا جو دیکھا تو یہ حیرت کہا
 اب خدا ہوش میں لائے مگر دہانے کو

<p>یہ مجھ ہوے دیکھ کے بے ساختہ ہیں کو کرتی ہے تیار روز مرہ داغ کس کو پھوڑا وطن کہا کیا ملک و کس کو قدموں پہ گئے چوڑے ستون کی چلن کیا لطف ہے جب نرس و مادر نہ کوئی معدوم ہو وہ کمر بار کے غم میں انگڑائی ہے انگڑائی ہے مخمور ہیں انگلیں اسے یاد و اول لہجی سچی ہے دوبا مر جھائے پڑے تھے گل مضمون ہزاروں چلتے ہیں عجب حال قیامت کی یہ مگر وہ ہو جیسے نہ پر جب کو کسی چشم کی دشت</p>	<p>آئینہ میں خود چوم لیا اپنے دہن کو غیبت میں غدا یا دلائے نہ وطن کو تقدیر کہاں لیگی یا ران وطن کو زاہد بھی اگر دیکھے اوس فوج شکن کو ہم دلوئے غیبت ہی جھتے ہیں وطن کو جو نقطہ سو ہو مسمیٰ تھے دہن کو تنہا کج دکھانے میں چائیکے بدن کو جس نے کہ بنیلا ہے ترس چاہ وطن کو شاداب کیا ہنسنے گلستان سخن کو پال کئے دینے ہیں ہستی کے چمن کو بہ خواب میں دیکھتے ہیں غزالان سخن کو</p>
---	---

<p> دڑتے ہیں شاید کہ کبھی موت نہ لگی دھوکا ہوا جبکو خط شبنم کا اونکے ہے حکم مرے گیسو و خمار کا وحشی خدمت میں تیری نذر کو کیا لائیں بجز دل مستی کی ہڑی پر بھی جسے پا کھالاکہ خوش ہوئے چمکتے ہیں جو یہ سو سم گاہیں رسوا ہوں دیوانہ عین عزت حری کا بکلی نہیں گرتی ہے یہ آگ برستی آنی ہے طبیعت جو کبھی جانب اشار </p>	<p> سمے ہو بیٹھے ہیں چائے ہیں بدن کو دیکھا شب بیدار میں جیب چاند گس کو ٹہرے نہ صلیب میں تو کھل جائے ختن کو ہم زندہ تو کوڑی نہیں رکھتے ہیں گھن کو تاریخ جو کرنا ہے بد نشان میں کو ہنستی ہے خزان دیکھ کے مرغان چرخ کو اے دست جوتی رہی چوکہ کفن کو نالوں نے مرے پہونک یا چرخ کفن کو جی ڈھونڈ رہا ہے قد شمس ان سحر کو </p>
---	--

<p> شہد ہوئے تیری نکاح تو بولے بس چپ ہو حیرت نہیں سہی سنگ کو </p>	
<p> تمہر و ماہ کی توبہ دیکھو تم اپنے عشق کی تاثیر دیکھو جھے دیکھا تو بولے پیر کے منہ ہلا عید قربان بنگستی ہے تمہارے وشنے کا کل کعبہ لگا یا کس سنگ کے درواں </p>	<p> تم اپنا حصہ عالم گیر دیکھو ترہنے ہیں جو ان پیر دیکھو اولیٰ ثانی ہے یوں تقدیر دیکھو مرے صفاک کی شمشیر دیکھو بلایں ڈپ گئی نہ بچیر دیکھو نعم اس تقدیر کی تدبیر دیکھو </p>

شبِ قسمت بن ہی آئی نہ تجھ
اگر ہو آئینہ بنی سے درخت
خود ہی جو پردہ انیکو ہو چکا
تصویر دو کون و مکان کے
اداسہ خونِ ناخون سے تھکا
تسلیں چٹکے گران بن چکا
نہیں مجھ میں کہیں اک فطرت
تمہارا ہی مراسعہ حال ہو چکا
مرا دل سرد دھرتی تمہاری
تمہارے تیرے زنگانکی ہو ہے
تھکاک میں نہیں عاشق تھکا
دل عاشق نہ ٹپا و دم حشر
سنے نالے تو بولے میرے در پر
دعاؤں کے عوض میں گلابان

ذرا اس صحت کی ناخیر دیکھو
سر پا غم کی ہی تصویر دیکھو
ہو ہی کیا شمع کی تغیر دیکھو
اگر اداس یار کی تصویر دیکھو
یہ ہر جائیگا دامنگیر دیکھو
ہماری ہنکڑی زنجیر دیکھو
نہو باور تو دل کو چیر دیکھو
جو اپنی آبِ تم تصویر دیکھو
ہو ہے خطہ کشمیر دیکھو
تمہارے دل نچیر دیکھو
بلا گردان ہے چرخ پر دیکھو
یہی ہو گا گریبان گیر دیکھو
کڑا ہے کون بے قصیدہ دیکھو
کلام اپنے مری تقریر دیکھو

نہاں کوہِ حریر کیسا
دلہائے چوٹیں تقدیر دیکھو

جو دلیں ہے وہی تصویر دیکھو

جو ان دیکھو نہ سو پر دیکھو

بنایا تھا جسے محنت سے تنہ
 جو اسودتے وہ ابیض ہو گئے ہیں
 شکایت ہو اگر تم کو ہماری
 جو چاہو سو کرو بند کیا اپنے
 تمہیں نے اشرف عالم کیا تھا
 نہیں اڑھتی نہایت نالواہلین
 زمانے کے گلے سے فائدہ کیا
 مسلمانوں کو دیکھو ماہ نو کو
 عیاں ہے اس کی شان پستیابی
 نہیں دیکھا جو اس کا مصحف
 میں ہو چون کس طرح در پر ہمارا
 بلا سے دل تو بھلیگا تمہارا
 کروں کس منہ سے میں جو قصہ تمنا
 تر تپتا ہے کہ آؤ عید گہ میں
 بنایا تھا جو چہرہ گل کس صورت
 بصارت گم ہو جاتی ہے یہی
 تمہاری آتش فرقت سے جل کر

اوسے نقشے کی اب تعمیر دیکھو
 وہی ہیں گیسے شبگیر دیکھو
 تو سوے کا تب تقدیر دیکھو
 گنہ دیکھو نہ کچھ قصیر دیکھو
 جو کچھ ہے اب حریف تو تیر دیکھو
 مجھے دیکھو مری تو تیر دیکھو
 مفرد کی بھی کچھ تاثیر دیکھو
 تو ابرو اونکے یا شمشیر دیکھو
 دکھائے جو بت بے پیر دیکھو
 تو ادس قرآن کی تفسیر دیکھو
 مری عسرت ہے دانگیر دیکھو
 تم اپنی زلف کی زنجیر دیکھو
 بنا ہوں بیل تصویر دیکھو
 تمنائے دل تنچیر دیکھو
 وہی اب ہو گیا فقیر دیکھو
 ادب سے صفا تویر دیکھو
 ہر ادب بنگیا اکسیر دیکھو

رسائی جس سے ہو عین حیرت

وہی موقع وہی تدبیر دیکھو

سوختہ دل کیا ہے بیل کو
آئی بیساختہ ہنسی گل کو
اس طرحی کو جام کوئل کو
کیون پریشان کیا ہو سنبل کو
کام فراتے ہیں بغافل کو
جیکہ لٹوا چکی زر گل کو

کسے بڑکے آتش گل کو
دیکھ کر حال زار بیل کو
نہیں باقی تو کیا کرین لیکر
متے دکھلا کے کا کل مشکین
عالم ترع میں جہ عیسے وقت
ہوئی مفلس خزان میں بلبل زار

تم خدا پوڑا کر و حیرت

غم نہیں صاحب تو گل کو

جسکی الفت نے کیا جاسے باہر ہو
دیکھتے جاتے ہیں ہر گام پہر کر ہو
لوٹے رسوا کیا آخردل مضطرب ہو
ای خدا کیوں نہ بنایا لب ساغر ہو
نواب میں روزِ لطرآتے ہیں خج ہو
ویجے زلف کا سودا جو دیا سر ہو
دیکھتے ہیں جو دکھاتا ہے مقدم ہو

منہ دکھانا نہیں اب تک گل تر ہو
کش عشق یہ دکھلاتی ہے جو ہو ہو ہو
کوئی نا فہم سمجھتا ہے کوئی دیوانہ
اسی جیل سے پونچتے دہن یار تک
عاشق ابرو کا قاتل تو نہو جائیں کہیں
تیرہ بختوں ہی میں یکتا جہاں شہر ہو
دیدہ باز مجھے رقبہ بونے ہمارے

<p>زخم سے تیغ نگہ تہا کہ پڑا عکس جمال نامہ شوق جو لکھا تو پئے نامہ بری ہیں ہوا و لادیں آدم کی فساد گندم</p>	<p>چاندنی مار گئی اے مرا نور ہمو ہشامیر سے تکتے ہیں کبوتر ہمو صورت آسیا پر وانا، گھر گھر ہمو</p>
<p>دل میں آتی ہے کہ اب تم سے نہ بولیں حیرت تم بھی بدنام کیا کرتے ہو اکثر ہمو</p>	
<p>رنگے وہ بوجھ لائے تھے فرمان ہمو پہن ہو جائے غم کا کل چپان ہمو تیرے روتے اوٹھے ہم پہ ہزار طوفان ہم ہیں جو گل رخسار تو ہے عاشق گل ناز و انداز کی تفسیر کی نہ مانع نہیں آئے جو عیادت کو چلو نہیں سہی حبس گر یہ نہواا سلتے نظروں سے گرے بوسہ مصحف رخسار میں عذر کرو دل دہر کتا ہے پیسے نہ رٹا کپڑی اتو دیوانہ سمجھنے لگے ہمسایہ لوگ</p>	<p>تو نے دھوکا دیا آغہ گریزان ہمو نظر آنے لگے پہ خواجہ نشان ہمو تو نے بدنام کیا دیدہ گریان ہمو صبر کر دیکھ کے اے بے بل نالان ہمو شوخ چشمی تمہیں دی دیدہ بیلان ہمو اونکو مرغوب جس گور غویبان ہمو بقرار میں نے کیا تم سے پشیمان ہمو اپنے دلیل جو سمجھتے ہو مسلمان ہمو چین سے رہنے کے مرغ خوش الحان ہمو تو نے رسوا کیا ابدل نالان ہمو</p>
<p>میر گھر آگے کہا اب یہ نہ کنا حیرت آپ کرتے نہیں شہزادہ احسان ہمو</p>	

وہ چاہتے ہیں میرا کوئی راز دلاں نہو
 تم ہو قطر کے سانے میری نہان نہو
 بھر کا واپسی آتش الفت کو جسمیں یار
 سمجھے ہو جسکو برق جہندہ جہان میں
 نالوٹنے میرے ہوتے ہونا راض
 اس واسطے کہیں نہ شب غم کی سختیاں
 جو جو ہوک جو ان وہ ہونگے مضبوط
 دکھو ستائے جاتے ہیں اوسپر یہ جبرے
 بے صبر کو یہ حکم خداوند پاک ہے
 پرتابے میری طرح مگولہ جو دشت میں

ہو راز دلاں بنے تو پراو کی زبان نہو
 میں چاہتا ہوں عمری راگلان نہو
 شعرا و شے جو دلے تو اوسمیں دیوان نہو
 شاید وہ میرا شعرا آتش فشان نہو
 کیا چاہتے ہو کعبہ دل میں اذان نہو
 افسانہ دراز کا شاید بیان نہو
 ممکن نہیں بیلد کے چپے خزان نہو
 کہتے ہیں مجھے مائل آہ و فغان نہو
 تم اوس زمین میں جاؤ جہاں آسمان نہو
 وہ بھی کوئی غبار پس کا روان نہو

حیرت زبان کو روک لے قلم کلام ہے
 بیکار و ان سخن ہے جہاں قدر دلاں نہو

نظر تیر چھی ہے پر سیدنا کہتے ہیں تیر مگر گھلو
 مقام تنگ ہو یہ کون ہو منت کش باران
 تہہ کہ عشق میں اک میں ہی ہے نیل یار
 جبر یاران منت کی نہیں معلوم ہوتی ہے
 بہت بلکہ ہر اک عشق پہچان باغ عالم

بنا تینگے نشان کیا ہمارا طائر جانا کو
 کفن کی بھی نہیں خواہش ہماری جسم بیا کو
 چمن میں جا کے دیکھو تو ذرا گل کے گریبا کو
 ارادہ ہے کہ بیچوں قاصد عمر گریزا کو
 کہیں دکھانا نہو شاید تمہاری زلف پیچا کو

<p>دلا باد بہاری میں بھی تاثیر خزان کی مقابل میں ہمارے شعلہ رو کشتی کسی تصور حلقہ کیسے جانان کا لگا ہونے تھم پنے مصحف رخسار کو نافی چپا تھو تری زلفوں کے حلقہ میں رخ پر نور چکا</p>	<p>ہوائے سبز و خطہ کے چوانیے ان کو کو گلگیر سے کاٹے سر شمع ثبت ان کو سفر پر مجھے دکھلا گیا زنجیر و زندان کو مسئلہ ہیں ہمیں بھی ملتے دو نور نکلیں کیا آئینہ بند اتھرتے اس سہل ان کو</p>
<p>غزل گوئی نہیں جاو و خیالی ہے بہت مقرر اسم اعظم باوجود غزل خوان کو</p>	
<p>دیکھو تو غور سمری چشم پر آب کو مشتاق دید آپ کے کتبہ ہیں خراب سنتے ہیں سبکی بیان مگر بولتے نہیں چہرہ کے سمت اوں کے نہیں ابرو کا رخ تیجی نگاہ سے سیکڑوں عاشق کئے تھام اے بحر حسن سبزہ انور پہ کیلئے</p>	<p>دریا نکالنے میں مناسبت ہے حجاب کو بہر خدا کسی تو اولٹ دو نقاب کو بتلا و کیا کریں دہن لاجواب کو ہیں دو ہلال جھانکتے اک ماہتاب کو اے یار آفرین ہے تمہارا حجاب کو آب روان میں بند کیا ہے حجاب کو</p>
<p>ہے عشق یار دلین تو حیرت خیز ہو بکنے دو دواہیات انہیں شینج و شاک</p>	
<p>ہو کے آرزو اوٹھا میں تو کہا جاو خواب راحت ہی میں تلو میں سہلا دو</p>	<p>کچھ دلو اور اسے خون جگر کھائے دو ایک دن تو حرا ارمان بکھل جانے دو</p>

<p>شکے نالے کرکتے ہیں کہ چلا دو کل یہ دربان سے سنا حن طلب کا فقر کدو پہ آئینکے شکبیں زبانی ہی عشق کامل ملا کیا کچھ نہ کہے گا ناثر ریخ و راحت کا بھی اک وقت بھیجیں عاشق زلف مسلسل سے تو پر دھندلو بار لائینگانہ پہر نخل تمنا دیکھو چھتے پہرتے ہیں عشق میں پڑتی کرکڑی آپکے جبر کے یا میری وفاداری کے آپکے ساتھ ہی پہلو سے گیا یاد قدیم زہرے اسکے بچو کہتے ہیں اکو الو سو بی تو جینے سے خواہلو میں دیکھیں</p>	<p>بدگمانی کی اسے کچھ تو سزا پانچو آپسے جو کوئی آتے تو اسے آچھو نغم نہ ٹرو تو مادل ہی ٹھر جائے دو اونکو بھکاتے ہیں اغیار تو بھکاتے دو کوئی نادانی سے گہرے نو گہر لے دو دل و خشی کو ذرا بیڑیاں پہنائے دو غنیچہ دل کو کی طرح نہ کھلائے دو اسپر مرنے ہیں کہ عاشق ہمیں کھلا دو ابو ہیں بیکے زبان پہی انسا ئے دو نہیں آنے تو مرے دکھو ادھر آ دو مار گیسو پہ طبیعت کو نہ لہرائے دو آپکے عشق میں مرنے ہیں دیوانو دو</p>
---	---

جب خود آئے تو کیا چھائی شہ کا حیر
درگزر تم بھی کرو کچھ نہ کو جانے دو

<p>ہر کسی میں عیاں نہان نغم ہو جلوہ فرمائے لامکان نغم ہو بے سبب ان پہ کوئی کیوں مرنے</p>	<p>جتنے قالب ہیں سب کی جان نغم ہو کوئی جس جانہیں وہاں نغم ہو باعث جلوۂ تہان نغم ہو</p>
--	--

<p>یہ نہ کہنچتا کبھی سوے کا کل گل کیلے ہیں تمہاری قدرت کے کشتے عمر ہے غلاطم میں جھکو کٹکا نہیں رقیبوں کا خشک ہو جائے گا ہر اک گلشن جسکو سب لوگ عشق سمجھے ہیں پوچھئے تو کہ کون خالق ہے</p>	<p>کیا کرے دل جو سوکشان تم ہو باغ عالم کے باغبان تم ہو اور اوس کے نگاہبان تم ہو کیا کرینگے جو صربان تم ہو بان مگر باغ بے خزان تم ہو ہم یہ کہتے ہیں بے گمان تم ہو بول اوٹھیں گی مری زبان تم ہو</p>
---	---

جسم بن جی ہر نل میں جیت کی	اللہ اکبر کمان کمان تم ہو
قصیدہ نعت	

<p>تو کون نبی میرے پیار سے زیادہ دنیا میں محبت ہے جنہیں نہ سے زیادہ بنے ہیں غم شہ میں بہندہ سے زیادہ سے بغض برادر کو برادر سے زیادہ کیا نری آڑ ہے نل مضطر سے زیادہ رکتی ہے یہی لاگ سحر کر سے زیادہ لیکن جہ نہیں ہیں رخ الو سے زیادہ</p>	<p>ہو عشق جسے خالق اکبر سے زیادہ وہ عاشق اللہ نہ مشتاق پیہر یہ دیدہ گریان ہیں کہ ہیں غلامِ خدا کیا سرور عالم ہیں یہ آثارِ قربان گو تو بھی غم شہ میں تپان پہنچی آؤ اس تیغِ آغا فل سے بچاؤ مجھے مولا ہر چند سدا ہر بھی رو دشمن ہیں ملک</p>
---	--

ہونا فہر تاتا کہ ہوشک فتن میں
سیراب کن خلق ہے گواہ جہا نہیں
خوشبو میں بلاحت میں فخر حصار شہر دن
وہ لائق شہر مدح و ثنا کر نہیں سکتے
مجھے جو موافق ہیں مکر سرور عالم
ہونے کو رسول اللہ حشر میں ہو گئے
میں نہانہ کجہ میں رہوں یاد شہرہ
اے شاہ جو پہلے مجھے شہر مدینہ
جب کے کہ پڑا عکس رخ سرور عالم

پر شہر کی ہنیں زلف معبر سے زیادہ
لیکن وہ نہیں باقیے کوثر سے زیادہ
ہیں باغ زمائے میں گل سے زیادہ
کننے کو ستھور ہیں ستھور سے زیادہ
سمجھوں میں اد نہیں اپنے مقدر سے زیادہ
لیکن وہ نہیں شافع محشر سے زیادہ
ہے مجھ کو تعلق انہیں دو گھر سے زیادہ
قسمت مری ہو جائے سکندر سے زیادہ
اوسدن سے ہے دل مہر نور سے زیادہ

گذرے ہیں بزرگان بلف اور ہی حیرت
پر کوئی نہ تھا آل پیر سے زیادہ

قصیدہ لغت

سوئے نہیں دیتا مجھے سودا مدینہ
اک میں نہیں کچھ عاشق تیرا کدینہ
اسوائے ہے دل میں تمنا کے مدینہ
وہ رومے نہیں بوجہ افدیس جہا
فرمائے ہر کوئی کہ یا عرش میں کے

لے میری خبر ہے شہر والا مدینہ
قدسی ہی فلا ہوتے ہیں بلا کدینہ
مرجاؤں نوہر قد کوٹے جا کدینہ
رہتے ہیں بلکنا صیغہ فرسا کے مدینہ
ہے کوئی جاہل و ہمتا سے مدینہ

<p>ہر وقت برستا ہے وہاں بغیر المی یاد بڑے جب تک کہ میں اور شش پونچھ دانگی تپ فرقت سے جو غش ہی مجھے آجائے اوس شہر کو دیکھ آؤں تو ہر ایک کیسکا تقریب میں دانگی گل مضمون وہ کھلاؤں اے عشق جنوں زامری کچا لیدی در جو روز سیدہ دیکھتا ہوں ہند میں باب ہوں روضہ حزن کی زیادتی سے نفس اے بادل گلشن ہے بڑا میرے سر فرق مدت سے یہ خواہاں ہیں جو قسمت مجھے لجا جنگ مری قسمت نہ وہاں پہرے لجا یو جہ نہیں ہے سہ و خورشید گوگردش</p>	<p>رہتے ہیں ملک مجھ تماشا کے مدینہ جائے نہ مرے دل سے تمنا کے مدینہ جب ہوش میں آؤں تو کموں کا مدینہ آنکھوں کو مری زگس شہلا کے مدینہ تا مجھ کو کہیں سب چین آرا کے مدینہ دیوانہ میں ہوں اور ہوشیارے مدینہ اوس دل سے بہتر شب یلدہ کے مدینہ لیچل مجھے اے عشق جنوں زامری تو مجھ گلستان ہے میں شہر اکبرینہ دکھلاؤں ان آنکھوں کو تماشا کے مدینہ رویا ہی میں دیکھوں رخ زیب اکبرینہ قرآن ہوا کرتے ہیں بالاسکندریہ</p>
---	---

حیرت تو نہ خوف دم پرش اعمال

مرقد میں نہ آئینگے ہوا کے مدینہ

<p>کیا پوچھتے ہو عشق ہے زلف دو کھنکھ آتے جاوے گھر ہی تو نا آشنا کے تہ اگر عدم سے پڑ گئے اک بد بلا کے تہ</p>	<p>ہم تیرے بخت رہتے ہیں کالی بلا کے تہ ہیں جہاں تیرا ہی تہاڑی جہاں کے تہ ہے روح ہر خنک سے دل بیتا کے تہ</p>
---	---

بے شوق اور نکلے خنجر ابرو کی دید کا رنگین مزاج ہوتے ہیں دنیا میں سنگدل آنا ہے کون ہوش رہا جبکہ واسطے	دن زندگی کے کیل ہے یہ فیض کتنا دل پیڑ لیتے ہیں شیر کا جھکے تہ اور نی ہے آج نکلت گل بھی کبک تہ
--	---

حیرت تمہارے در سے نہ ہلتے یہ عمار
کیا کہتے تمنے لو نہ لگائی خدا کے تہ

دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے ہم یار کی راہ بند تھی گو نگہ طالب دیدار کی راہ پائے ہیں نقش قدم تیغ نگہ کا آہن آنش گل نے جگر پونک یا کیا بیل سفر ملک عدم اور گنا ہو نکال راہ اسے نظر ہے گل عارض خط شبگونکی اوہر بہول جاتے ہیں وہ رستہ رے گہ کا اکثر رہتی ہے آدو شد زخم جگر میں اوسکی دل گیا کوچہ قاتل میں تو اب تک پہرا لاکھ چاہیں کہ نجائیں طرف ملک عدم	دم ہی نکلیگا تو اس دیدہ بیدار کی راہ دیکھ آئی وہ تمہیں روز دلوار کی راہ کوچہ زخم ہے قاتل تری تلوار کی راہ گرم نالے ترے کیوں تھے منقار کی راہ وہی کاٹیں نوکٹے ہے گرا نبار کی راہ بیچ میں پڑی ہے اک واسطہ رخا کی راہ یاد رہتی ہے مگر خائے اغیار کی راہ یہی کوچہ تو ہے تیغ نگہ یار کی راہ نابلد ہو لگیا ہشت تار کی راہ کاشنی ہوگی مگر منزل دشوار کی راہ
---	---

اشک گل رنگ نہیں آنکھ سے گرتے حیرت
لخت دل تھے ہیں یہ دیدہ بیدار کی راہ

<p>میں گناہوں کی ترساری الہی القہر ہوس میں دنیا کی بسکری آئینہ تمام بہت مصیبت اور مٹا چکا ہوں سزا عذاب گنا مجھے ہے جو بہن بچہ نظریں سے تیر کیے قدر خلاف وندی کی ہے نہ دست جہاں کی کشتی سو عدم جبکہ جاؤنگا میں تو جانوں کو کلاؤنگا عذاب دنیا تنگ ہو دل نہ کر مہ تو دل ہو کل میں ہے جہ جہ کا کہ منتوں جو باطن بے منت بچا جو مجھ کو تو خدا یاد بھی ہے ساتھ نہ ستا ردا و جی جو میرا دم ہو تو او گھڑی بھی ترا کر</p>	<p>قبول ہو میری آہ فراری الہی القہر الہی گناہی غفلت میں عجز ساری الہی القہر الہی گذر گئی ہے بفراری الہی القہر الہی مریض غم کی ہے رات بھاری الہی القہر الہی اس کا ہے خوف دلہ طاری الہی القہر الہی کران ہے بار گناہ گاری الہی القہر الہی ہوا ہوں اب زندگی سے عاری الہی القہر الہی یہ طول ہے سب ہکاری الہی القہر الہی یہ روح نوری استواری الہی القہر الہی کون بوقت نفس شہری الہی القہر الہی</p>
<p>اگرچہ ہے غم کو پہنچت ہے محکمال اعمال نے حیرت رہے یہ کل زبان پر جاری الہی القہر الہی</p>	
<p>ایک سنگ بید بن ہو و سخور آئینہ عکس عارض ہے کہ آئینہ کے اندر آئینہ جاہو تھلا ہے ہمارے پاس کو نکلا آئینہ اونکے رخ کو کہتے ہیں ہر کیوں سخور آئینہ جز ترے رخ کے نہ دکھلا کھنڈر آئینہ</p>	<p>اوس رخ پر نور کا کیا ہوگا ہر آئینہ غور کر کے دیکھ تو اسے ماہ پیکر آئینہ اپنے گھر سے جب نہیں جوتلے ہے ماہ آئینہ یہ تو ثابت ہے کہ ہے دراصل تہر آئینہ جسکے جلو کی ہوس ہے وہ ہے پیش نظر</p>

فی الحقیقت اب جہان میں ہے یہی غائب
 ہر گھڑی دیکھا کرے مذاو سکا تہا
 اوس پر سی رخسار پر کیونکر بشر مال نہوں
 خود نما خود سر بناتا ہے حسینو نکو یہی
 جلوہ رخ ہے قدر موزوں ہے اگر مرد
 دیکھتے ہو جب کو شیشے میں وہ عکس رخ نہیں
 ترے تلوونکی صفائی یا بجلی دیکھتا
 جھپکے کیا موقوف کل اہل صفا کتنے ہیں
 اپنی صورت کسطح دیکھیں وہ خود حیران
 کیوں مرے جانے آیا آپ کے دل پر غبار
 آپ دسکو دیکھتے وہ آپ کو دیکھا کر
 نور ایمان دیکھیکے کیونکر بشر مال نہوں
 کھل گئی قلعی او سیکی جسے غیرت چور دیا
 اب گوہر کی طرح اس میں بھی رخ نکلا
 ہے یہ تیغ صفا ہوا آپ کے ابرو کا
 وہ تو بالکل نور یہ تہ ہے کیا اس کی بل
 ہے وہ محو عارفین نور اوس کو کیا غرض

ہنسنے جب دیکھا تو پھر تباہ لے گئے کہ آئینہ
 ہم نہ سمجھتے تھے کہ ہے ایسا فو نگر آئینہ
 جسکی صورت دیکھیکے ہو چکا شہ آئینہ
 اب ہوا ثابت کہ ہے اصلی شکر آئینہ
 یا ہوا ہے خلق بالاسے صنوبر آئینہ
 چاند تلوونکی دیکھنے آیا ہے بند آئینہ
 یہ یقین ہے پر نہ ہوا تا سکندر آئینہ
 آپکا منہ دیکھیکے حیران ہے ہر آئینہ
 شعلہ رخ سے تو بجاتا ہے حجر آئینہ
 صاف طینت تو نہیں رکھتے مکدر آئینہ
 نیک صفت آپ ٹہرے نیک اختر آئینہ
 ہو گیا جب مورخا رہیمبر آئینہ
 بد نما وہ ہو گیا ماتدبے گہر آئینہ
 جز ترے رخ کے نہیں دیکھا کوئی تر آئینہ
 یا رقیبوں کے لئے بانٹو ہے خیر آئینہ
 کیا ترے چہرے ہو سکتا گہر آئینہ
 دیکھتی ہے کب تر سی زلف معجز آئینہ

لوٹتا ہے دولت دیدار جانان برگی	اب سکندر سے زیادہ ہے تونگار کینہ
آپ اپنے زانو سے شغافیں بن دیکھتے	اس سے کیا حال جو رکھے کینہ پر آئینہ

کتنے ہیں حیرت ترا دل یاد آتا ہے دہان ٹکڑے ٹکڑے دیکھتے ہیں ہم جان پر آئینہ	
--	--

رحم کی اسپر بھی ہو جا کبھی باز نگاہ روز جاتی ہے سوچنے غم سو کا رنگاہ دل بیتاب کی ہو خیر الہی میرے اب یہ کسان میں راحت ہمیں کہاں کی میرے نسبت اونہیں غافل ہے وہ دیکھ لائی چشم گریان تجھے روزیکہ براغش ہوا طرف ماؤں فرگان نہیں جانا بہتر غم تو ہو پر وہ نشیں کیا خبر اسکی تھو فرس ہوئی ہے اکثر یہ دم شوق خفا کیوں لڑی چشم فونگر سے جو کھوٹا دو فون جرم ہیں شہر عشق میں فرق وہ تو ہے خانہ نشیں آپکو دیکھے کیونکہ شوق چشمو کی نگاہوں سے لٹا کر ہی ہے	ہے بہت حد سے نری طالب دیدار نگاہ فوج فرگانہ میں ہو جائے گرفتار نگاہ آئی پہلو کے طرف اونکی کئے باز نگاہ خانہ دل کو نو کر دیتی ہے مسماں نگاہ بخت سوتے ہیں سحر اور ہے بیدار نگاہ تیرے باعث سے ہو جاتی ہے بیکار نگاہ دیکھتا ہوں کہ تیرے ہیں شہر آزار نگاہ ٹھوکر میں کہانی ہے کسی پس دلوار نگاہ ہو گئی جب کہ وارفتہ رفتار نگاہ اب نہ ناخچہ نکھو نہیں ہے دشوار نگاہ دل گنگا رسا دلی گنگا رنگاہ ہے زمانے میں گرد لکی بدکار نگاہ ہو گئی ابو مری در پہ آزار نگاہ
--	---

<p>برگڑی کیسے شگون کی طرف جاتی ہے تو ہی انصاف سے کہے کردہ کس طرح بچے رخ روشن کی تجلی سے یہ نہا شعور نشا تیرے یا کوئی برہمی ہے جو فانی ہے اب بنجائیگی کہی چشم فسونگر کی طرف دیکھتے دیکھتے تیرا گئیں انگلیں تیری رخ رنگین نظر آئے جو تجھے بے بیل</p>	<p>ہے دیکھنی سنی ایسی یہ کارنگاہ جہ پڑ جائے نری صورت تلوارنگاہ جل گئی جا کے سو کر وزن دیوارنگاہ نوکر دلوں کو بچاتی ہے اوس بازنگاہ دل جو ہوش ہوا ہو گئی ہشیارنگاہ ہو گئی سخت مصیبت میں گرفتارنگاہ ہو کر تو کمرے جانب گلزارنگاہ</p>
--	---

اوسکی آنکھوں میں سچی سحر وہ فرما تھیں
 کہیں حیرت سے اکیلے میں نہو چارنگاہ

قصیدہ تعبت

<p>گر کی نہ منانہ ہوس لعل گھر کی کر دو مجھے مولانا رحم سے سرور اسے ہر در دین بیاہ مخالف سے بچاؤ میں ہند میں ہر شب ہوں در زوار ہند سو لاہری اک جان پہ آفت ہیں چوڑا طاقت نہ بدن میں نہ زمانہ ہے موتی جو بچوں کو در نہ میں تو محبت مجھے ہو جا</p>	<p>مجھ کو تو محبت ہے شہر جن و بشر کی ہو جاے مرے دلیں ہی تاثیر نظر کی اب دلی وہ حالت ہے جو شمع سحر کی قسمت یہ میری اور وہ تقدیر فخر کی کب تک میں یہ تکلیف سوں آئندہ کی فرمائے اکے سنی صورت ہو گذر کی بس اک دن اب یہ مرے در و جگر کی</p>
--	--

پانی جو نبوت تو کئے رازِ نمان تک یہ رازِ نمان کچھ نہ کہلا سرورِ عالم پہونچا نہ مدینہ نہ ملی ہند میں راحت مجموع ہوں اسے سرورِ دین زرا دمقر میرے تو دعائے مانگنے سے کچھ نہیں ہوتا ہوں اونکی نگاہوں میں میں اک صورتِ خالی قطع بیکار سمجھ کر مجھے کہتے ہیں اقارب	پہر شاہ کو حاجت نہ ہی علم و ہنر کی دشمن ہو ہی کیوں تیغِ قافلِ مکر کی تقدیر مری ہے نہ ادھر کی نہ ادھر کی دل میں تو مرے وہیں ہے مدینہ کسفر کی اس واسطے اے شاہِ زبان تکوین کی اب شکل ہے آپ کے منظورِ نظر کی انسان نہیں یہ تو ہے تصویرِ بشر کی
--	--

حیرت پہ ضعیفی میں کٹی ٹپکتی سولہ
اب جلد خبر لیجئے اس خسنہ جگر کی

بیدرد ہیں وہ بینک نہ دین پاؤں سے مل کے جو شخص ہوا اسکا نہ نہیں بچنا ہمراہ جوانی کے گئی یاد بہاری ارشاد ہے جو جو ہیں گردِ صل کے خواہاں اولٹا نظر آیا اثرِ بارِ محبت ہسکا کے تو لیجا تا ہے آتا نہیں ہمراہ اب مجھے نہ پوچھو شبِ جزائ کی حقیقت پرواؤ نہ کواستے نورِ شام سے پیونکا	پچتا بے گایدل مگر بہت سے نکل کے تیرنگہ یا صے پردے میں ل جل کے تھوڑی ہی دنوں تک وہ ہوا رہی جل کے پنیں وہ کفنِ جامہ ہستی کو بدل کے ہم اونکی نگاہوں میں بہت ہو گئے جل کے رجاتا ہے دل کو چہ جانا نہیں مجھ کے ڈر ہے نہ کہیں جان بکھڑائے دل کے کیا صبح تک شمع نہ بجائیگی جل کے
--	---

ہم جانتے ہیں اونی کو بھی فرواقت
دری نحو و فاعلو تمہیں ظلم کی عادت
البتہ تمہارے رخ روشن کی صفائی
سادہ ہے یقین مجاہد تو دیکھ لو پیر کا
وصف لب گزنگ وہی ہوں تو ستین
دنیا کی مسرت سے بے کیا بھگو دکھ

ایجان جہان آپکے دھند میں جو گل کے
کسطح نہ مشکور ہوں قسام ازل کے
جرپ سے نظر گرتی ہے ہر بار پس کے
نیشہ سے جو گلے سے گل رنگ اوبل کے
جو مر گئے ہیں سخن جگر نیت گل کے
اسے طائر جان تو تو ہے پنجیں اجل کے

حیرت کوئی اس دشت سے زندہ نہیں
رکھتا گدگد قدم دادے الفت میں سنہل کے

ایسے وہ دل زار کے ماہ نظر آتے
بالفصل قیہ دہن ہے وہ قاتل نظر آتے
دعویٰ ہے خودی کا تو پر آئینہ نہ دیکھو
یہ لوٹ ہے کیسی شر کے کوچ میں شکر
فرستے ہیں لشکریں ہی دین پشیمانی
اسے لیلے جان پہنڈ نہ اس دقت کو
آسان تھا ظاہرین نو یہ عشق کا جرب
ہشیار جو مشہور ہیں دنیا کے طلب کار
جاتی تو ہے یہ عمر روان راہ طلبین

جاتی ہے نگہ دان کہ جہان دل نظر آتے
پر دیکھتے کیا عشق کا حاصل نظر آتے
اوسمیں نہ کوئی تد مقابل نظر آتے
دیکھا تو بہت نوحہ گرد دل نظر آتے
لیکن جو کوئی رحم کے قابل نظر آتے
محکم نہیں ہر تجھ کو یہ محل نظر آتے
پر بے کرے اسکے مسائل نظر آتے
وہ سب جہن انجام سے غافل نظر آتے
دیکھیں اسے کب عشق کی منزل نظر آتے

<p>دکھلایا خزانے ترقی قدرت کا ہوا تہا زعم جنہیں دہر میں تا حشر بینکے ہم جان گئے یار یز و غیب ہینکے کل خواب میں دیکھا کہ مرے عاشق کا کل مشتاق ہیں جو لوگ سر تیر نگہ کے</p>	<p>گنڈا رہیں جو گل تھے وہی گل نظر آئے ہمکو وہ جہان میں خط باطل نظر آئے رخ پر جو چکے ہوئے دو تل نظر آئے پہنے ہوئے سب طوق سلاسل نظر آئے ہمکو تو وہ ہم صورت بسمل نظر آئے</p>
---	---

حیرت تمہیں ہو یار کا دیدار میسر
 اگر خواب میں شکیو مکا مل نظر آئے

<p>سنا ہے او کو منظور نظر تیغ آزمائی کا ارے او ہو فاجیت طبیعت تجھ آئی سمجھ کر عاشق جان باز اتناست سنا ہمکو سر مرقد جو آتے ہیں تو کہتے ہیں خدا بخشے نہیں ہو جو او بلن دلی زلفوں کے قصورین ہر اک عضو بدن دلچسپ ہر کوڑا نشتر سوے گور غویبان جب گیا وہ قدر بخش لہو آتا ہے آنکھوں نے خیال تیغ آزمائی سمجھنا نخل مر جا دکھا ہے دیا میں غلط فہمی تمنا نے وصل یار سے ہوش و خود کو گھوٹا</p>	<p>کمان شوق شہادت نے مری دھچکا آئی بجائے روح قالب میں شعلہ الفت سما آئی اوس نے دل دا پا جس نے ترقی صورت بنائی ہمارے عشق میں نے بڑی اندھا دھما آئی قضا اس گیسوے شبنم کے پردہ میں آئی حسد ان جہان نے بھی تب کیسے پائی عدم میں غل مچا او ٹھو قیامت سے آئی دل ٹالانے دیکھو کیا بری تلوار لکائی کیسے عکس رخ نے آگ پانی میں لگائی خیال عیش نے لٹا شبنم کی کوئی آئی</p>
--	---

نہ اوکھو چشمہ جو دیکھنے دے ہیں ہم حیرت
خدا رائے کرو دیکھو یہ آنکھوں کی اڑائی ہے

<p>اب لڑکپن چھوڑ دو عہد شباب آنیکو ہے ✓ تو فدا لئے چشمہ اوکھا اونکی پہلو بنگاہ دیدہ بیدار ہو کچھ دیکھنا ہو دیکھ لے ✓ روتی ہے شبنم چمن میں کسے کا غم حسن کی گرمی نہیں کرتی پسینے کو عین کیون زبان کچھ بات بھی نہیں ہے بہر حال کچھ فقط شبنم شریک غم نہیں ہے چشمہ تر کس ہر دوسے پر وہ کرنے پہ چار پینے شمار کیون گمنا جاتا ہے شمع شبتا بلخیر خود بخود اجل میں کیوں لو لہجے کی آج اونکے ہمارے ہی میں بیخفت ہو ہیں جو عوار ہو گی اعمال قبیحہ کے سبب شرمندگی</p>	<p>ہوش میں آن کو کہ وقت انقلاب آنیکو ہے تجربہ کچھ آفت دل خانہ خراب آنیکو ہے خشت تک جس سے نہ ہو نیک گاہ وہ خواب آنیکو ہے کیا خزان ہی گل کے ہمارے کلا آنیکو ہے جوش کھار رو گلو گلو نے کلا آنیکو ہے اونکی جانب سے سوال لا جواب آنیکو ہے تری حالت پر تو رو نیکو جواب آنیکو ہے کیا نہیں جانتا ابھی دوز حساب آنیکو ہے آج تھل میں وہ بت کیا ہے نقاب آنیکو ہے کیا خیال گیسو پر پیچ و تاب آنیکو ہے جالتی ہے نسکین دل میں اضطراب آنیکو ہے بیجائی کے نیچے میں حجاب آنیکو ہے</p>
--	--

شب چلی ہو سیر ہوئے لگا حیرت سفید
خواب سے چو نکو کہ سر پر آفتاب آنیکو ہے

<p>اب ہم سے نور و دو کے سحر ہو نہیں سکتی</p>	<p>تہا شب وقت میں لبر ہو نہیں سکتی</p>
--	--

کیا لیجئے مجبور ہیں بے یار کے آنے	✓	خداست تری او درد جگر ہو نہیں سکتی
نالو نکاہر و ساتھ او تین صفت روکا	✓	اب میری کس طرح خبر ہو نہیں سکتی
اثبات دہن ہی میں جنگ گئے ہتھو		ٹھوڑا ہی تعریف کر ہو نہیں سکتی
دیکھا تجھے بس عشق کہ اک ہم تنہی کمزور		شاید تری تاثیر او دہر ہو نہیں سکتی
کسطح دکھائیں تمہیں ہم شکل محبت		وہ شے ہے جو محسوس نظر ہو نہیں سکتی
کیا سر سے سکدوش ہو تو جان لے کے سن		تلوار ابھی زیب کر ہو نہیں سکتی
جہنم کہ تصور میں ہے وہ ناوک فرغان		صحت تجھے اسے درد جگر ہو نہیں سکتی
قسمت جو ہے بگشتہ ملاقات کی اونکے		ندیر نو کرتے ہیں مگر ہو نہیں سکتی
جائیں ہی جو کہ اونکے نوواں کے ہر		ہم سے تو نظر جانب در ہو نہیں سکتی
رسوا ہوں کہ بدنام ہوں پاں جا جائیں		الفٹ سے تری قطع نظر ہو نہیں سکتی
کٹنا ہوں قسم کہا کے تری تیغ نگہ کی		بہتر کوئی اس دل سے نہ ہو نہیں سکتی
کیا عکس رخ یار پہ آئینہ ہزاراں		پرچہ تیں تو گل کی گل نہ ہو نہیں سکتی
خوش جھک شوبہ صل میں دیکھا تو یہ کو		حالت تری کیا فوعد گر ہو نہیں سکتی

تم یار کو آغوش تصور میں پہنچا لو

حیرت تمہیں لٹکیں اگر ہو نہیں سکتی

یہ مصیبت ہمیں تقدیر نے دکھلائی ہے
پر یہ شکل ہے کاب جان بھی گہرائی ہے

نہ خط اپنی نہ افونکی ستم آرائی ہے
تیری زلفوں میں ہنس لعل تو سودا کی ہے

<p>قبر میں بھی نہیں ہوئے گا جو نہ ان شمار سخت مشکل ہے کرو ضبط تو جلتا ہو جگر ✓ لکے لکے تو نہ ناراج کریں مردم چشم جلوہ گر خود تو ہوں اغیاروں کے گم گم شکو ساکن ملک عدم تھے تو وہاں بس چلا خیر دنیا میں جو ضد ہے نہیں ملتے نہ ملو جان بچتی نظر آتی نہیں بچینی سے عقل پر ناز ہے اغیاروں کے ہر کالے</p>	<p>جس کو کہتے ہیں قیامت شب تنہا کی ہے اور کیفیت دل کہنے میں رسوائی ہے بی طرح لشکر و گانہیں صف آرائی ہے اور جنتاب پہ ہے طعن کہ ہر جانی ہے ہم کو دم دیکے بیان موت لگا لائی ہے اب ملاقات قیامت ہی میں ٹھہرائی ہے کیا ترے عشق کے پردے میں فیض آئی ہے دانہ تر و دانہ ہیں شاید یہی دانائی ہے</p>
--	---

دردم ہڈک جاتا ہر شعور و ہر حیرت
 یہ زبانیں نہ جادو ہے کہ گویا کی ہے

<p>اندھن سننے ہیں دان تغل خود آگاہی ہے جبے زری غم فرقت کی بدلائی ہے آسمان پر جو ہے سرخی کہنی سمجھ نہ ملن جھکو غیرت کہی آتی نہیں افظم پسند اندھن بستر غم سے نہیں اٹھنے دیتا بے نیازی کی یہ ہے شان کہ محبوبوں جو کہ عشاق گئے داغ بدل نہ ریزین</p>	<p>یہ اگر سچ ہے تو آئینہ کی بن آئی ہے نہ تو چکر صبر ہے دلیں شکیبائی ہے آہ سوزان یہ مری آگ لگا آئی ہے تیرے دیوانے کی اک خلق تماشائی ہے اب مری ضعف کو حامل نوانائی ہے نہ محبت نہ مروت نہ شناسائی ہے خاک سے اونکی یہی لالہ صحرائی ہے</p>
---	---

محو بار و ہون پلا دو مجھے آپ شمشیر	بعد مدت مجھے اس گمان قضا لالی ہے
اے گلوتھم میں بہ خوشبو تو نہ تھی یاد صبا	جا کے اونکے گل عارض سے اوڑا لالی ہے
بارور ہو گی بھلا کیا کہ سموم غم سے	شاخ تک نخل تمنّا کی تو مر جہاں ہے

مرض عشق میں حیرت سے غفلت کی ہے	
کیون سیجا ہی کیا شان سیجالی ہے	

کہانے خار نہیں ہو دل و جگر میں چلبے	وہ کون نہسا تو کیلا ہے جو نظر میں چلبے
وہ شے نہیں کہ جو رہ جائے جگر میں چلبے	خوش کی نوک تو اک بادی النظر میں چلبے
بدائے بد ہیں مگر بارش تر قمر گان	کہیں نکلنے ہیں جس وقت یہ جگر میں چلبے
لگاؤ شیفے میں چکا اگر ہے شوق ہی	یہ گو کہ رو نہ چلتی ہو کر میں چلبے
جو دیکھنے کا کیا قصد اونکو چلبے	شعاع ہر کے کانٹے سے کچھ نظر میں چلبے
سفر نہیں ہے جو کیسا ہی سنگدل کوئی	نو کیلی آنکھ تو پتھر کے ہی جگر میں چلبے
جو لڑکھڑکے گرے ہم تو خار صحر کے	ہمارے پاؤں کی نا طافتی سے سر میں چلبے
خط سیر ہے عیان گرد اونکے چہر کے	کہ شب کے خار ہیں پہلو سحر میں چلبے
بشر تو وہ ہے جو اس خار زار عالم میں	کیسے دل میں نہ لٹکے نہ جو نظر میں چلبے
مرض عشق کے اوٹھنے کا آسرا ہی نہیں	اجل کے نیش ہیں پائے بہرہ میں چلبے

نہیں ہیں روٹے مارے بدنہن حیرت کے	
گلو یہ خار محبت ہیں جسم بہر میں چلبے	

محال ہے کہ بچے مجھے جستجو تیری
 تمام جسم میں خود ہے پلوسکے جہنم
 جہان میں خلق ہو ہے جو شش و شہن گل
 نگاہ رحیم کے امیدوار سنتے ہیں
 دوا و دوش میں ہے ہر وقت جان بے جان
 ترالقیں نہو کیونکر دہس کے پردہ میں
 پنا ملا ہیں آخر کو کعبہ دل میں
 محی بہ ضم نہیں ہے کہ ذکر غیر کروں
 اگر ہے ناسخ اعمال کل سیاہ مرا
 یہ فیض باب ہوا تجھے کس طرح بتلا
 شکایتیں تو کرین بیگان جو منکر ہیں
 عشق آیا حضرت موسیٰ کو جس سے نور
 حواس میں نہیں آتے کبھی مست است
 جہان کے لوگ جسے آسمان کہتے ہیں
 و خاص بندے ہیں جاری جہاں چتر فیض قطعہ
 پڑا ہے اونہر ہی کیا عکس شان زراقی
 شراب عشق سے غالی ہو جو او سکے

تمام عمر نہ جائیگی آرزو تیری
 یہ نیرا عشق ہے تصویر ہو ہو تیری
 کسی میں ہے مری عادت کسی میں جو تیری
 جو لوگ پڑھتے ہیں تسبیح یا وضو تیری
 او دہر ہو پاتا ہے خوشبو مرا الو تیری
 کہ ہرزبان سے سنتے ہیں گفتگو تیری
 تلاش کے تھکے جبکہ چار سو تیری
 حکایتیں ہیں نہ ماننے میں کو بکو تیری
 مگر جہان میں ہے مشہورست و شو تیری
 لباس گل میں تو پاتے ہیں بار بو تیری
 برائیاں نہیں پالتے عیب جو تیری
 ساوہ برنہ تجلی نہی تسعدہ رو تیری
 شراب عشق پیے ہیں چوتھا گلو تیری
 مری سحر میں وہ چادر ہے بے روتو تیری
 او نہیں کو لوگ سمجھتے ہیں آج جو تیری
 کہ اونکے داد و دوش سے عیاں ہے جو تیری
 جو چاہتا ہے رہے آبر و سبوت تیری

اویس کو کتاب ہر شخص بندہ درگاہ	متابعت میں پہنچ فرشتہ نویری
نفس کی آمد و آمد میں اویس کا نام ہے	جہان میں کتاب ہے حیرت جو آبر و تیری
<p>نہ آنکھوں میں موت ہو نہ جگر رحم ہو نہ بچے گر جو ش گریہ ہو تو غش آئے رخ نگہ خبر بھی ہے سیج گڑبان بیمار بھرائی کما عاشق سوا ف ہو تو فدا یا نہیں سیہ بختی کا باعث پوچھے جس فال نام میں جے ہونا کجماں اسکی پتا دسکا نہیں محبت اوڑھ گئی سارے زمانے کے تیرے پس دیوانہ لانا ہوا اگر کوئی تو گھر میں تنہا وصل کی سنکھری لوگوں نے کتنے پتا قاصدیر کنا یاد او س قاتل کے کوچے بچے تیغ ننگہ کے زخم سے باور سہجے نگاہ شوق خالی نہی سو آنسو گرم پتیلے کبریاں کے حرف میں پوچھینگے تو کہو گا</p>	<p>نہرا ارباب کے اس قاتل عالم نکلتا ہے جہان میں یہو فاشق مناکم نکلتا ہے نہرا سطلب رخسار میں ہی کشیدہ نکلتا ہے تپ فرقت کی شدت ہو چکی اب ہم نکلتا ہے مگر ہاں اس طرف ایک نامحرم نکلتا ہے تو سر پر تیرا سایہ سو پر خم نکلتا ہے گرا چاہہ زخماں کنا ہے کو نکلتا ہے ہمارے دوستوں میں باوفا ک غم نکلتا ہے بزرگ آفتاب حشر وہ بد ہم نکلتا ہے کہ ایسا وصل تو زندگی میں کو نکلتا ہے کوئی تلال کوئی بس کوئی بیدم نکلتا ہے ترے کوچے سے دیکھیں کوئی سارے نکلتا ہے تھکا مار گیسو کا یو میں کیا سنہ نکلتا ہے میں ہنہ ہول اویس کا جہاں ہم نکلتا ہے</p>

دوا الیہ مرض عشق کی ہو کس توقع
کہ افسردہ جہات عیسے مریم کھلتا ہے

کہا حیرت کو دیکھو کوئی ہم کسے ملے
جو اوسکے گریں جاتا ہے چشم کھلتا ہے

گو نہیں اب ہم خوف زار اڑتے بیٹھے
آن پہونچے ہیں پس دیوار اڑتے بیٹھے
یہ نماز بیچکا نہ سے مزا حاصل ہوا
دل ہے خواہاں پار کا پر غفلت اور غفلت
گر نوائی عطا ہوتی تو کیسے پانچ وقت
تیرے سودا کے سوا نیکی تو بتا کہ
منحرف جربے ہو کسے ہمارے دست پا
زاہد و ترک خفی کی ہی خبر ہے نہیں
کیا سیچا زبان حکو نہیں میری خبر
بانع ہستی کا جہاں گل ہے وہیں جاتے ہیں ہم
بڑہ گیا ضعف بصیر طاقت ہے بالاطاق
عاشقوں کی بڈیوں میں ہے لذت پائی
میرے خالق مسجد نبوی پہونچا ہے
دلین رہتا ہے جو اوسکے نوک تر کا کھانا

جائینگے دیار کے غم کے پار اڑتے بیٹھے
دل میں ہیں دیکھیں تمہیں کیا بار اڑتے بیٹھے
پتے ہیں ہم شربت دیدار اڑتے بیٹھے
رہتی ہے دونوں میں تکرار اڑتے بیٹھے
آپکے کہنے سے سو سوار اڑتے بیٹھے
ہنستے ہیں سب کا فرو دینار اڑتے بیٹھے
تنگ کہنے ہیں یہی دو چار اڑتے بیٹھے
سجہ کے دافون ہیں زار اڑتے بیٹھے
بڑھتا ہے اب عشق کا آزار اڑتے بیٹھے
تو بھی چلے عذیب نزار اڑتے بیٹھے
زندگی ہے اب ہمیں دشوار اڑتے بیٹھے
چالے جاتا ہے ہمارا سفار اڑتے بیٹھے
جھجکے تھے اٹھ مخمار اڑتے بیٹھے
وہ غلش کرتا ہے شل خوار اڑتے بیٹھے

<p>آپکے تیغ نگہ کا ہے یہ وصف مختصر جلے حسرت ہے نہ دیکھیں آگے ہمتوں کی یہ نہ سمجھو بیخبر ہے اسے گردہ عاشقان یا الی نفس امارہ سے تو ہی کج نجات عشق فاسق بھی قیامت خیز ہے دنیا پر کیا کیون جلیفوں سے فراموشی آج کے شکار</p>	<p>قتل کرنے کی تہی تلووار اٹھتے بیٹھے اور دیکھتے روزن دیوار اٹھتے بیٹھے دیکھتا ہے قافلہ سالار اٹھتے بیٹھے تنگ کنا ہے یہ ناہنجار اٹھتے بیٹھے جو دکھانا ہے نہ ہی رفتار اٹھتے بیٹھے یاد کرتے ہیں تمہیں بہار اٹھتے بیٹھے</p>
<p>ہو پسند یا حسرت یہ عبادت یا نہو پاؤں تک نہیں چھوٹے بیکار اٹھتے بیٹھے</p>	
<p>کیا مری زندگی بسر نہوئی ٹھکو فرصت جو آفر نہوئی جب سے غم و غم نے ادھک بکایا دہر میں جب کا نام ہے تقدیر کون شب تہی کہ بے شرمی گم دل جو مجروح جسکے پڑتھی تیرا درد نگاہ پہلو سے جب سے تیرنگہ میں لوٹ نہوا کوئی روز چشم غم میری</p>	<p>ٹان مگر ایک طرح پر نہوئی روشنی ران سیر گم نہوئی نظر لطف پر ادم نہوئی ہم سے سید ہی وہ عمر نہوئی بیکسی کے فوج گم نہوئی وہ تو برہمی ہوئی نظر نہوئی دل چاہیگیانہر نہوئی تیغ پر زینت کمر نہوئی آبر و ریزا بدتر نہوئی</p>

<p>کوئی تدبیر کار گر نہوئی وہ تصور ہوا مگر نہوئی زخم دلی تو بخیرہ نہوئی یہ خبر ہو پیشتر نہوئی دم قنا ہو گیا سحر نہوئی جبکہ تقدیر راہ بر نہوئی شیشہ دل پہ کچھ نظر نہوئی</p>	<p>کیون سیاحریض غم نہ بچا جس کا مضمون نکٹے مانتہ آئے آئی کس کا مضمون نگان دشمن جان جو عاشق نہ کہیں شب فرقت کی سختیاں نہ ہو آپ تک کن ہو چکا ہوا سنگ غم سے جو چور چور کیا</p>
<p>تخم نہ آئے تو کیا ہو احیرت نہ کئی رات کیا سحر نہوئی</p>	
<p>ہم سے ہمارے دل کا تپا کچھ نہ پوچھے ہوں کیسے مبتلاے بلا کچھ نہ پوچھے یاں سر پہ کیسے لٹی ہے قضا کچھ نہ پوچھے ہے حال میرا ہوش رہا کچھ نہ پوچھے لیکن نہیں ہیں ہوش نہ کچھ نہ پوچھے مانع ہے اوسکی سرم ویا کچھ نہ پوچھے ابا در چل رہی ہے ہوا کچھ نہ پوچھے ساکت ہیں ہمارے اہل صفا کچھ نہ پوچھے</p>	<p>کیا جانے کسکے پاس گیا کچھ نہ پوچھے برہم ہے کسی رلف دونا کچھ نہ پوچھے تیغ نگاہ والے ہے باہر میان سے بیٹھے ٹہائے عقل کے دشمن نہوچھے آیا ہوں پاس آپکے خوف گناہ سے عاشق ہوں جان دل سے میں جہنم کا کیا انقلاب دہر کا عالم بیان کرنا نظاہر ہے حال آئینہ و عکس آئینہ</p>

<p>کیا کیا خرابیاں تب غم کی بیان کر لو تاج تہاے مسیح نال پرست نال میں کیا بیان کروں شبِ فرقت کی سختی جو چاہئے سو کیجئے بندہ ہوں آپکا و نکو خیال رخ ہے تو شکو خیال زلف ہونچے ہوا مکے پاس تو بیشک قتل ہو</p>	<p>۷ بے لطف زندگی کا مزا کچھ نہ پوچھئے ہے پردہ اجل میں شفا کچھ نہ پوچھئے مجھ پر چاہو سنگ جھاکہ نہ پوچھئے اب مجھے میرے جرم و خطا کچھ نہ پوچھئے کشتی ہے جیسے مسیح و سا کچھ نہ پوچھئے پر مال کو تہے دعا کچھ نہ پوچھئے</p>
<p>کیا فائدہ بیان ہے جب رحم ہی نہ ہو حیرت سے ابیرا خدا کچھ نہ پوچھئے</p>	
<p>ہر ذرہ زلف سے ظاہر رخ دیو ہو جا تیرا ہوا ہو سکے کوئے سمن رہو جا کور باطن نہ کہیں چشم خود نہ ہو جا لستہ چشم کی تھیمک نکلاہ واعظ میں نے کیا ساکن حسا یہی تھیمک خواب سے چشم فسونگر کو تیرا کر لو دشنے چشم کا سن لو جو کہیں افسانہ چشم گر یان تجھے سمجھ نہ تنگ طرف کی او کی کسب نے لکھیں عرش سے تھیمک</p>	<p>یا الہی کہیں صبح شب کیسو ہو جا اے نسیم سحری تھیم میں بھی شب ہو جا ایسا اندھیر ہوا الفت کیسو ہو جا تیری گردن نہ تیرے خیم ابرو ہو جا دلِ فالان کر پہلو سے جدا تو نہ جا کہیں چھپر نہ جگایا ہوا جادو ہو جا خواب راحت میں تمہا کر دم آ ہو جا غمِ فرقت میں نہ ظاہر کوئی آنسو ہو جا خانہ دلیں اگر جلوہ نما تو ہو جا</p>

آبرو ہی نہیں عاشق کی اگر ضبط نہ ہو
 گھٹے گھٹے سیکال ہو اس غم سے ہل
 جو عکس میں نہ روشن بہت آئینے میں ہے
 اسے شب بھر نری دور میں مجھ کو رات
 فیصلہ پر جو نری تیغ نگہ آجائے
 مرقوموار کی قاتل تھے حاجت کیا ہے
 دست نازک میں دم قتل نہ ہو
 اس قدر آنکھوں سے روز و رات بڑھان
 تو وہ بے رحم جہاں ہے کہ ہر دلی طرح

خل دل نگہ نیک کے تو آنسو ہو جا
 مجھ کو یار بے کہیں کا ہش ابرو ہو جا
 کیا ناما شاہو اگر میرے طرح تو ہو جا
 دخل کیا ہے کہی دھوکے کسی پہ ہو جا
 دل جان دونوں کا قصہ یہی کہو ہو جا
 میری جانب فقط اک جنبش ابرو ہو جا
 آرزو میری نری قوت بازو ہو جا
 قہر و زورن بھی نہ اس دل پہ ہو جا
 نری محبت میں جو بیٹھے وہی بد ہو جا

تو نے حیرت مجھ پر رو کے پشیمان کیا
 نری ترکیب جو سیکے وہ اسطو ہو جا

جو جہ سے نہ ہو وہ زبان احمدی کہ ہے
 ہونے میں جس قدر ملک جو دیشتری
 کہتے جواو سے نور تو تسکین نہیں ہوتی
 ہوتے ہیں گلستا نہیں ہزاروں گلستان
 غلمان جنان جس ملک جسے بنائے
 اک شمع کی ترکیب سے دو جلوے دکھائے

دل کو جو کسے خوش وہ بیان اور کیج ہے
 لیکر وہ مراحت جان اور کیج ہے
 اور سپر ہی یہ ہونہ ہے گمان اور کیج ہے
 پرا دسکارخ شعلہ نشان اور کیج ہے
 وہ نور نشان عرش مکان اور کیج ہے
 شعلہ فوس ہے کہ اور دیوان اور کیج ہے

القصہ یہ نیرنگ جہاں جیسے بنائے
 سمجھے ہو جسے دہریہ ہے جا قیامت
 یہ ابرو ہے پر خم ہے کہ حجاب عبادت
 گو بیل شیار کے بھی نلے ہیں جن جن
 کیا جانے کوئی رازِ حق کی حقیقت ^{قطعہ}
 سمجھے تھے ہوا اسکو تو یہ وہ بھی نہ تھی
 جام سے وحدت نہ دیا مجھ کو جو اتنک
 گو یہ بھی جچی ہے جو بجلی ہے فلک پر
 دنیا کے عزے سنکے ہم آئے تھے عدم
 اس عالم فانی کے نہ شو کو تو دیکھا
 گو دیدہ بنیا ہیں جو حکام کے لیکن
 کہ طرح بچیں ابرو سے جز گائے تمہارے
 سودائی تو پرتے ہیں نہ مانہ ہیں رنو
 کل شاعر و نیکے شعر ہیں تعریف کے قابل
 جب پوچھتے جزو لگے کوئی اور کے کیا
 مذکور جو آتش کا پلزم سخن ہیں
 لے جاتی ہے انسان کو کو گلشن ہستی

وہ معدن اسرارِ نمان اور بھی کچھ ہے
 ہنگامہ تو ہے اور گمان اور بھی کچھ ہے
 یا یہ صفت کاہ کشان اور بھی کچھ ہے
 لیکن مری فریاد و فغان اور بھی کچھ ہے
 باطن میں ہے کچھ اور عیان اور بھی کچھ ہے
 معلوم ہوا عمر روان اور بھی کچھ ہے
 کیا دل میں ہے کچھ پر مغان اور بھی کچھ ہے
 برد لگی مری برق طپان اور بھی کچھ ہے
 جو آنکھ دیکھا تو بیان اور بھی کچھ ہے
 جانا ہے جہاں ہے وہ جہاں اور بھی کچھ ہے
 جو دلی ہے چشمِ نگران اور بھی کچھ ہے
 یہ تیرے کچھ اور کمان اور بھی کچھ ہے
 ایجان ہے سر کا خفقان اور بھی کچھ ہے
 پرمان سخن اہل زبان اور بھی کچھ ہے
 تو ہنس کے یہ فرماتے ہیں زبان اور بھی کچھ ہے
 سینے کے وہ شعلہ زبان اور بھی کچھ ہے
 اس گلشن فانی کی خزان اور بھی کچھ ہے

یان جاے مسافر ہے بان مسکن اصلی
وہ منزل عمر گذران امیدی کچھ ہے

حیرت نری گویند بھی چھٹکے
چٹکن ہے ترا غواب گمان اور کچھ ہے

رخصت جہان کج باغ سے روح دعا کی
بہم کیا کہیں بہار جو اس بوستا کی ہے
پہلے جو ہے قافلے والے چلے گئے
آباد ہوگی قبر گریگا جو قصرن
ان بختیوں سے ڈرتے ہیں کچھ بھکاو خیر
مرد سے ہے اوٹکے گولو لا جو رہ گیا
کچھ خود بخود آج معطر مراد باغ
کیوں اونکی کج و سچی نہ عالم تباہ ہو
کس نفس سے بنے ہو ٹھٹھ ہے نہیں بگا
کیونکہ کون کسی میں اس دلی سگند
یارب تھڑی چجے کس ماہر کی
وہ تو جہاں پسند نہیں جسے تم کو دی
جسکے سبب سے گلشن ہستی میں گل کلا
کانو نہیں آ رہی ہے صد اشک رنگ

جانی ہے آج جو ہے گل تر جہاں کی ہے
گل کی کلمی جو آکھو تو آمد خزان کی ہے
یہ جسم زار گرد او سکی دان کی ہے
اب پرواہیں بیگئی بسنی جہاں کی ہے
جب ہم نہیں تو ہے شب غم تو کمان کی ہے
کتنے لگے یہ خاک کسی ناتواں کی ہے
خوشبو یہ کسکے گیسو عذر فشان کی ہے
اب وہ روشن پسند ہے جو آسمان کی ہے
سرخ پر تمام ہے یار بختی کمان کی ہے
منہ پر تو مہر یار کے راز نہاں کی ہے
دکو و دیکتا ہوں بوضو کمان کی ہے
کچھ پوش ہے یہ حسن کی دلوت کمان کی ہے
ہم کو تو اب تلاش اوسنی باغبان کی ہے
خچہ چٹکے ہی ہیں کہ چٹکی خزان کی ہے

کیا جانیں کسے جلوے نے بیتا کر دیا
 ممکن نہیں کہ مجھے چٹے اوکھا ذکر خیر
 یہ جان لو کہ منزل مقصد کو لے لیا
 کرتی نہیں ذرا بھی توقف جہاں میں
 غافل اسے سمجھتے ہیں شاید کہ پائدار
 وحشت ہو کیوں نہ قابل خالی سے روح کو
 اہل سخن جو پاتے ہیں شیریں کلام

حالت و سچ دلی جو برق طہا کی ہے
 جب تک مری زبان نہیں طلق بیانی ہے
 ایسی جو چال تو سن عمر رواں کی ہے
 کیا جانتے یہ عمر گریزان کہاں کی ہے
 ہستی جہاں دار طلسم جہاں کی ہے
 اک شے تو ہے زمین کی اک آسمانی ہے
 کہتے ہیں غزل کسی طلب لہاس کی ہے

حیرت جو سورہے ہیں خوابیدگان
 تھکو غمزدگی اسی خواب گراں کی ہے

وہی اک حال کو نہیں ہے جو کل و لالی
 طلسمی وراس کا جلوہ راحت سے خالی ہے
 تعلق ہے جنہیں زلف تاشے کو بال بالین
 مناسب نہ گہرا ہے بشر اپنی مصیبت
 بدن کی روح رونے ہے ولیکن اس کی قدر
 ہر اسے جتنا کشت از روضہ کون بنائیں
 نہ سمجھے لاش کوئی قبر کے اندر دم نصرت
 مگر یہ بھی نہی کا کل تک دکھا کر اپنے جلو

زبان زد و کس و نکس کے جبکی ہیشالی ہے
 اگر دنیا کوئی شے ہے تو فانی خالی ہے
 نہیں سچے دغا پائینگے ناگن دلیں پاکی ہے
 وہ اپنے وقت پر ہوگی جو راحت ہو تو
 نہیں اس کی حقیقت کیا یاں جام سالی ہے
 ہمارے غمزدگی دلیں اپنے خاک سالی ہے
 وہاں گور میں روح حرواں نے خاک کی ہے
 بدلتے بد رخ روشن ہے یہ سحر سالی ہے

مری اس ناتوان نے دیا دھوکا اجل کی
 سخن سنجی کی نوبت اب یہ پوچھی اس ناخیز
 کنارہ کش ہو جاتے ہیں بنم نظم سے حال
 ہوا ہے انقلاب ایسا کہ عریانی ہے پلوں کو
 اجل کو روح لیجائیں یہ اتنا درد کیوں
 گنگارو نہ گمبزو فیضانِ اوستی کی تیرے
 نہال آرزو کو بھی وہی شاداب کے دیگا
 تجلی دیکھ کے حضرت کے چہرہ کی ملک بولے
 سے عورت کے افسانہ حسینا جہان
 ہوے لیل و نہار اس کے رخ و کاکل سے کیا
 مسلمانوں بدینہ ہو کے جاو جانے
 یہ وہ مولا ہے جسکی جسم کا سا نہیں ہیں
 رسولان بے فکرتے نہ اس کے قدموں کو
 جو پونچے کشتہ بارو کے مرقد پر تو یہ پوچھا
 کہا ہمارے ہونے اونسے جس پہنچ پہنچا
 یہ سنکے چشم خم ہو کر کہا افسوس و حسرت

قطعہ

قطعہ

نہ پہچانا مجھے سمجھ کے تصویر نہالی ہے
 سمجھتے ہیں اوسکو تلخ جو شیریں تھا ہے
 زمین شمع جیسے نامزدوں نے جہالی ہے
 سن نپاک کے حصوں میں کمال پشاک کی ہے
 چلے جائیگی خود وہ راہ اوسکی دیکھ ہی ہے
 غجب کیا بخش ہو درگاہ اوسکی ازبائی ہے
 کہ جب فیض سے مرگ کے چہرہ پر بہائی ہے
 الہی تو نے ایسی شمع کس سے بجائی ہے
 مگر اس بار کی شان تو ہے نہ زالی ہے
 جو صورت دیکھی گورمیت کی تصویر کا ہے
 کہ مولا نے وہیں سے راہ جنت کی نکالی ہے
 مقولہ ہر بشر کا ہے کہ اسکی خزانہ مالی ہے
 اسی قاری سے ظاہر ہے قیامت انبوالی ہے
 کہ سب قبروں نوید ہی ہیں پتھر کیوں نہالی ہے
 اسی باعث سے اسکی اسطرح پڑھائی ہے
 پس من بھی اسکی شان میں کج اعتمادی ہے

چلے یوں پیش اور ویکے کیسے نہ سیرت

گزنہ کے بوجہ پر گنہ گری مصیبت کی اذیت مآلی ہے

کون اس گلشن فانی کا تماشا ہی ہے
جب سے وہ آفت جانِ محو خود کرائی ہے
نہ تو اب صبر ہے دلیل نہ شکیبائی ہے
ذکر خالق کا نہیں دلیں بجز فکر شکم
جب سے گمراہ ہے جھجھکے معلوم نہیں
اسے اجل تو نے عجب تفرقہ پرداز ہی ہے
دل بیتاب کا ایما ہے سادہ و محال
دل سرکش نے کیا قالبِ خاکی کو تباہ
عاشق زار تو ہوتا ہے خبر نگو نہیں
کوچہ یار میں نالان ہے کہیں اور نہیں
ہنس کے کہتے ہیں وہ اکثر یہ ہے بلوین
تہی مجھے فکر سوا سی کی ہے یہ عدم
دیکھیں اب ملک میں نہ تھا کس کا تالیم
واہ رے شانِ تری واہ کی ترنگ کرا قطعہ
آنکھ میں نور بنا نور کے پیرائے میں
جسکو سب کہتے ہیں دنیا ہے پاگل خانہ

پردہ چشم میں ہیں آپ کہینا ہی ہے
شانہ ستراج ہے آئینہ کی بن آئی ہے
شاید اس عشق کے پردہ میں قضا آئی ہے
دل نہ زد سمجھے ہیں شاید یہی دانا ہی ہے
تاب کہتے ہیں کہ کیسی توانائی ہے
میں ہوں مرقہ میں سگمہ درمی نہائی ہے
پر جیا کتنی ہے کچھ بولے نور سوائی ہے
میرے اقلیم بدن میں یہی بولائی ہے
کیون سب جیسا ہی کیا شانِ سبحانی ہے
موت یہ خوشخبری دلی کی دلائی ہے
دل پرداغ ہے یا لالہ صحرائی ہے
بجائے صدمت مر قابو میں قضا آئی ہے
اندھوں لشکر کا نہیں ہف آرائی ہے
جسکے اوصاف میں عاجز و غمی یابی ہے
اپنی قدرت کا تو ہی آپ تماشا ہی ہے
اسمیں دیکھا تو ہر اک طرح کا سودائی ہے

نقشہ گز ایک حق اک آفت بالائی ہے
 اب کسی میں معروف نہ شناسائی ہے
 ایسی دنیا سے طبع و می گزائی ہے

[illegible]

ہنسے کہ کسی طرح سے جیل سے
 قیامت کے بلالین شادی لے کر
 غضب میں پڑے بیٹے پر گناہ گاہ
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں
 اونیس کی طرح جو ہو سنگداع اور سرخ
 پڑی سنگداع جہان ہنوز سرخ
 فروغ رخ پہ نازان ہیں اگر وہ بکا
 غصہ سہا پہ سحر میں کہیں کہیں کہیں
 قدر بستی ہے جو چہرہ ہر چہرہ
 ہر چہرہ کی پائینگی نہ وہ حرف نہ بکے
 اگر سچ نہ ہو تو قیامت کی ہر چہرہ

SECRET

انہیں جیتنا کوئی تہا زلیست اس قید سلاسل

ہمیں ظاہر ہوا ضعف بصرت	✓ کہ غایت کی اب بنا نظر سے
بدن میں نہا جو آب زندگانی	✓ بہا جاتا ہے وہ بھی چشم تر سے
قد سوز و نخمیدہ ہو گیا ہے	مگر اس کج ادائے کمر سے
فراق باغ عالم میں ہے دہن ہے	پست کر روئے اک لک شجر سے
یہی حاصل ہے اپنے آب گل کا	کہ چٹ جائیں جہان کے خشک تر سے
خداوند اسے محفوظ رکھنا	جو عزت دیتی تو ہے اپنے گھر سے
تمہارا عشق جسمیں جلوہ گر ہے	وہ داغ دل تو بہتر ہے فر سے
وہی دل اپنے قابو میں نہیں ہے	جسے پلا کئے خون جگر سے
✓ مخالف نور میں خوش طالع نظر دل	✓ تعجب ہے ترا محتاج تر سے
سوے ملک غم سے جا تو ہیں ہم	مگر محروم ہیں زاد سفر سے
مرے زخم جگر کا ایک اک چاک	مشابہ ہے گریبان سحر سے
نہال دل ابھی ہر سبز ہو جائے	جو تیرا بر رحمت آگے ہے
غذاب جلن ہوئی ہے ناتوانی	الہی یہ بلا آئی کدھر سے
مرا تیغ الم کا سامنا ہے	بچائے اپنی رحمت کی سپہ سے
لیکھا منزل اول میں رفت	عدم کی راہ سیدھی کو دہر سے
دکھائے منزل مقصود بکو	یہ ہے امید چشم منتظر سے

جہان میں آرو رکھنا الہی

مرے نخل تنہا کی ٹمر سے

شگفتہ ہو گا حیرت غنیچہ دل

ہو اسے دامن خیر البشر سے

کہہ کہہ کے مجھ کو بزم میں بہ نظر ادھائے
چاہے جو یار سر تو نہ گردن ادھائے
ہوتی ہے آج محو تجلی کی آنکھ بند
ایسا نہو کہ شعلہ دل پہ پڑا دھڑے
آئی ہے لاش کشتہ تیغ نگاہ کی
ایسا نہو لگے نظر مہر برنگاہ
کہتے ہیں آپ مجھے نہیں تجھ میں خفا
اس انجمن میں ہی برشتہ جگر نہیں
نفس شقی کے دور میں جعفریوں کی طرح
پہلے ہی دل کو رو لئے باقی ہے ایک جان
مسیح میں شیخ کا تو کیا خاتمہ سنجہ
پر ٹہنا ہے گرچہ حرف عاشق پر تہ
خوشبو گل یہ کہتی ہے گلشن میں
مستی لگائے آج تو آئینہ دیکھئے

اچھا بنا کے دوست کو دشمن ادھائے
لیکن کہی نہ سنت دشمن ادھائے
اب تو نقاب چہرہ روشن ادھائے
سرخد اسبہال کے دامن ادھائے
اب رنج کیا ہے دیکھتے گردن ادھائے
ہرگز نہ آنکھ جانب روشن ادھائے
اچھا تو خاک پاک کی سمرن ادھائے
مجھے سوا ہے شمع جلے تن ادھائے
لکڑ اپنی راہ سے رہن ادھائے
منظور ہو تو دوسرا شیون ادھائے
اب بتکدہ سے لاش برہن ادھائے
وہ سانسے خزاں ہے تو سن ادھائے
جو نکلے سر نسیم سبک تن ادھائے
لطف بہار غنیچہ رسوا سن ادھائے

نور نجوم آپکے افشان کے واسطے
 عشق بنا کھا حکم ہے ناقوس کی طرح
 لوح ہے ادھکار و ذرا دیار اکلم
 پیر فلک کے کشت انجم کا شوق ہے
 عمد شباب میں بہتوں حزا جیان
 کہتے ہیں موحجر ابرو سے آئے

گرتا ہے آسمان سے چہن چہن اوجھٹائے
 نالوٹے سر پہ دیر برہن اوجھٹائے
 دل سے ہو کا دادے ایس اوجھٹائے
 افشان کی گر پڑے تو نہ کترن اوجھٹائے
 بننے ہیں لوگ دل سے لڑکپن اوجھٹائے
 جینے سے ماتہ ماتہ سے چلن اوجھٹائے

حیرت ہو کہ جو اوس گل خدائے قدس
 باغ جہان سے اپنا نشیمن اوجھٹائے

کہتے ہیں مجھے عاشق ناکام یہی ہے
 مشہور ہے جو زلف سیدہ نام یہی ہے
 غیبت نکرو سبے بر اکام یہی ہے
 پہرے تہی نظر تبری پہرے زبانی
 ہنسنا ہے قہیوں سے جو بیباک نغم
 حال دل بیتاب کو سکر وہ ستار
 تم قدر نہیں جانتے لو میں صغیر کی
 خاک نہ جانل کجا جو ہے پیر ہن تن
 پہلو سے جو نکلا تو بے ملبوس جسمین

اب اونکی زبان بہ تو مرا نام یہی ہے
 اسے طائر جان دیکھ نہ راو ام یہی ہے
 رسوا ہو بشر جس سے وہ الام یہی ہے
 معلوم ہوا اگر دشمن ایام یہی ہے
 غارت گر جان دشمن آرام یہی ہے
 کتاب سے نزلے ہو س غام یہی ہے
 اسے بوالو سعیا عتہ السلام یہی ہے
 رہنے دو مرا جائے احرام یہی ہے
 اب دل کی جھارے خبر غام یہی ہے

دیکھ لے مجھ خستہ تو کما سنتے تھے جبکو
کہتے رہے تا مرگ نری چشم کے نشے
پوچھی صفت ابرو سے پر خم نو بہ بولا
آنکھوں میں کیوں نہ تمہارا رخ و گیسو
باتیں جو کیا کرتا ہے تو دل شکنی کی

شاید کہ وہ خورشید لب بام بھی ہے
ہے زہر ہر اجس بین بادام بھی ہے
ٹکڑے جو کرے دل کو وہ سمسام بھی ہے
اپنی تو جہان میں سحر و شام بھی ہے
کیا تیری محبت کا سر انجام بھی ہے

حیرت کی طرف ہو تجھے یہ اب اونکے آثار
رسو کجہاں عاشق بد نام بھی ہے

چراغ ہے ستر غم نہ دانہ ہے نہ پانی ہے
ہمارے یار کا ہکو یہ پیغام زبانی ہے
پریر و جو تمہارا باعث حرج و آہی ہے
کیا مجبور اس درجہ کہ ابنو بستر غم سے
اگر وہ رشک لیلی ہیں تو ہم ہیں غرت جو بول
مرے نالوں کو سن سن کر بفرما ہوں گونے
جو ذکر یہ قیاسی کیجئے اونے تو کہتے ہیں
پڑا جواد کے پسند ہیں وہ پھر زندہ نہیں ہوتا
تمہیں منتظر اقلیم تن کے ہم سمجھتے ہیں
مرض غم کے نالے سکے کہتے ہیں ابھی

تمہارے عاشق شیل کی طرف زندگان کی
شب فرقت میں جیتا ہے یہ کیسے سخت جانی
اوسکے عشق میں مرنے کا جیٹا جاودانی ہے
ہم اوٹھنے بھی نہیں پاتے یہ روز تو آتی ہے
جہاں او کا فسانہ ہے ہماری ہی کہانی ہے
تکاہ بد کا ٹھوہ ہے مگر اکہ گمانی ہے
یہ بیتابی نہیں ہے موج آہ زندگان کی ہے
جسے سب عشق سمجھتے ہیں بکا ناگمانی ہے
نفس کی آمد و شد بتی ہماری حکم رانی ہے
اسی نوع مر شاید ہی ایذا و اٹھانی ہے

سر پہ پاؤں کے سننے ہی ابھی ہم مضبوط کرتے
 غور و حسن ہیچا ہے بہت پچناؤ گے دیکھو
 تری آنکھوں کی سرخی دیکھو بخوار کتنے ہیں
 کبھی حشر نہ کرنا چاہئے گور غریب کے
 پڑے ہیں خاک میں وہ بھولتی تھی غریب
 تلاش یار کی محنت کوئی پوچھے بلوے کے
 تمہارے رخ پر کیوں ہو کاہنہ و درخشاں
 ہواے خیر بزم و توبے پردے میں سوچو تو
 ہمیں ثابت ہوا اوکے تلوے تغافل
 سوے گیسو جو محو خال نے دیکھا تو غافل

تمہیں اکہن انالان کی کیفیت کھانا
 پریر و چند روزہ یہ طلسم نوجوان ہے
 بلوریں جام میں شاید شراب رخوان ہے
 تمہیں ہی غافل و آخر ہی ہستی بسان ہے
 بھر سچ پوچھو تو عبرت کی جگہ دنیا فانی
 کہ مٹے ہی ہمارے طبع پر سون خان ہے
 سہرا رنگ چہر کا دوپٹہ آسمانی ہے
 یہ جبین کی علامت ہے کہ مرینکی نشان ہے
 جسے مشوق پہنکتے ہیں وہ ابدا رسانی
 اسے کجخت یہ بھی نہ بختی کی نشان ہے

ہنسے دیتے ہیں مجھ کو دیکھ کتنے ہیں کج
 تمہیں کسی محبت ہے جو ہرہ زعفرانی ہے

قاتلو نہیں عجیب انداز بھا ہوتا ہے
 پروان تنہ کوہ زلف دوتا ہوتا ہے
 ظاہر عشق و محبت میں مزا ہوتا ہے
 حالت دل کے بیاں ہے جو خفا ہوتا ہے
 عالم عشق کا کیا حال بتائیں لیکن

کوئی تڑپے تو وہ کتنے ہیں کیا ہوتا ہے
 دیکھیں اب کون گرفتار بلا ہوتا ہے
 دل نادان ہی سامان قضا ہوتا ہے
 اوس شکر سے کوئی عمدہ برا ہوتا ہے
 روح پر جس سے ہو صبر وہ برا ہوتا ہے

یہ ہی تیرے قدرت ہے کہ بند و بند میں

نالہ سرد سے کہتا ہے مرا غنچہ دل
سجدہ کرتے ہیں بشیر سے زانیہ

چمن دہر کے نیرنگ نے اسے دیکھے

باغبان جھکو جو بچائے تو پوچھیں اس سے

عیش کے دن نہیں رہتے تو سچے لے

سکے حال دلیلیاب وہ فرماتے ہیں

جھکو سمجھاتے ہیں دے لے لو ہوا دیکھ

آپکی شانیں میں چمکے نہیں کہتا لیکن

دیکھ بچائیگا ابدل کے پہلو سے بچا

کہتے ہیں زندہ جاوید او سپکو ہوتو

اپنی آرائش و تزئین سے غرض ہے انکو

اسکی تکلیف سے جانبر نہیں ہوتا اسکا

جز ترے او ستم ایجاد بر طافت ہے

کبھی غرت مع ذلت کہی نہ تھی بے

کوئی بیہوش کوئی ہوش رہا ہوتا ہے

یہ ہی کیا ہم نفس باد صبا ہوتا ہے

جس جگہ یار کا نقش کف پا ہوتا ہے

کوئی روتا ہے کوئی نغمہ سر ہوتا ہے

کہ کہی نخل تنہا ہی بہا ہوتا ہے

کہ یہ تکلیف کا عالم ہی قضا ہوتا ہے

بدگمانی کا تو ایسا ہی صلا ہوتا ہے

خواہش وصل کا انجام برا ہوتا ہے

ہو فاد نکاز مائے مین گلا ہوتا ہے

کو چہ زلف میں ہند میر بڑا ہوتا ہے

جو کوئی کشتہ شمشیر ادا ہوتا ہے

اس سے مطلب نہیں جو خون جتا ہوتا ہے

عشق کہتے ہیں جے قہر خدا ہوتا ہے

ظلم جو ہوتا ہے ہر روز نیا ہوتا ہے

ایک کے ایک کا انداز جدا ہوتا ہے

یار سے قطع محبت نہیں بہتر حیرت

سلسلہ اسکا رگ جائے ملا ہوتا ہے

<p> سوت اپنی پاؤں کی ہیر سر کے بل گئی تقدیر کس مقام پہ پہلو بدل گئی اندھیر ہو گیا شب جبران محل گئی فصل بہار میں جو طبیعت سنبھل گئی باری صبا نے دھول کہ پگڑی اچھل گئی آئی اودھ بہار ادھر ت بدل گئی گہر کے روح خانہ تن سے نکھل گئی سوج روان کی جھپیر مچھل گئی بے شبہ آج آکے قصا سر سے ٹھل گئی گہر کے برق چرخ سے باہر نکل گئی یاں جلائے حیات پہ مقرر چل گئی شاید جن سے باد بہاری نکل گئی </p>	<p> تیغ نگاہ یار جو غصے میں چل گئی بیشا ہی میر پاس تو منہ پیر کردہ شمع امید صبح وصل خدا ہی کیسے تو ہو یہ جانیو جنوں کہ تری آبرو نشین گلگشت میں جو لالہ نے کی اوتے مری دل ان آگیا شاہین ہو گئے ضعیف سینے میں ایسے عشق نے پھلا ہاتھ پاؤں دریا میں یاد آئی جو ادھن بحر صحر کی تو رسی چڑھا کے رگبتے کچھ رحم آگیا پوچھی فلک آہ جو مجھ بقرار کی جیش ادھن ابرو نکو ہوئی سو غیر ادھن دور خزان ہے کیا جو ہر اک گل ادھن ہے </p>
<p> اک شعلہ وکے عشق میں حیرت ہو گئی شمع حیات سوزش غم سے پگھل گئی </p>	
<p> جسکی دشوار ہے محنت وہی بیماری ہے کیا مرے دل میں الہی کرۂ ناری ہے میرے بار کیو وہ سمجھ میں کہ عیار ہی ہے </p>	<p> آپکے عشق میں تکلیف دل آزار ہی ہے اسکی سوزش سے تو اب جان عاری ہے نالے کرنا جل تو فرما لے ہیں مکار ہی ہے </p>

جس سے موسے کو عشق آ یا شجر طوطا
 بے سبب آئے نہیں آنکھ سے اشک لگلا
 تیرا منہ منہ ہے جو ہوس زلف راز
 دیکھ تو چرخ شکر یہ اذیت ہے کہ
 دیکھیں کس طرح سے بے ہوش ہو کر ملک
 نشہ عشق سے مدہوش ہو چکے ہیں
 قندے دام محبت ہوں جن تک اوصاف
 اسمیں خوشبو ہے عجب طرح کی تباہ و تاراج
 جس میں ہے رنج و غم درد کی ہر طرف
 جس سے ہوا نس او سے داغ جگر دیتی ہر طرف
 دیکھ کر عالم رویا میں اد نہیں میں سمجھا

میرے دل میں بھی اسی آگ کی چٹکا
 دل میں ناسور ہے یا زخم جگر کا رسی
 عشق کا کل نہیں بلکہ سیہ کا رسی ہے
 میرے قالب میں جو روح وہ سکرانی
 سر پہ گٹھری تو گناہوں کی بہت بہاری
 ادنیٰ بیہوشی نہیں بلکہ ہشیاری
 جھک کر آدمی سے بہتر یہ گرفتاری ہے
 علقہ زلف ہے یا نافہ تانا رسی ہے
 عزت عشق کی اوس فوج میں ہر دہائی
 لالہ رو بہ نہیں عجب طے حکلی غمخواری ہے
 خواب غفلت یہ نہیں بخت کی بیداری ہے

جب سے حیرت کا ہنس طائر دل پر چڑھا
 آپکی زلف نہیں دام گرفتاری ہے

خاموش رہتا لب اظہار کے ہوتے
 کہتے ہیں اے طباحض عشق ہوتا
 قاتل یہ ہمیں ہوسے بکھر دیتا جو کرتی
 کرتی نہ اثر شعور رخسار کی گرمی

گر ہوش سکر و اف اسرار کے ہوتے
 آئنا جو اچھے ترے بیمار کے ہوتے
 شرمندہ احسان تری تلواری کے ہوتے
 ہم اونکی طمع تو رکے یا نادر کے ہوتے

کہتے ہیں اجل سے یہ ترے طالب دیدار
 آنی ہی قیامت تو اسے دیکھنے نہ تو
 جلتے طرف طور نہ پر حضرت موسیٰ
 اگر شوق اسیری ہے تو کسوٹے بدیل
 ہونا تماشہ بخت نو ہوتے خط شگون
 ہوتے جو مریط کہیں قید کے کا کل
 اگر کربالیں پہ دم نزع یہ پوچھا
 بڑھتی جو غری چشم فسون ساز کی وحشت
 نئی عاشق کا کل کی دم نزع تنہا
 کس طرح دل ناوک فرگانے بچانے
 ہوش و خرد و صبر کمان خانہ رد لین
 جانی نہ تری زلف کی خوشبو جو اوکھڑ
 اوسن کی محبت میں بندین دین کا خطر
 اسے بواہو و پاس محبت جو نہوتا

احسان نرالمین نگہ یاد کے ہوتے
 گر ہوش میں کشتے تری رفتار کے ہوتے
 جلوے جو ترے روزن دیوار کے ہوتے
 صیاد کی مشتاق ہے ہنغار کے ہوتے
 یا خال نہار گل رخسار کے ہوتے
 پردہ دیکھتے صدمے جو شربتار کے ہوتے
 راہی تو نہیں منزل دشوار کے ہوتے
 بستی کے نہ صحر کے نہ کسار کے ہوتے
 نظارے تری زلف دیوار کے ہوتے
 بچتا ہے کہیں صید گنار کے ہوتے
 کوئی نہیں بہتا ہے غم پار کے ہوتے
 کیوں ہوش بہر نافر تدار کے ہوتے
 کیا سہم میں دوسرے نہیں بنا کے ہوتے
 ہر کسے ہم مد نظر یاد کے ہوتے

حیرت ہو دین میں جگہ قبر کی ملتی

ہم نے یہ قدم اتار مختار کے چوتے

آجکے ڈھنگ گزرتے نرا کے دیکھ

ہے دنیا میں بہت چاہئے واکو دیکھ

ہم نہ کہنے تھے جلا دینگے بہ بجلی ہنکر
 نوز ایمان بھی ہے داغِ ندامت سے نین
 عکس گیسو کو جو آئینہ میں دیکھا تو کہا
 شعلہ عشق بھی دکھانا ہے طرفہ تاثر
 ہم ہی تھیں حلقہ بگوشوں عجیب کی گونج
 چین ابرو کی نو فاطمہ شکنی تھی مشہور
 اونکی نیزنگ سے بچنا ہے نہایت شوار
 تیغ ابرو سے دُورے کیوں نہ ہاکن پشور
 دیکھنا ہو جسے میرے گل مضمون کی بہار
 حسن بے پردہ کا نظارہ بہت مشکل ہے
 دیکھنے کو جو گئے نہج کو ترے بد قسمت
 رخ روشن کی تجلی کلبے ہے نظارہ محال
 چین دم بہر ہی نہیں جب سے ہو داغ
 سب درختوں نے زلال ہے نہال الفت

کیوں کہ اوپر رخ شکر در پہا دیکھے
 شرم سے سر جو گریبان میں ڈکا دیکھے
 ساکن ملکِ حلب ہند کے کالے دیکھے
 آگ تو دل میں لگی جسم میں کالے دیکھے
 خواب بین بات کئے چاند کے ہاں دیکھے
 دل شکن بناؤں شکر گان سے پہا دیکھے
 حریف لے کوئی گویا کوئی کا دیکھے
 جسکے مقتول رسالے کے رسا دیکھے
 آنکھ میں سر مر نیزنگ لگا لے دیکھے
 جو کوئی حبیب گریبان کو سہتا دیکھے
 دیدہ روزن دیوار میں جا دیکھے
 ہاں جو سورج سے کوئی آنکھ ملا دیکھے
 لالہ رویوں کے سبب چاک لالے دیکھے
 خون سے لبریز اسی نخل کے تھا دیکھے

رخ صفحہ کا نظارہ ہے بیادِ سحر
 ہاں کوئی زیر سے ہاتھ اپنا اوڑھ لے دیکھے

یہ تیغ اجل جسکے سرتک پہونچے
 کہی تھے بیدار کرتک پہونچے

<p>سناسیر دریا کی خواہش ہے اونکو وہاں جہنے داغوتے گلشن بنایا وہ محبوب ایسا رفیع المکان ہے وہی نخل امیر ہے سایہ افکن یہ تاثیر ہے طالع نارسا کی وہی دل تو پہلو میں آرام پائے مجھے خون روتے جو دیکھا تو بولے کوئی کسطح اسکی تصویر کھینچے قبوئے ہون مانتہ ہیکل گلے میں مری اشکباری کو دیکھا تو بولے</p>	<p>خبر یہ مری چشم تنک نہ پوچھے جہان پر نسیم سحر تنک نہ پوچھے نظر جسکے دیوار و در تک نہ پوچھے کبھی جسکی فوجت تنک نہ پوچھے کہ کھو ہماری خبر تنک نہ پوچھے خبر جسکی اوس فتنہ گر تنک نہ پوچھے وہ صدہ نہیں جو جگ تنک نہ پوچھے نصو رہی جسکی کرتک نہ پوچھے مراونکے قدموں پر تنک نہ پوچھے یہ طوفان کہیں سے گزرت نہ پوچھے</p>
<p>وہاں کی تمنا ہوئی تمکو حیرت نظر کیا جہان پر خبر تنک نہ پوچھے</p>	
<p>عاشق نہ زلف کے ہیں و حشر ہیں کیونکہ لکھن نہ وصف شکر بال کے عاشق وہ ہوں کہ بعد میں انتقال کے جان بھیا جو پاس تو اوس نونہال کے جا کر ہمارے دشمن جانی سے مل گیا</p>	<p>ہم شیفہ ہیں افکنکے رخ بہنال کے حلقے ہیں دایم زلف میں چشم غزال کے تیلے بنینگے آپ ہی گرد ملاں کے کہنا اہی حال مگر دل سینہ دل کے ایدل نجل ہوئے سچے پلوں بال کے</p>

پوچھو کہ کل کمال کتنا ہے یہ جواب
 نیچے ہو دنگے رخ ترا دیکھا تو سمجھو ہم
 جو اس چمک دمک سے ہیں آتش سوز
 کیوں اسے فلک بسند ہے کیا سفلی پر
 پاس ادب سے سر نہ اٹھانے تھے کبھی
 ہنستے ہیں وہ ہمیں کہ جوتھے چو تیرا
 اب چونک چونک پڑتے ہیں خوابیدہ گاہ

چلے بنے ہیں آپ تو وہم خیال کے
 اک ماہتاب سایہ ہیں دو ہلال کے
 کیا یہ ہلال ہیں سر تو سن کے نال کے
 او نکا بڑا یاد دل جو سبب ہیں ہلال کے
 اب ہکود دیکھتے ہیں وہ آنکھیں بھال کے
 انسان بنا دیا ہے خمیہ چہ چال کے
 تیرے چلن ہیں یار قیاس کی چال کے

مولے سیر سفید ہو دانت ہل گئے
 حیرت قریب آگئے اب بن وال کے

دیتا ہے نعمتیں وہ مجھے بے سوال کے
 پسینا بیان ہمیں جو عدم سے نکال کے
 پوچھنے کوئی کہاں در دولت تو وہاں
 جنت کی آرزو ہے مزدور رخ سے پھر
 یہ کس میں عقل ہے جو بنا کتری شبیر
 طاقت تھی جنک یہ اونٹیں ہونڈ ہٹا پل
 یہ تل نہیں ہیں چہرہ ریش پر جلوہ
 گئے تو کہتے آپے وقت کے داغ پل

دیکھو تو حوصلے سر پر سان جال کے
 کیا فائدہ ہوا تمہیں آفت میں ڈال کے
 جس جا پہ ہوش اڑتے ہیں وہم و خیال کے
 عاشق ہیں ہمنو آپکے حسن و جمال کے
 نقشے کہنے کہیں ہی عدم المثال کے
 اب پاؤں تک گئے عریک خیال کے
 نکتے دے ہیں صفت طاق میں خیال کے
 ارشاد ہونو رکھ دین کلچہ نکال کے

<p>میں مانگتا ہوں کہ پتہ کہتے ہیں کہ مرد اور تہیں کو کہتے ہیں دنیا عین پہرے کٹرے میں ناوک مرگان کے چشم ہو گاہ میرا نامہ اعمال جب سفید</p>	<p>رکتے ہیں اپنی ٹیک مری مثال کے قاتل نہیں ہیں جو ترے فضل و کمال کے جانا نظر اودہ تو ذرا دیکھ بہاں کے دریا بہاؤ نگاہ عرق انفعال کے</p>
<p>عشق کا شے جو خدر نہ کرے اثر عشق یار کیا سمجھیں کیا میسا الویکو کہتے ہیں ہنو کہتے ہیں تیغ قاتل سے اوسکو کہتے ہیں نالہ بیکار اوسجگہ دل کی لگی تقدیر تیر مرگان کا عشق ہو جسکو عشق کامل نہیں ہے عاشق کا جی دہتا ہے سب کہتے ہیں وہی عاشق پسند ہے اونکو عین دریا میں ہو نظر کی طرح</p>	<p>راہی رہاوشکی رضا پر جو کہیں حیرت ہی طریق ہیں وصل کے</p>
<p>وہ خیال دل و جگر نہ کرے بہ خودی جب تلک نہ کرے کہ جو بیمار پر نظر نہ کرے کوئی مگر نہ عجز نہ کرے بار کے دلیں جو اثر نہ کرے کہ تصور جہاں گذر نہ کرے ما تم دل وہ نوم گز نہ کرے جرتک اونکے دلیں نہ کرے کوئی نالہ قریب نہ کرے رنج اوٹھائے نوشور و نہ کرے اور دامن کو اپنے نہ کرے</p>	<p>عشق کا شے جو خدر نہ کرے اثر عشق یار کیا سمجھیں کیا میسا الویکو کہتے ہیں ہنو کہتے ہیں تیغ قاتل سے اوسکو کہتے ہیں نالہ بیکار اوسجگہ دل کی لگی تقدیر تیر مرگان کا عشق ہو جسکو عشق کامل نہیں ہے عاشق کا جی دہتا ہے سب کہتے ہیں وہی عاشق پسند ہے اونکو عین دریا میں ہو نظر کی طرح</p>

تم ہی بتلاؤ اسکو کیا سمجھیں
کب تک شور عند لب سے
ہو جو زخا زلف کا عاشق
اور سب چہ کرے زبا نہیں
بہم وہ رکتے ہیں دیدہ گریان

کہ جواں نسبت بفرہ کرے
کیا کرے گل جو گوش کرے
حسرت شب غم سحر کرے
الفت چشم فتنہ گر کرے
سامنا جس کا ابر نہ کرے

ان حسنین کا عشق کس حیرت
بہوش میں ہو تو عمر بہرہ کرے

تمہارے ہیں جانکے کوئی کے واسطے
مجھ پر نہیں ہے صحر جو بیدار سخت ہیں
پروانہ ہیں شمع کی کافی ہے دل و دل
دریغے جو سیر حزر غم دل بد جگہ نفیس
گو ہے ہمارا نامہ اعمال تیرہ تر
بہوش میں جو اس چشم و نظر درون پا
اے بحر اشک فیض ترا سنے ابر
یار بکمی کرے نہ مراد شہ رج
حرص و ہوا سے ماتمہ اور سچا اگر نشہ
میرے کھسار اب گل و شبنم سے ہے سال

شمع مزار تک نہیں روئی کے واسطے
مرے ہیں وہ بھی قبر میں سوئی کے واسطے
کہہ رو شنی مزار میں ہوئی کے واسطے
وہ تخم عشق دیکھے ہوئی کے واسطے
ابر کرم ہے یار کا دہوئی کے واسطے
یہ سب سٹے ہیں کام کے ہوئی کے واسطے
چادر لٹی ہے اپنی بگئی کے واسطے
اشک کہ بہت ہیں بروئی کے واسطے
کافی ہے اوسکے رنج نہوئی کے واسطے
ہنسنے کو نہم ہوا در میں روئی کے واسطے

دیکھو تو فکر زریں ہیں کہاں سرخ سفید	کندن سازنگ مٹ گیا سو نیکے واسطے
	حیرت پڑو نہ چاہ زرخندان کچا ہیں کیا دل ملا ہے تمکو ڈوبو نیکے واسطے
<p>کشت دل چون گاہ بت بے سیر ہیں نہ تو کچھ فکر ہیں حاصل ہے نہ اندر سیر ہیں اب تو حسرت کے سوا کچھ کر پہلو ہیں نہیں کہتے ہیں خیر ہو یا رب کر دیوانہ کی عشق ابرو سے میں ہوں قبالبیچاں قافل دیکھتا رہتا ہے کیوں دیدہ انجم تمہیں تیر کی عزت و حرمت وہ سمجھتے ہیں بجا دل کسچا جاتا ہے کیوں بناؤں کرے مجھ کو آپ کی زلف کی تعریف میں اور ترسیں جنکو اکھا رہے عظمت سے وہ منکر وہ ہیں اب ہی دیوانہ کا کچھ کہ نہوا شور و فغان اوس کا ہر فقرہ ہے چپ ہیں ہوا خط ہیں نہ ملا ہو کسی اور کی باتوں میں مزا کس جھوٹے یہ کہینچا ترا پورا نقشہ</p>	<p>نہ وہ جادو میں نمایاں نہ تفسیر ہیں وہی ہوتا ہے جو انسان کی تقدیر ہیں جسمیں ادب میں نہی وہ دل زلف گرو گیت ہیں نہ وہ نالے ہیں نہ غل خانہ نہ زنجیر ہیں میرے اعضا میں نہیں دم تشریف ہیں کیا ابھی حرص جو ان فلک پیر ہیں ہاں مگر اونکی تحارت مری قمیصر ہیں کیا کوئی سحر کما ندرے تیر ہیں وصف رخ سورۃ و شمس کی نقیر ہیں صفت آل نہی آیہ تطہیر ہیں نیرے کو چھین جو غل تھا وہی زنجیر ہیں ہے طبیعت میں جو شوخی ہے ہی بریں ہاں مگر لطف سخن پار کی نقیر ہیں تجہ میں بھی جو کہ خوشی تری تصویر ہیں</p>

یہ خرابی ہوس زلف گرہ گیر میں ہے
یہ اثر خاک دسار کا اکیر میں ہے

جب میں سوتا ہوں تو ہوتی ہیں باتیں
اوسی مٹی سے تو پیدا ہے برکت اس کا

عشق احمد ہے اگر صدق علی سے
تو یقین جان کہ جنت تری جاگیر میں ہے

یہ سب سبب نہیں منہ سے دہوا نکلتا ہے
خالی ہاتھ یہ مرجان ہی ہاتھ نکلتا ہے
خدا کے واسطے جلد آؤ دم نکلتا ہے
سینہ لانے سے ہمارے نہیں سنہلتا ہے
قسم خدا کی وہ دل شکلوں سے پلٹتا ہے
کہ بحر عشق کا ڈوبا کبیر او چلتا ہے
بشر تو کیا کہ فرشتہ بیان ہوتا ہے
کہ جیسے سانپ نہی کچلی بدلتا ہے

لگی ہے آگ دل بتیوار جلتا ہے
نہ رشک ہے فقط لعل خوں او گلتا ہے
شب فراق کے صدمے نہیں جاتے
چل رہا ہے ترے واسطے دل نادان
سمجھ تو ہوتی ہے ایذا جسے پرہیز
دل خیز ہے تو ہم اپنے ہاتھ دھو بیٹھو
جہاں بیاہ وہ ترو اسنو نکا سکے ہے
یہ کیسو و نہیں ہے موبان نفی کی ہمار

سچی قدر نہ تمہیں فائدہ ہو کیا حیرت
کہ نخل سرو کہیں پھولتا ہے پھلتا ہے

خوس منہ تاب پر بجلی گر اؤں تو سہی
آہوے وحشی کو ہند میں پھنساؤں سہی
دامن صحرائے بھی پرے اوڑاؤں سہی

چاندنی میں بار کو اپنے ہنساؤں تو سہی
دونوں پلکوں میں شہ سر لگاؤں سہی
چاک کرنے سے گریبان کے مجھے فرقت ہو

چور کی کتنی حقیقت ہے سزا کا جو ہے
غنج لب فکر نہن میں اک مارہ شگ ہے
نہم اگر منہ سے نہ بولو گے تو کیا چور کا

لے پری دزد خاکو بانہ لافل تو سی
اسکا مضمون میں عاقل دہونڈو لاؤ سی
یار میں نہی غلامو شان لباول تو سی

خوف کیا حیرت اگر جو ہے نفس بچن
بے تکلف میں کہہ جنت میں جاؤں تو سی

نیرے شہیدہ احسان رہے یاز ہے
دل نہ پاس کیا جان رہے یاز ہے
گردش چشم سے سر نہ دبالا جان
عاشق زلف نہ ہو کتے تے اسے ہر دل
آئے روتے وہ حرفے فہرہ کیا اسکا
مجھے پوچھا یہ شب وصل جو اک عمر تے
یہ تو ہر حال میں کتنی ہے بشر کو زخمی
تنگ ناموس تو ہونا ہمیں منظور نہیں
نہ تو اسے دشمن دین تھے کیا ہے منظور
چلے جھی پر نہیں بات نہ سحر کھلے
تو ہے جو شری تسلیم درخشا کے پاند
میرے دلوں کو دکھو نہن کہیں بچیں

تجھے ہم سر بگڑ بیان رہے یاز ہے
زندگی بھی کسی عنوان سے کیا رہے
دیکھئے عالم امکان رہے یاز ہے
آپ ہر شکوہ پریشان رہے یاز ہے
آخرش عشق کی کپڑاں پریشان رہے یاز ہے
اب سر دل ہیں وہ ایمان رہے یاز ہے
نیخ ابرو تری بے میان رہے یاز ہے
چشم گریان تر اطفالان رہے یاز ہے
کوئی دنیا میں مسلمان رہے یاز ہے
گل بھی سب چاک گرد بیان رہے یاز ہے
تجھے آنروہ پشیمان رہے یاز ہے
کوئی اس ملک میں سلطان رہے یاز ہے

<p>ہوش میں ہوئے عمران سے یاز ہے آپ کا تابع فرمان سے یاز ہے مثل آئینہ وہ جہان سے یاز ہے کوئی اس گہ کا نگہبان سے یاز ہے نہیں معلوم وہ انسان سے یاز ہے چہرے عشق کی پہچان سے یاز ہے وہ بھی کچھ دم کی ہے ممان سے یاز ہے دل کے پہلو میں یہ شیطان سے یاز ہے دیکھیں اب زینت کا سامان سے یاز ہے اس میں چاہے تڑا ایمان سے یاز ہے</p>	<p>ہوس نور تجلی ہو جسے غور کسے کس غرض سے طلب غیر ہوا بھلے تمہیں انصاف سے کدو جو کھلے خانہ دل سے خیال اپنا نہ اونٹنے ذبحی جنکو تھا خلق و محبت کا فرا دنیا میں دماغ دل فہر میں لیجاؤ نگاہ تنویر چسپے تابے نوان رنگہی اک صومعہ نفس امارہ کی ہرگز نہ سنے کوئی بشر ضغف دل نہ بنے لگا گئے لکھ ہوش و جا خال ہندو نہ سرک نصف رخ او نکے</p>
--	--

التجلیا ہے ہر وقت از سی حیرت
بار کا تیر لطف دہبان سے یاز ہے

<p>ہم سیر دیکھتے ہیں دل و انداز کی مدت کے بعد لائی ہے بوزلفیاز کی حالت یہ ہو گئی ہے دل بقرار کی صورت ہو آجنگ نہیں دیکھنی ہمار کی ملتی نہیں بے خاک ہو اپنے خزار کی</p>	<p>خوابش بھلا کس ہے بیان لالہ زار کی کوچہ میں ادس بری گئی تو کینا سماب برق و نوہیں شرمندہ اندون ہوین وہ خزان نصیب مانیکے ہاتھ حدود ہم ایسے ہو گئے فکر دہن میں</p>
---	---

<p>باغ جہان میں دیکھئے تاثیر انقلاب</p>	<p>باد صبا نے گل کی قبانا تار کی</p>
<p>کس زندگی کے واسطے بنوائے مکان</p>	<p>حیرت بہر نوح فکر ہے لوح مزار کی</p>
<p> بے سبب و ٹہ گئے تہنہ عجب کی شوخی لعل و باقوت دھنا سنگی سبکی شوخی یوں تو پہلے ہی سے تھی تم میں غصہ کی شوخی دین و دنیا کے تصور سے علاقم نہ ہے خود ہی بچیں رہا خود ہی پریشان بنا نہیں آئینہ رعاض پہ یکسو سیاہ شہسواران جہان کی زنجی ران کہی اصل منحوی کو بھی ہم جانتے پہچانتے ہیں دل میں بے ناک پہ ظاہرین کنج رہتی دم تھارہ کیا کرتی ہے دل کو بچیں دیکھ کے شکے فصیحی جہان و جدیں ہیں کیوں شکایت ہے ہمارے دل و دلوان کی </p>	<p> روز زرقعت تو نہ دیکھا ہے شب کی شوخی دیکھ لینے سے ترے سرخے لب کی شوخی پر حرے ہوش قرار گئی شب کی شوخی زاہد و دیکھو اگر نیست غیب کی شوخی دل و حشری عمرے آپسے کب کی شوخی وردہ زلف میں ہے شام حلب کی شوخی گر گئے ملحق یا م نے جب کی شوخی چشم قد نے ترے دل کے سبب کی شوخی دیکھ تو پیر سخاں بہت غیب کی شوخی رہتی ہے چشم فوسا زین دیکھ کی شوخی تیری نحر کی تقریر کی لب کی شوخی جبکہ باقی نہ رہا پاس ادب کی شوخی </p>
<p>کی جگہ روزن دیور میں اور کئے حیرت</p>	<p>دیکھنا دیدہ دیدار طلب کی شوخی</p>

ملا یا دکنو غیر متے محبت قطع کی ہم سے
 جہان میں عشق ہے جنکو بہت جینا دیکھ
 بظاہر دوست لیکن دلیں مثال لطف لپیچا ہو
 محبت کیا کرے کوئی کہ پر جان دینا
 ڈرانا ہے کسی امتد خو تو بد عزاجی سے
 زمانے سے نو عاشق قیس و فریاد عزیز
 میں عشق یار میں گریاں وہ گریاں سیری
 الہی اس زمانہ میں یہ کیسا انقلاب
 مقدر سے نہ عاجز ہو بلاتدبیر کیوں
 نہیں خود سر ہو کوئی بشر کو آسمان پہ
 یہ کیسا انقلاب آیا ہے یاد اس تبار
 ہی ہے گردش تقدیر کی تاثیر کیا یارب
 الہی مجھ کو دکھا جلد اس اعمال کو
 بنایا صانع قدرت نے جیسا مجھ کو دینا
 وداع دست و پانہ نفس کے ساتھ
 کسی گل میں نظر آئی نہیں جو فدا

تمہیں اب کیا تعلق ہے ہمارا شادی و محرم
 وہ بالکل بندہ زرہ بن نہیں اولاد آدم سے
 خدا محض نظر کرے آپ کے اس پیچھے ہم سے
 تمہارے دیدہ آہو تو باور آئے نہیں ہم سے
 جہنم خوف خدا اسکو نہیں ڈرتے ہیں ہم سے
 جہان میں اتنی پوجا ہے محبت کا مکر و مہر سے
 جو کہہ کو وفا آتی ہے دنیا میں تو شہنشاہ
 عزیز و اقربا ملک ہی نظر آتے ہیں ہم سے
 کہیں برباد ہو ہی ہر ربہو اگر ہی ہے نصیب
 وہاں کیسی گدنی ہے یہ پوچھوں مجھ سے
 بشر مجھ کو نظر آتے ہیں اکثر غم و ماتم سے
 نظر کے ساتھ کسی سارا عالم پہر کیا ہم سے
 عیساں ہو شوکت اسلام جسکے تاج چم سے
 غرض بالکل نہیں رکھتا کسی مدح سے ہم سے
 نہ تو تسبیح میں دوسرا تو پہر تیرا کیا ہے
 کنارہ ہی بشر کو چاہئے اس باغ عالم سے

دعا حیرت کی یہ تمہارا ہے اکرم خان

مرے کعبہ میں جا کر غصہ ہے آجے مزم

جو رگہمی نہی شب وصل تند خواباتی
تمہاری تیغ نوید کے نشہ خون کے
ہست محال ہے نکل کر میں کون ہے
ہو امین چاک گریبان تو قیس دیوانہ
ہو ابد لگتی پھر ایسی باغ عالم کی
اسے بھی خدمت ہم بستی نہی کمال
فراق نہ میں ہے اس روح کیلئے جگہ
تمہاری سوزن مژگان پہرے کی کینے
کئے سوال ہزاروں حجاب کچھ نہ ملا
کرینگے ہم بھی ادا حق بندگی قاتل
پڑا ہے بال ہمارے بوشیشہ دلیل
کوئی بچکا نہ دنیا میں شرے ہاتھوں
نگاہ لطف سے دیکھا نہ تابہ لبست
ہر ایک کو تری وحدانیت سے ثابت ہے

ابھی تلک ہے وہی دلیل آرزو باقی
مگر ہمارے بد نہیں ہو باقی
ابھی ثبوت دس ہیں ہے گفتگو باقی
تمہارے عشق میں ہے کسی آرزو باقی
نہ باغبان میں موت نہ گلستان باقی
لباس گل میں ہے تیرے بدن کی بو باقی
ابھی ہے جامہ ہستی کی شے شو باقی
ہمارے دلیل تو ہے مابت رغو باقی
بس اب نہیں ہے تمہارے گفتگو باقی
جو اب تیغ رہیگا پئے وضو باقی
یہ نیز عشق ہے کہ زلف خشک بو باقی
درارے شب ہجران ہیگی تو باقی
پس قضا ہی ہیگی یہ آرزو باقی
خفا کے بعد رہیگا مقام ہو باقی

تمہارے دیدہ گریبان کے سے حیرت
رہی کچھ بھی سمندر کی آرزو باقی

بار دنیا میں سہ پاس سے آنے والے
 واہ رستے شہر خوشان کے بستے والے
 شعلے پہلو سے اوٹھے دکلے جلا والے
 زر کو ایمان سمجھتے ہیں خزانے والے
 مر گئے رشک سے اغیار تو کیا اسکا ملا
 جسے ہم دلیں بے کوئی تمننا نہ ہی
 سکے حال دل صد چاک پکارا جمکو
 انکو سمجھے جو تک ظرف وہ خود کے نظر
 میں نہایت متعجب ہوں کہ تم کہتے ہو
 نہیں جوتے ترے تسلیم رضا کے بند
 مجھ کو سونے نہیں دیتے کوئی ساقی
 دل بلبیل میں لگی آتش گل جھٹکتے
 نہیں منہ پیرتے وہ شعلہ صفت تجو پہ
 خواب فر گوش میں ہے طالع بیدار
 دل بلبیل کو بھی کہتے ہیں اپنی بات
 دشمنوں تم کو ہو کیا سونے کی جاہ
 آپکی وصل کا شاید کہ وہ یاد ہے ہی

بے ٹھکانے نہیں رہے کھٹکانے والے
 کہ او دہر جا کے پھرتے نہیں جانے والے
 ہم سمجھتے ہیں جہیں آگ لگائے والے
 کفر سمجھتے تھے جسے انگل زمانے والے
 ہمتو بیشیں ہیں ستر ناز او ہٹا والے
 آچکے دلیں خاراں تھے آنے والے
 ہم بھی دیکھیں ادھر آلف کے سنے والے
 مردم چشم ہیں دیکھ کے بے والے
 اور ہنستے ہیں مجھے دیکھ دیکھ والے
 عرق شرم بین جو ہیں بے والے
 حضرت عشق ہی مار دلائے والے
 بن ہی رنگ رخ گل کے اوڑھنے والے
 صورت شمع تری لو کے لگانے والے
 دیکھیں کب اسکو جگات پہنچاؤ والے
 اے گلونا مارو روئے سنائے والے
 جتلیک مجھ کو بچا سینگے بچانے والے
 خاک میں مٹی میں جو دل کے ملائے

اب زمانہ میں ہے سچی سناؤ	با وفا رحم و خوشخو تو گئے دنیا سے
تو نے کیا کیا سحر سے بلائیں ٹالیں کیوں نہ ہو آ کر بڑھائی بناؤ	
<p>مقام نیستی کو دلیں سچے ہیں کہ ہستی ہے محبت شعلہ و یونگی نہیں انش بستی ہے زبان رسد و سنوئی لنت ظاہر ہستی ہے خزان ہی سوچ کر انجا لوم ہو لوٹا گئی ہے محبت کے شکنجے میں ابھی تقدیر کستی ہے یہ کسکی قبر ہے جہر بڑی حشر برستی ہے گل عارض ہے جا جا کر نظر ہو لو نہیں بستی ہے سوا اونکے مطاع حسن کے کھر چیز بستی ہے الہی دیکھئے اب کس بلا میں جان ہستی ہے تمہا کہ دیکھنے کو روح مدت سے ترستی ہے مرے اقلیم تن میں ہی ٹہری بستی ہے حدم کے سمت رہ کر طبیعت ہو کستی ہے خلک اوپر کرتا ہے زمین بچھ کر ہستی ہے</p>	<p>ہمیں ثابت ہو دنیا جی لو انونکی بستی ہے کھا کھا دیں ایمان ہونے میں جل جہنم بستی ہے نہ آنکھوں میں حشر ہے نہ سب خوف خدا بستی ہے چمن میں گریہ شبنم چب گل کھل کھلا بستی ہے تمہارے عشق کا دیکھیں بال کار کیا بستی ہے مرے مرقدہ آنکھ تو پوچھا سا نہ بستی ہے اسے غم شہو کا لپکا پڑ گیا جسد سے بستی ہے دل و جان دیں ایمان کیا نہیں بازار الفت بستی ہے میں اکثر دیکھتا ہوں غلاب یں پریش بستی ہے جو سدا ہو مزاج یار اسے قاصد تو کیا بستی ہے عجب بل چل پڑی سحر حق دین سے بستی ہے تجرب کیا جو مضمون کرا ب ہا نہ آجاو بستی ہے ترے جو رسم کی اپ نہیں دنیا میں گنجائش بستی ہے</p>
غور مل فرحیت جو ہے دنیا میں کو نکلو	

تو فخر سلطنت بیان ہی ہمارے غافلہ مستی

واقعہ عجیب

آج اک بار وقادار جلسہ احباب کا سراج معشوق عاشق مزاج کہ وہ بھی کسی
زمانہ میں میر انیس غنوار تھا گردش فلکی سے پریشان ہو کر دیار بہ دیار پرتا
ہوا البعد مدت مدید میرے اس عالم ضعیفی و ابتیری میں مجھ کو زندہ سنکر ضلحہ یار
میں میرے سکھ پڑا اور میرا نام لیکر پکارا جو کہ میرا غیر حد سے گزر گیا تھا
میں جو باہر نکلا تو اس نے نہ پہچانا نہ جی سے پوچھا کہ حیرت کمان ہے میں نے
کہا کہ وہ برگشتہ تخت میں ہی ہوں یہ سنتے ہی اس کو سکوتا سا ہو گیا بعد
انفاقہ کہ اس رنگ سے بھی حال پرستی شروع کی کہ تاثیر اس کے بیان کی ہم دونوں
کے دلیں ایسی ساری ہوئی کہ رفت جلدی ہوئی اس وقت مجھ کو یہ شعور کسی شاعر کا
حسب حال یاد آیا تو بنظر تسکین اس حذر کو سنایا۔

اے شمع صبح ہونی ہے روتی ہے کسے
نور ہی سے رہی ہے اسی ہی گہوار
تو سنکر اس کو سکوت ہوا۔ لہذا حسب فہم ایش اس کے وہ بیان اس کا مندرج
نالہ سوزوں کیا گیا۔

نالہ سوزوں

حیرت وہ نرسی چاند سی تھی کیا ہو
آگے جو زرخشاں تھی وہ نقد کیا ہو
جو سر چڑھی تھی زلف گر کیا ہو
وہ گل خونکے ہاتھوں کی زنجیر کیا ہو

ہونے تیرے جسے رام حسیناں دلریا
 دلین ہے تیرے کا تب قسمت سے برون
 پڑنی تھی ہوشونکے جو دل پر مثال تیر
 جو روشنی تھی چہرہ اوزر پہ جلوہ گر
 کندن سائرا رنگ تھا کیونکر وہ اوزر گیا
 کچھ تو بنا دے مجھے خوشی کا جوا
 پہلو کے سمت جبکہ نوپو چوکے چپکے
 اسے سر و قدر تھے تو نہ دیکھتا کوڑھ
 جو تیرے تھامے ابرو و فرغان آیدار
 وہ کیوں تھا ہوا جو مقدر اولٹ دیا
 سبکے اوس شفیق سے پھرنے پر کیا

کئے تو وہ نگاہ کی نسخہ کیا ہوئی
 سابق میں جو لکھی تھی وہ تجھ پر کیا ہوئی
 اب وہ نگاہ پاک کی تاثیر کیا ہوئی
 نورشید رو بہا کہ وہ تو پر کیا ہوئی
 جو تھی تیرے بدن میں وہ اکسیر کیا ہوئی
 پہلے جوتھی وہ شوخے تقریر کیا ہوئی
 اگلی تری تڑپ دل نچر کیا ہوئی
 وہ شان نری اوبت بے پیر کیا ہوئی
 وہ برہیاں کہاں ہیں وہ شہیر کیا ہوئی
 تجھے خطائے کا تب تقدیر کیا ہوئی
 میں کیا کہوں وہ شان وہ توقیر کیا ہوئی

ہر شے کو انقلاب زمانہ نکل گیا
 کیا جانے مجھ غریبے نقص کیا ہوئی

بن بن کے بیٹھتے ہیں سچھل کے سنے
 بیٹھا قریب آپے جب مل کے سنے
 کیا حال ہوگا حشر میں عادل کے سنے
 میں جان بفرار تھے دل خستے کیا کہوں

یہ قدر آئینہ کی مرے دل کے سنے
 گہرا گنتی فضا مری شکل کے سنے
 اعمال دے آئینے جب دل کے سنے
 دیکھو چکور کو سہ کال کے سنے

کس پر عیان نہیں تیری قدرت نمایان
 حسرت پر غور کیجئے اوس ناتوان کی
 دیکھو تو اپنے عاشق کا کل کائنات
 دعویٰ خودی کا تھا مگر آئینہ دیکھ
 فراد و قیس و دامت و عذر ابھی نہیں فہم
 لیلے کے روح چوڑ کے خالی نکل گئی
 ایسا ہے اوتھے خیر ابرو کے عشق کا
 کہتے ہیں عشق زہرہ جینو نے الحذر
 کیوں اسے فلک پسند ہے ہم سچے قریب
 خرودہ تجھے سنائیں مبارک ہو اقضا
 پہلو سے گم ہوا مراد دل بنکے آئینہ
 ٹوٹیکا دل غریب کا گلچین ہے بجا رحم

کوئیں کا ظہور ہے اک تل کے سامنے
 رہ جیسے نامراد جو منزل کے سامنے
 پہلا دستے ہیں پاؤں سلاسل کے سامنے
 حیران ہیں اپنے مد مقابل کے سامنے
 آخر کیسی کچھ نہ چلا دل کے سامنے
 نا حق کو لوگ روتے ہیں مجھ کے سامنے
 گردن چیکا کے بیٹھے قاتل کے سامنے
 جلتے ہیں جب ملک ہمہ بابل کے سامنے
 ہم جاسکیں نہ یار کی محفل کے سامنے
 دل لے چلا ہے کوچہ قاتل کے سامنے
 رہتا ہے ایک حور شامیل کے سامنے
 گل کی کلی نہ توڑ عنادل کے سامنے

حیرت کسی ہے مرکز اصلی کا امتیاز
 توفیق گل کی دیکھنے و گل کے سامنے

اونکی خوشبو کو ڈھالا ہو گئی	لوے گل ادنیٰ سے اعلیٰ ہو گئی
برق کا دھوکا تھا چروار کی	وہ نظر نہی بالابالا ہو گئی
سنگ لایا آپ کی فرقت کا داغ	محفل دل تصویر لالا ہو گئی

<p>سند غم گ چلا لا ہو گئی روح تنگ سر گرم نالا ہو گئی میرے حق میں سانپ کلا لا ہو گئی زندگی بکڑی کلا لا ہو گئی فوج مرگاہان کے بالا ہو گئی اب طبیعت سرد یا لا ہو گئی طبع موزوں تیز لا ہو گئی</p>	<p>ہجرتیں اوس شوخ آہو چشم کے سوزش دل اف سے تیری گریہ دشمن جان ہے وہ زلف عین اس سے جان نسل گسٹ نہیں مردم بیمار کے کیوں گرد پیش گرم جوشی کا زمانہ چل بسا کوہ کر لاتی ہے مضمون وصال</p>	
<p>تنگ کرتی تھی جو حیرت زندگی گور کے منہ کا نوا لا ہو گئی</p>		
<p>یہ دولہاں رشک پرناں کیا ہووے صورت مہر سلیمان مبارک ہووے اوسکو نوشوہر دیشان مبارک ہووے جنگو یہ شمع شبستان مبارک ہووے اور وہ قطرۂ نیسان مبارک ہووے صورت خضر بیابان مبارک ہووے سادے کنبے کو وہ نادان مبارک ہووے جنگو اللہ کا یہ احسان مبارک ہووے</p>	<p>تجھ کو شادی ترمی ایجان مبارک ہووے نوئے سنگنی بین جو سونکی انگوئی پانی تجھسا نوشہ نرے زوہ کو مقدر کلا تجھے روشن گر خانہ تری سو جہ چلی صدف بطن دولہاں بھی ہو گئے عمو اوسکے رب سے جو ملے اوسکو چٹا پری نیک و نیک دش نیک دا ہووے پیر رحمت حق سے جواب ظلال الہی بنا</p>	

اہل اسلام میں نوشہ جو بنے اس حیرت
 اور سکویہ عیش کا سامان مبارک ہو

زنگی حلیہ میں آگے گرفتار ہو گئے
 پہلو سے گل میں اتھو کئے خار ہو گئے
 مشتاق دیدار ایسے گنگار ہو گئے
 زلفیں چو بے بن ہلا میں گرفتار ہو گئے
 کیا ہم بھی عکس آئینہ بیا رہو گئے
 افسوس ہم نہ غارہ خضار ہو گئے
 جبکہ نمود عشق کے آثار ہو گئے
 ایسے مجھے کہ سایہ دیوار ہو گئے
 زکس کے پھول دیدار بیدار ہو گئے
 عقاب ہوئے ویا کر یار ہو گئے
 دن زندگی کے کاٹنے دشوار ہو گئے
 فرماتے ہیں کہ نعم فوسیہ کار ہو گئے
 اہل صفا ازل سے گنگار ہو گئے
 طائر پر دنگو کھول کے تیار ہو گئے

یہ تل نہیں جو زرب رخ یار ہو گئے
 ہمدام ترے رقیب جھاکار ہو گئے
 لو بند سارے روزن دیوار ہو گئے
 بوسہ لیا جو چشم کا بیمار ہو گئے
 کتاب ہے بیٹھے ماننے تکتے پر زنگی کل
 کس کس سے بے رحم جانا پرستے
 لب پر تو آہ سرد دھیر رخ زرد دلیان
 بیٹھے تھکا در پہ تو جنبش نکل نکلی
 کل اد تک انتظار میں پر ٹٹکی بندھی
 سحر دم ایسے ہو گئے فکر دہن میں ہم
 تھکا تو آہ کھر نیچر ابرو کے عشق میں
 عشق ہو گیا کیسے شبنم کا مجھ
 میں کیا کہ آئینہ چو بے بن
 اندیشہ شوق غار بیا کر چکا

نوشہ سرہند دو شہر تھے سر بہ نام کریم ہیں

حیرت ہمارے در پہ آزار ہو گئے

نہ ہنر میں کہ اندر نہ آسمان میں
غور و حسن کی کو عشق دیا
جلوت سے پار ہوا جتنی ہی خدنگاہ
صد کہ سنتے ہی سب ڈرتے ہیں سوچوں
ہمیں پر کچھ نہیں موقوف کہہ سکیں ملک
تمہاری تیغ نگہ کی سی کاٹ میں تلوار
صد کا غائب تن ہے میں فوج نہیں عامل
دکھا کے حزن موتے کو کر دیا بیہوش
سناؤں اہل دل کو تو وجد میں کہیں
لکھا جو کاتب تقدیر نے وہی ہو گا
بے تیری چشم فسون گر تو ہیں جو سحر
الہی دہر میں کہ سایہ انقلاب آیا
کسی زمانہ میں چھپر ہی نہی نگاہوں
بس اب تو خوار الم سے یہ میری
جو کچھ گزرتی ہے چھپر وہ کہہ نہیں سکتا
نہ شمع گل میں تراوت نہ گل میں کھو

مجھے تلاش نہی جس کی سرسکان میں
ہر ایک طرح کا سودا اس کے دکان میں
بلا کا توڑنے کے تیرے کمان میں
تمہارے نام کی تاثیر یہ اذان میں
تمہارے حسن کا شہر تو شروع جان میں
نہ ملک نہ دین پیدا نہ اصفہان میں
یہ سب فہم و خرد میرے مہمان میں
عجیب رنگ کا جلوہ تمہاری شان میں
مگر یہ لطف تمہارے ہی استان میں
خیال خام ہے اب میں جس گمان میں
تیری نگاہ میں جادو مری زبان میں
روح عیش کا خیر و کئے در میان میں
تمہارا فیض تو ہمارے کے امتحان میں
میں کیا کہوں جو خلش جان ناواں میں
زبان کے ضعف سے ناواقف میان میں
خزانہ حسن میں یہی شکر باغبان میں

ہوا بدل گئی کچھ ایسی سزائے کی
تمہارے فیض سے غالی نہیں کی گئی
تمہیں کو کہتے ہیں عالم پناہ اہل جہن
نگاہ لطف و کرم مجھ پر کیوں نہیں ہوتی

نہ دشمنوں میں مروت نہ مہربان میں
عیان ہے جو کہ گرم ہو کہ زعفران میں
یہ ناتوان بھی تمہاری بندگی میں ہے
تمہارا رحم تو مشہور دو جہان میں ہے

ہوا کے نشہ فغ محشر میں جان و حیرت
ہوا اونکا چاہنے والا ہے وہ لالہ میں ہے

مشتاق ہیں جو خنجر ابرو سے پار کے
جگر طے نہ پوچھ زلف دل افزار کے
بنکر گیو کہ گرد ہے اوس گلزار کے
مانگو پناہ افغے کیسو سے پار کے
خال سیہ نہیں ہے نہ آتش ہے پسند
میں ہم نہی تیری زلف جو ہے تو پری
سہلا بہت ہوا تھا اوسے لیگی اہل
بیجا غور حسن ہے اسے شمس وار دیکھ
ہے زندگی میں پیار بھی لغت بعد
دنکو خیال رخ ہے تو شکو ہے یاد
باز آؤ ظلم سے یہ طلسم دور دراز

دن کاٹتے ہیں زندگئے مستعار کے
کیا سر کے سنہ نہیں طاؤس عمار کے
دیکھو تو جو صلے مر مشیت غبار کے
پسکے ہیں اسے سیکڑ دن دل بار بار کے
ہے بتلیو نکا عکس میرا رخ پر پار کے
کیا سر چڑھی ہے بھگو نظر سے اوتار کے
پہیکو جو ہنسنے جامہ ہستی اوتار کے
تو ربرے ہیں ابلق لیل و نهار کے
جاتا ہے کون گرد کسی کے مزار کے
بس ہمتو ہو گئے اسی لیل و نهار کے
اوڑ جائینگے ہوا کی طرح دن بہار کے

<p>روئے ہیں عشق باز بھی نئے ہمارے پہچھے پڑے ہیں وہ سرگشت غبار کے جسجا پہ ہوش اڑتے ہیں صبر و قرار کے تارے کھلے ہیں پاک شب مشکبار کے سکے بٹمائے بنے دل داغدار کے</p>	<p>کو نہیں مین کوئی نہیں تمسقا بار بار جاتی نہیں ہے دل سے کدورت کی طرح تلاؤ اوس جگہ کوئی کیا گفتگو کر رلف سیر مین یار کی افشاں ہے جلوہ طاؤس کے لباس مین لالہ کے روپ</p>
<p>روتا روتا کول بات کو کل پہنچ مار کے صدقے تمہارے سر سے دنبالہ دار کے دشمن ہو جئے کسی دیوانہ وار کے حرنے پر گل کیلئے نگہ انتظار کے نظارہ رونکے نشان ہیں گہ مخمور کے ہم کیا کہیں کہ آگئے دھوکے یار کے کیا کیا سے نہ جبر سے اختیار کے چر کے لگے ہیں خنجر عزت گانہ یار کے غافل کئے ہو ہیں بگڑ ہو تیار کے یار کی سطر سے تمہارا دن بہار کے</p>	<p>حیرت غم شباب سے کیا فائدہ نہیں اکس فکر مین چلے ہو گئے دن بہار کے نقشے بگڑ گئے صبر و قرار کے دل کو ہمارے پیر دو آنکھوں پر دار کے کیا جانیں ہے غضب مین کس ہوشیار کے نرگس کے پھول قبر پر دیکھے تبول الہ کے خال سیر نہیں ترسے نہ پر لودہ لودہ کے آنا نہ تھا عدم سے بھان خراب مین رسوا ہوئے ذلیل ہوئے متفعل ہوئے آنا نہیں ہے خون دل آنکھوں سے بہنے کے ہم بخود و نہیں آئے خودی کس طرح آئے نہ خواب مین ہی طرے کم ہوئے</p>

دل زلف پر فدا ہے تو رخ پر نثار جان
 سیماب موج و برق طپانکے لبانشن
 ہنس ہنس کے آنسوؤں کو مگر کتنا وہ
 بہر عدم مہیگا جو پھر اس کفن
 رکھتے ہی پاؤں آتش رنگ حکایار
 آنکھیں جو بین جو زکس شہلا نوبعد
 اب دل چار رہتا ہے کو پھولابو اس
 شبہم کے عال زار پہ ہنسنا نہ جائے

مارے سو ہیں ہم سی لیل و نہار کے
 سیکے چلاے رہنے دل بیقرار کے
 گوہر ہیں خوشنما صدف آبدار کے
 رکھ دینگے ہم بھی جاہر ہستی افکار کے
 پتھر چمک گئے عکس لوح حزار کے
 طاؤس ننگے ہیں دل داغدار کے
 قابو میں آگیا کسی غفلت شکار کے
 اسے گل خزان ہی رہتی ہے پیچھے ہٹ کر

حیرت یہ کیسے تاکتے ہو جگر خزان
 بتلا تو دیکھیں دردناکس بیقرار کے

مرے اشعار تپ عشق افکار خوش کرتا
 تمہارا عشق از روزوں سے گھوس کرتا
 ترے غم میں جو آنکھوں سے دریا بہتا ہے
 صدائے عشق سے جھکان ہر جا کرتا
 غدا پانا نہیں جب اشتہا کہ صلی جان پڑتا
 سارا دن داستان کس کو کوئی نہ سنا کرتا
 جو لات ہے عدم سے ہم کو ہرگز نہیں دیتا

بیان حال دل ہر مصرعہ خاموش کرتا
 نہیں ہنسیں ہنسیا کرتا ہے جھریوں کرتا
 مرا خون جگر اونکو گلابی پوش کرتا
 تو پہرہ جنب لفظ بدلا کب کب کشت کرتا
 گرسنہ دل سے خون جگر کو نوش کرتا
 ہو کر یہ حالت تمہارا غم اذیت کو نش کرتا
 نہایت گم ہیں لاکر وہی کو پوش کرتا

<p>ادیکو ہر کسید کاغاشیر بردوش کرنا ہے لشکر کو مدد غلکی سے ہم آغوش کرتا ہے خمار میں آنکھ دکھلا کر جسے مددوش کرنا ہے</p>	<p>بناتا ہے جسے سردار اپنے دست دے یہ عشق جانتا کہ وہ ہے کہ وصل یاد کرے برن ہو جائے ہیں بھٹن دھڑکے نہ تو دھڑکے</p>
<p>نڈا غیب کی ہے یہ جاکشک ہے حیرت کہ بر او عشق اگر تجھے بیہوش کرنا ہے</p>	
<p>یہ اہل سخن کیا نہ ہمیں یاد کرینگے کیا یاد تجھے او ستم ایجاد کرینگے بیچیں جو ہونگے تو نہ فریاد کرینگے ہو لینگے جو جھکو تو کسی یاد کرینگے دیکھیں ابھی کیا کیا ستم ایجاد کرینگے وہ خود صفت حسن خد لا کرینگے</p>	<p>ہم شہر خوشان کو جو آباد کرینگے گر تجھے نہ اگر وہ بھی دل شاد کرینگے نالوں سے تو ناخوش ہو پڑا صاف بچینگے بد ظن ہے بھٹن ہم سے تو آغوش شکر سنتے ہیں رفیقو نکو وہ بکواتے ہیں گہر اک میں نہیں عاشق کو آئینہ تو دیکھیں</p>
<p>دیوانے نو بچکے چلو تعلقہ رخوتے حیرت تمہیں رسوا پریراؤ کرینگے</p>	
<p>پہلو میں اب نہیں ہے وہ تکلیف گریں اسے غافل و قور نہ ساری نظر میں شیعہ بنی انتہا کی براسکے شریں دیکھو غلو عین مہر ایل نظر میں</p>	<p>د لکونہ پوہو کو چہ زلف و سر میں اندکا تو لوزر جلوہ نامہ ہر شریں تلخی اگر چہ صبر کی شاع و شہر میں قدرت نہایتوں کا اثر خشک و تر میں</p>

اقلیم تن میں پہنی ہے جو روح کو
 کرتے ہیں قتل مردم بننا کھاپے
 جاتے ہیں حکمت پس و پیش اہل ہر
 اسنادہ تیری یاد میں ہے سرویاغ کا
 سودا کر ہے دکھو تو شکوہ خیل لاف
 بحر جہان میں بنے ہیں سوئے جویشمار
 رہنے زندگی درد و الم کو بیان کہی
 کون تر گئے قبر کا جھکو خیال ہو
 کرتے ہیں ہر طرح سے وہ روشن جہان کو
 نیزنگ باز مکمل ترا کس جگہ نہیں
 شاید گئی تھی اوس گل رعنا کے غین
 بیک فضا جو لایا ہے پیغام وصل کا
 مانگوں گل مراد تو منی ہے بیکلی
 اوس صانع انزل کی زلالی ہیں تر
 رہتا ہو ہے یہ اگر سرفروغ غرق آب
 اوٹتا نہیں ہے روح سے پشتا و جسم
 فیروز بنیے کلام کا باعث نہ پلا چہے

عمر رواں کی طرح سے وہ بھی سفر میں ہے
 یہ تیغ بے پناہ انہیں کی کمر میں ہے
 پہنچا کوئی فریب کوئی رگہد میں ہے
 پریشان راستی کی اوس سی بٹھریں ہے
 اپنی تو زندگی اسی شام و سحر میں ہے
 بنیاد ان سہول کی مری چشم نہیں ہے
 جب تک نہ ماری یاد دل فوجہ گرین ہے
 جو چند روشنی مرے داغ جگر میں ہے
 یہ بھی ادنیٰ کی ہے جو تجلی فرین ہے
 ظاہر تو ہے کہ روح شجرین جھڑپ ہے
 خوشبو دماغ دار نسیم سحر میں ہے
 دیکھو تو کیسی بختی اس خبر میں ہے
 انہو دعا کا زور کچھ اوستے اثر میں ہے
 خشکی تمام تر ہے جو آب گہو میں ہے
 شاید ہماری روح گل نیلو فرین ہے
 کہتی ہے اس سے در نہ ہمارے کمر میں ہے
 میری زبان کا فیض نہان نیشہ میں ہے

سودا زلف بار کی کچھ انتہائیں	مین جسکو دیکھتا ہوں اسی درد سترک
دار الشفا وہی ہے جہاں کچھ غفلت	افسانہ درازا اسی مختصر میں ہے

دیرو حرم کے فکر میں حیرت نو ہلا
تو جسکو ڈھونڈ رہا ہے وہ تیرے ہی گھر میں

مریض غم سے کہتے ہیں بگائے	ہمیں رسوا کیا بیمار بڑے
نہماری چشم فتان سے برود	مجھے کو یا مری آنکھوں نے کر دیا
چمن میں گل تلخ خندان ہر غصہ کا	فقس میں پہل ناشاد پر کے
سرمائے بیٹھکر دیکھتی تھی مریض	بہت رو پکے پایہ پکڑ کے
بدلتی لبیں تو کوسا مسکرا کر	الہی گر پرین ہاتھ میرے
جوائے ہی تو ہم پر ہے تاکید	جگا دینا چلے جائیگے تڑکے
بہلا ہوندرگی کیونکر کہہ دلیں	تجھے ہنس بفرقت کے دہر کے
ہوے سیدھے وہ سچے پہلے	چلے پنچون کے جو جوا کر کے

نصو چوڑو مرگانی کا حیرت
یہ کانٹے دل میں رہ جاتے ہیں گریہ

یاں کے لطف زندگانی ہے	یہ تو دنیا سر آفانی ہے
اور ہر شے جہاں کی فانی ہے	آبرو آب زندگانی ہے
اسکے باعث سے اوسکی آدک	زندگی موت کی نشان دہی ہے

<p>جس کو سب لوگ خواب سمجھتے ہیں بنجود می آگئی ہے جس کے ^{قطع} عشق کی مجھ پر مہربانی ہے مختصر ہیں دو لفظ راز و نیاز کہنے جس کے دل پر وہ جاتے یہ نری بند و غلط کو لینے تہا ب طاقت ہے ناکسوں کیلئے بے وقوفوں کا اب زمانہ ہے بے حیاؤں کی فرداںی ہے</p>	<p>یہی اک مرگ ناگمانی ہے عشق کی مجھ پر مہربانی ہے گدا سکی بڑی کمائی ہے بے اثر قصہ ربانی ہے تھکا عالم ہوائی ہے میری قسمت میں نا لوانی ہے بے حیاؤں کی فرداںی ہے</p>
---	---

عشق سولہ لایں جان و حیرت
 کہ یہی عمر جاوداںی ہے

<p>نہجے کیا طائر جان گلشن ہستی سے جانا نہ دلبر کا پتا اب تک نہ کچھ دکھاؤ کا نہ ہے کٹے کیونکر شب و وقت نہایت کشمکش میں نہیں معلوم یہ ملک عدم ہے کس جہاں کا جہاں میں جز خض و خاشاک کوئی اور کیا زمانہ میں جسے لے غافل و غم آسمان سمجھے پس لپٹتا ہے اس میں کیسے عیاں کہ نہ لپٹتا سلام جنگ سے جا بے گروہ غم و غم</p>	<p>یہ سنتے ہیں ترانہ عدم میں آشیانہ ہے سمجھتے ہیں کچھ نہیں آتا یہ کیسا کا خانہ ہے بیان نو دلایل اور ظہن ہے وہاں لفظ و نہیں جسے ہم دیکھتے ہیں وہ اوس جہاں بے درازہ ہے بیان خمس ہستی محبت ایک آنہ ہے ہماری آہ سوز انکے دھوینے کا شمع نہیں ترے چاہ و زرخشاں کا یہ کچھ نہ لپٹتا تو چوٹی تو سن جن جہاں کا تارہ یا</p>
---	---

نظر کی خال گیسو پر ہنس جائیگا لکھنے
 جو اوجھلاتے ہیں دل سب کا یہ سجھانا اونکو
 جسے ہمارا گردن ہے وہ جو خیر ابرو
 نفس کی آدو شد تک آجائے تو ہیر تھا
 نظر پڑتے ہی تیر ہو گیا تصویر کا عالم
 محبت جس سے ہونی ہے شکایت اس سے
 نہ کیوں و ارفہ ہو عاشق نہ دل پہنچا
 تھو وہ ہیں حسن میں کتنا ہم ہیں کتنا
 مرا شور و فغان سن سکے وہ سرور سے
 ادھیں دیکھتا آ نکھوں سے سو وہ بجا رہی ہیں

اسے اور غم دل سے لے یہ دلم و دانا
 بلا انگیز گیسو ہیں قیامت خیز شاد ہے
 جو فرگان پر ہوا مائل نہ ہو کائنات
 یہ دم آئے نہ آئے زندگی کا کیا کائنات
 رنگ عکس آئینہ نہ پانی ہے نہ دانہ
 عیث ناراض ہوتے ہو یہ مرفز عاشقانہ
 عجب انداز کی تم میں اور اس دربار ہے
 جہاں اور نیکی کہانی ہے ہمارا ہی فساد ہے
 بجا ہے نالہ عاشق نہیں ہے شادیانہ
 بسلا اس دل کو کیا کہتے کہ عشق غائبانہ

ہو اسے شیفہ کس غمت لیلہ کا امیر حیر
 گیا مجنوں جانے اندون تیرا زمانہ ہے

ہمارے دل کو کتنا جو نائل عشق بازی
 ہمیں ہے حب دنیا ہی اور نیش کی کراہی
 بشر ہی پکڑ نہیں پیدا کئے لون مخالف
 پسند خاطر والا ہے گر عابد کی پسند
 قربت رحم کے سایہ میں ہے طو اور

تو نکم کیوں کیا محمور اپنی بے نیازی
 بنا عشق حقیقی کا لگا عشق مجازی
 چمن میں گل ہی جہاں ہیں نیرنگی
 تو پر پوش کیوں ہے ہر وہ اپنے ہمارے
 ہو آشوق ہے مجھ کو ہی اس دامن میں

جو آئے ہند میں دج احمد مرسل کے
جو او سکے آتش غم میں جلا کرتے ہیں
پڑی ہے کشتے عمر و ان ابو طلاطین
بہت کاما نہیں کشتی گشتائے سہیل
نہیں معلوم وہ راضی ہیں کس کس کے

یہاں اسلام پہلا عہد مسعود غازی
تو دیکھو شمع ہی جلنی ہے کیسی جانگزا
سبنا لگا وہی امید کے اپنے ہزاری
شب ہجران رہے اشام گیسو کی کڑی
بسر ہوئی ہے دنیا میں تو اس کے اتھاری

کیا ہے خلق حیرت کو جو امت میں چلی
رہے گا تا ابد وہ شاد اس بندہ نوازی

جی دیتا ہوں اب نہیں تاجر کچھ ایسی
بد خو ہو تمہیں یا مری قسمت ہی ہے
ہو جاتے ہیں لب بند دم عرض تمنا
دیکھا ہے جسے عالم رویا میں دج بکھا
یہ جوہر پریشان کیا کرتی ہے دل کو
اب غیبی منستے ہیں محال زبون
کس طرح سے دل آپ سے پتھر کا بنایا
بیتاب ہو اجا نا ہے دل سا نہ نظر
قسمت ہی ہٹ جائے تو وہ کیوں نہ بکھڑا
دل ہو تاسے بیتا لے کیا اپنی خوشی

مرضی ہی تری نہی بت بے پیر کچھ ایسی
یاسے نگہ پاک کی تاثیر کچھ ایسی
موقع پدا دل لٹانی ہے تقدیر کچھ ایسی
ہم خواب کہیں نہم کو تعبیر کچھ ایسی
برہم ہے نری زلف گرہ گیر کچھ ایسی
تنے تو مٹا دی مری تو قہر کچھ ایسی
ہم کو ہی بتا دیکھے تدبیر کچھ ایسی
اونکے رخ روشن میں ہے تو یہ کچھ ایسی
پرہے تو ہوتی نہیں نصیر کچھ ایسی
ہے حسن فسون ساز میں شیر کچھ ایسی

وہ بھی ہوں بچھن کہی میری طرح سے
 ہم جان ہی دین تو وہ راضی ہو کر
 دل اغ میں او لہا تو کس طرح بھوتا
 بیچیں کئے دستی ہے ہر گام پہ دل کو
 وہ ہونہ موافق نو یہ کچھ کہ نہیں سکتی
 رحم لائے جو انکو تو اذیت دہی بجا

تاثر دیکھا نا کہ شکر کچھ ایسی
 غرو نکو عطا ہو گئی تقدیر کچھ ایسی
 دیوانے کی ہے پاؤں میں زنجیر کچھ ایسی
 آنکھوں کے تلے پرنی ہے تصور کچھ ایسی
 تدبیر ہی ہے نایع تقدیر کچھ ایسی
 اب فکر کریں صاحب تقدیر کچھ ایسی

تم دیکھ لگائی کی قسم کہاؤ گے سیرت
 عجبائی الکن نہیں لغزیر کچھ ایسی

بانع عالم کے تو سابق ہیں شجر دیکھ لے
 بانے جو رستم بانے شجر دیکھ لے
 بہنے ہر طرح کے عالم میں شجر دیکھ لے
 تو اچھو سے فزون کوئے تجلی بھی
 جو زسے کوئی نہیں کام کیسے آتا
 کوئی ایسا نہ ملا جسکو نہ تو یہی جس
 اپنے چرم دگئے غنچہ دل پر روئے
 کوئے ہیں وہ شجر تو ہے معانی
 گوش گل تک دگئے تو تو بہت چلائی

جسمین پہلے تھے محبت کے شجر دیکھ لے
 دیکھنے کے تو نہ قابل تھے مگر دیکھ لے
 عیب جو دیکھ لے اہل ہنر دیکھ لے
 سارے جلوے ترے آتش کے دیکھ لے
 بہنے دنیا کے نور صبا جب دیکھ لے
 اہل دل دیکھ لے اہل نظر دیکھ لے
 جو کہیں چنے شگفتہ گل نر دیکھ لے
 اہل نر دیکھ لے دست نگاہ دیکھ لے
 چنے میل نر کا لوئے نر دیکھ لے

تو امی شادی و غم سے نہیں جا کوئی
 اب تو دل شاد ہوا کیوں فلک ناہنجار
 پیچھے پر بھی اونہیں رحم نہ آیا
 صورت نیم شبی دیکھو اوس نے دیکھی
 اس کے اس گلشن موعود میں لاکھ طرح
 اہل دل اہل محبت تیرے جہانگیر انسان
 بیدار کجا بن گئے اب ہم طرف گور
 جسٹھو پر بھی ہمیں وہ در بکتا نہ ملا
 لائق دید نہیں اب تو ادھر کی دنیا

فائدہ نہیں جہان میں وہ فر دیکھ لے
 تاجداران جہان خاک بسر دیکھ لے
 تیرے نالے ہی تو آفرغ سر دیکھ لے
 موعود سر جسے ترے نابہ کر دیکھ لے
 داغ دل دیکھ لے داغ جگر دیکھ لے
 نہیں معلوم کہاں ہیں جو بشر دیکھ لے
 ہنسے یا ران عدم کے بھی تو گھر دیکھ لے
 ہنسے دریا ترے لے دیو تر دیکھ لے
 زلیست کے لطف جو تہہ ہے اور دیکھ لے

چلے اب سیر کر ملک عدم کی چیر
 خیر و بیکار سب فتنہ و شر دیکھ لے

برہم ہے اونکی زلف داد افکار
 بوسہ ملا نہ سینے تختہ ان کیار
 کہنی ہے مجھ کو فیضے اوس گلزار
 شکوہ کسب طرح کا نہیں مجھ کو یار
 ہیں تنگ بندگان خدا سے آیتو
 ہم کیا بنائیں دل کے ترپنے کا مایہ

طرفہ مقابلہ ہے یہ طاؤس و مار سے
 ہم بے شرم چلے چن روزگار سے
 سنئے تو اپنا حال نیم بہار سے
 دل ہی نگلیا ہے عرس اختیار سے
 ڈر سکتے نہیں ہوش و تربت پروردگار سے
 زخمی ہوا ہے خنجر ابرو سے یار سے

<p>بدتر ہے روز وصل شب انتظار سے روئے پست لپٹ کے ہمارے بجلی بھی منفعل ہے دل بقیار سے کچھ غم نہ اب خراک خانہ عشرت بہار سے سنسے تو حال دل کیلی میدوار سے کیا ضد تھی اسے صبا عرشے غبار سے تو نور سے ہے خلق وہ پیدا ہوا سے نکلا ہے چاند یا کہ شب مشکبار سے</p>	<p>غیر و نکو ساتھ لاکے ستم پر ستم کیا کی جیتے جی نہ قدر مگر بعد انتظار کیا بیتاب اس قدر ہے کہ سیما کیا ہلا مدت ہوئی کہ غنچہ دل خشک ہو گیا کیا کیا بھائیں سننے ہیں فرقت بین کیا ہو نچائی خاک بھی نہ مری کوئے کیا ایجان نہیں ہے تجھے پرستی کیا زلف و نہیں آ پکی رخ روشن ہے جلو کیا</p>
<p>جب یہ کہا کسی کہ حیرت نہ آئیگا آنسو ٹپک پڑے ننگہ انتظار سے</p>	
<p>تو ہنس کے بولے بغارت کہ بہار آئے عدم سے آئے تو دنیا میں اشکبار آئے کہاں کہاں تہیں دیں ہو کے میں ہوں کلا آئے شب فراق کٹے روز انتظار آئے جوش گل ہو وہی بحر مزار آئے بہلا بنائے بہر کس کا اعتبار آئے حلب میں جلد کین غوج ننگبار آئے</p>	<p>شباب کو کے جو ہم روز و یار آئے وطن چٹے تو کو کس طرح قرار آئے یہ کیا خبر تھی کہ پنہاں ہو خاں دین آئے کوئی ہے مجھ سے ہی فرقت نصیب آئے مرے پر ہی یہ اثر ہے بھی طبیعت کا جو دل سادہ دست بھی ہو جادو شہ جانی نمود خط ہو کس طرح ہیں شب بے تنگ آئے</p>

گیا جو میں تو کہا ہنس کے جان نہ رہا
 نہ وہ رنگ ہے اگلی نہ ولولہ تم میں
 تر پرف سے مکر نہو گا دل میرا
 بوجھا ہین ڈالیں گردن میں ہار سے لکڑی
 وہ محو گل ہے تو ہم ہی ہیں جگر غنچہ
 نہیں کو کرتے ہیں نصف خاندانوں کو
 گئے عدم میں تو بدلان بغتہ پوچھنے
 نظر ڈینگے جو محشر میں عاشق کا کل
 ترے مزہ کے سوا جس کو اگر ہو مجھے

کئے ہوئے جو گریبان کو تار تار آئے
 خدا کو کے کہیں دیوانو پر بار آئے
 مجال کیا جو اس آئینہ میں غبار آئے
 تم آئے کیا کہ ہمارے گلے کا بار آئے
 کہاں ہے ہم سے ملے غزل لیلیٰ آئے
 رقیب سنا نہ ہوں پہر ہکو اعتبار آئے
 کہ تم ہی جائزہ سنی وہیں اتر آئے
 خدا کیسے کہان یہ سیاہ کلا آئے
 نو میرے پاؤں کے چالو نکلے کام خار آئے

خود لیں جسے محبت نہ تھی تو آہستہ
 علیل سنے نہیں کیوں وہ بار بار آئے

تن پہ کچھ ظاہر نہیں دل پر نشانی
 زوہر سوتے ہیں جسے چشم دریدہ
 گو نہ کر چوئی کسا شک خطا کی شک کو
 آنکھ کے سرمہ کا دنیا نہیں ابرو تک
 اوں کا عاشق ہو تو سجا رقیب کا جو
 جب کہا کچھ کشنگان ناز کی ہر شہی

کس طرح جو ہر کہیں تیغ نگاہ یار کے
 بلیے باقی کے گہرین دم بیدار کے
 کنگیا جوڑا تو نافرمانے شگے تار کے
 شاخ زگس میں ہی پہل گئے گلے تلوار کے
 خواہش گل جو کرے صدے ادھیار کے
 کہتے ہیں بک قضا بھی چہ ہمارے

<p> جھوٹے آنے ہیں نسیم زلف عزیز بار کے بند نغمے ہو گئے منقاد و سبقت لا کے جلا بھانقتے کہنے ہیں دیدہ بیدار کے یہ حینال جہاں ہیں نوح کے یا تار کے </p>	<p> دیکھئے کس کس کا دل بنیاب خوشبودر اوسنے جہد کے جہاں نالہ موزون ہے چمن میں زگرش شہلا تو دیا ہیں حباب آدمیت گو نہیں ہے عجب جلوہ گی </p>
<p> مجھ سے فرماتے ہیں حیرت عاشق ابرو خون روتے ہیں ہمیشہ زخم اس تلوار کے </p>	
<p> سی لوٹنا ہے صویت بسمل کی دین سے کافور بن ہے دار غفل کی دین سے سدود ہے آواز سلاسل کی دین سے تلوار چمکتی نہیں قاتل کی دین سے آتی نہیں آواز عنادل کی دین سے ہے ابر میں بہناں مسکال کی دین سے طے کرتے ہیں ہم عشق کی منزل کی دین سے ابغیر ہی ہو جاتا ہیں داخل کی دین سے اب انرا آپ کے قابل کی دین سے پوٹا ہے عرا آبلہ دل کی دین سے </p>	<p> آیا نہیں اس سمت جو قاتل کی دین سے رخسار پہ آنا ہے نظر تل کی دین سے لیلے نے کہا خیر ہو مجنون کی دین سے ہوتا نہیں کہن ابرو سے پر خم کا اشار صیاد وہی گلیچیں ہی گستاخیں ہیں تھے تو نہیں چہرہ نور کو د کہا یا ایجاں نرمی فرقت میں ہے لب تر کلام پہلے نرمی محض میں بجزیر کے دینا اور یا تنگ جھج کر تہ ہے دان بھی سنا بوجہ نہیں آنکھوں نے دیا ہوا باری </p>
<p> وہ کہتے ہیں کیا بھرپے صدمہ کوئی حیرت </p>	

گہرا تاج سینہ میں چرا دل کئی دن سے

کرتک کوئی ہاتھوں نے کلجے کو سبنا لے
حسن نہ کامل سے یہ ہیں مجھ میں ہاں
کیون بلبل شیدا کی طرح کرسے ہو جاے
پہلے جو کوئی زیست سے ہاتھ لپکا لوٹا
اک آپ نظر آئے نئے چاہنے والے
خوشید نو مکھ انرے مکھڑے ملا لے
پڑ جاؤ گے جمدن کسی نہر جم کے پالے
اندھیر مجھ پائے ہیں کسی وطن والے
انسان کو خدا سخت نصیبست میں نہ لگا
اسطرح کے لہمان تو اماند نہ کا لے

فرماتے ہیں یہ کون کیا کرتا تھا لے
اوس عارض پر نور پہنے نہیں با لے
کسکے گل رخسار کے ہو چاہنے والے
پہچے وہ قدم کو چہ صفاک میں لے
مستوق پیمائش کی حکومت نہیں لے
کیا شمع کا مقدور جو ہو تجھے قابل
تب حال لگا کر سی بیتا بے دل کا
یہ جو جلو بکشا نہیں سینہ میں مرام
سچ ہے کہ محبت ہے بلا سنگد لو نکی
شاید ہے تمہیں زیست میں ملنے کی تنہا

کتنے ہیں کہ سب میں وہی کینخت نہیں ہے
کو رہنا ہے چرا دل کوئی حیرت کو بلا لے

ابو بہرہم ہے وہی دشمن ایمان ہے
پہچ کر کئی سہزادی کا کلج چاں ہے
رات مغل میں چلی شمع شہستان ہے
قلبس دینا تاکہ چوٹے نہ بیاں ہے

جسے ہنس ہنس کے لیا نالانا لانا ہے
چاہتی ہے کہ چپا کر رخ تاباں ہے
گرم جوشی سے وہ پیش آج جو کل ساہجر
جب مرے غلبہ وحشت کی خبر سنتا لانا ہے

قصہ زلف سائینگے تو گبرانی کی
 شہرے دل چاک گریبان سے تو کیا خون
 جو نری کا قوس مڑگان بنے کی دشت
 روا وٹھیں ہم تو لگا دیں ابھی چوڑی
 سحر و گل بھی تو ہیں جاننے والوں میں
 دل دیا جان بھی ہے ہیں تلو کو

طول کرنی سب جنت کے شب بھر
 ہم گریبان سے ہیں پیدا کہ گریبان سے
 تو فطرت کرنے لگے غار مغبلان سے
 ہم وہ گریبان ہیں کہ ہے ابریشیاں سے
 نظر آتے ہیں کسے چاک گریبان سے
 کہیں دیکھیں ہیں کسی نالغ فرمان سے

اگلی الفت کا کیا ذکر تو بولے حیرت
 نہ سینکے نہ کہو خواب پریشان سے

ہو جوشاکی ہمیں کو اوس کی مروت
 تباہیں دل کو کس عشق سے راحت
 آپ سمجھے ہیں بھائی کی مروت
 تیغ ابرو کے اشارے میں قیامت کیا
 دل بگڑنے سے ہی اوس کی حقیقت معلوم
 ہکو ہو پاس تمہارا تمہیں غیر نکال
 ساندہ غیروں کے بہت دیکھتے ہو قیامت
 سزے رخ زلف سب کی سب طوالت
 پر کیے گل خرا کا دہبان آنے لگا

کسی دیوانے کو ایسے مجت ہوگی
 یہ نہ سمجھے کہ محبت ہی میں آفت ہوگی
 ابھی آئینہ دکھا دینگے تو حیرت ہوگی
 ہم گزر جائینگے جی سے تمہیں فرصت ہوگی
 یہ تو سنتے تھے کہ اگر دوزخ است ہوگی
 اب ادھر مر کے نہ دیکھینگے جو قیامت ہوگی
 اسکا انجام بھی ہے کہ برکت ہوگی
 پر ہے تو ہنسنے ہی آتش فتنہ ہوگی
 پر رہا آتی ہے اب پر ہمیں خوش ہوگی

میری رسوائی کا باعث جو سنگی غمخوار
یہ تو فرماتے ہر کس کو ندامت ہوگی

قوم کی قوم ہے پر کالہ آتش حیرت
شعلہ در جھٹکتے ہیں ان سب شیرازت کی

ہو نہیں پشیل ہر عشق ہی لاشانی ہے
اپنی خون سے غم آگاہ تہمت جتے ہیں
حسے اشکو نگارہ بیکار سمجھنا آتش غم
غم ہے کہا نیکی لئے خون جگر پیہ کو
سر آلود نہیں اشک ترسی آنکھوں کے
روشنائی میں جو دل پیتے تھے بیکادہ
اسے پروردگار کو پہنچانے کے لیے
عاشق کا کل شکر کمانہ ہو چو احوال
بار کا ہر لمحہ شطرنج پادیشاہی ہیں
روز شگون کا تصور کر سکتے ہیں

میں وہ جنوں ہوں کہ لیے حسی بولانی ہے
آئینہ لاکے دکھایا وہی بھڑائی ہے
شعلہ فرخ جو بھگداد سے بدو ہی بانی ہے
خانہ دل میں ترے عشق کی مہمانی ہے
اندھوں چشمہ ظلمات میں طغیانی ہے
منہ چھپاتے ہیں کہن میں یہ پشیمانی ہے
بہاؤ خیر تیریں سخت بیداری ہے
ورہ تو انہی پر ہے اک قصہ طولانی ہے
ہمیشہ رنگ جھتی ہوئی پیشانی ہے
عشق کا کل جسے تجھے ہو پریشانی ہے

بدر الدخان دلیں کو حیرت

جو غم میں گشت رہی کی ہوا کی ہے

قصیدہ در شان علی مرتضیٰ علیہ السلام

ہمیں صورت دکھائے کا یہ تھوڑا
ہمارا لوح دل پر کینچ کے تھوڑا

نصیحت جب نہ سنتا تو کوئی بے چہرہ کی
 لنگاہ پاک کرنی ہے جو کار تیر حیدر کی
 جو ہم پلہ تیرے اونکے اونکی عظمت پہ پہنچے
 اذلان سکر از سرے کافروں کے دل تو کہتے
 نظریں صانع قدرت کی زینگی سے جھنڈے
 دم فقر پر ہو جاتے تھے کافر منقلب دین
 کچھ ایسی آہ تاباں دوسرے لفظ تیرے
 مدح شان ہے یہ لیلیٰ انجم افلاک کا بلبل
 لو اے احمدی کا چہرے فرق مبارک
 او نہیں کے فیض سے سر گل مغرب و فوج ہو
 ہر اک کافر کو ہوتا گمان برقع جندہ کا
 یہ مجھ کو کہنچہ ہے کون سو مرفد ہوا
 بشر کی خوش نصیبی ملک تک شکست
 یہ قید عشق سے اونکے نہ چھوڑے گا نہ چھوڑے گا
 فصیحان عرب سدا کسان الغیب کہتے تھے
 سناجات خداوند جان او سکون لائی
 مرغی غم جو اونکی خاک تربت کو درویش

نکل پڑتی تھی باہر میان شمشیر حیدر کی
 تمنا اس لئے کہ کتاب ہے ہر پنجہ حیدر کی
 بہلا تو قیر کیا جانے گئے بے لوقہ حیدر کی
 صد اس ہیبت حق ہے کہ ہے نیک حیدر کی
 ہماری آنکھ میں ہے جلوہ گرنو حیدر کی
 لباس گفتگو میں نہی نہان تسخیر حیدر کی
 تڑپ جاتی تھی بجلی نیکہ شمشیر حیدر کی
 دیا افشان ہر سحر کا کل شکر حیدر کی
 جسے جنت سمجھتے ہو وہ ہے جاگیر حیدر کی
 مگر میری حقیقت کیا وہ ہے تائید حیدر کی
 چمک جاتی تھی جسم تنیع عالم گیر حیدر کی
 مرے دلیں محبت ہے کہ ہے تسخیر حیدر کی
 محبت ہے مری جہد سے دانگ حیدر کی
 پڑی ہے پاک دلیں زلف کی نہ بچ حیدر کی
 بیلن معظمت میں سنتے تھے جب فقر حیدر کی
 بود بکلی کا تہ تب تہ تیرے تیرے حیدر کی
 وہ ہر کہا خاک ہر درہ تو آ کر حیدر کی

<p>جو آنکھوں میں لہجے کا کل شبگیر حیدر کی خدا نے دی محبت چھوٹے بند حیدر کی</p>	<p>کو مجنون دیکھ آگے سرِ رشک لہجہ کو مری قسمت کی خبری کل ملکِ رشک لہجہ کو</p>
<p>جو تیرے ہر بیان میں تو پر کیا غم تجھے حیدر دعا گردوں پہ جاتی ہے مثال تیر حیدر کی</p>	
<p>شعلہ طور میں فغل بھی کافر بھی ہے صبح صادق بھی عیان ہے شبنم بخور بھی ہے جیسا شاق ہو نزدیک بھی دور بھی ہے منظرِ جگر اسرافیل بھی صحر بھی ہے اوسکے بند و نہیں تو انسان بھی جو بھی ہے ورنہ ساغر بھی یان بادۂ انگور بھی ہے</p>	<p>خالِ مشکین بھی کبابِ رخ پر تو بھی ہے یاس و امید ہے پیدارِ رخ و کاکل سے کر خانہ یار کا کیا تم سے پتا بتلا میں نالہ پہونچا جو فلک پر تو قیامت بھی نہیں معلوم کہ کس بات پہ ہے ناز میں ایک ساقی نہیں بے لطف ہے ساری</p>
<p>اپنے حیرت کی خبر لیجئے محبوب خدا آپکا عاشق صادق بھی مجھ ہی ہے</p>	
<p>ہمارے اپنے اچھے سزا کی توس لینا کہیں آئی فضل کی تظرائی ہمیں قدرت خدا کی ہماری روح قالیب خدا کی ہو کے پر بھی مری تربت ہلا کی</p>	<p>محبت کے عوض ہم پر ہفا کی جو ہم سے اوس سے جانے دھاک کی بتو اس بے نیاز سے تمہاری الگ لگو نہیں جسے کیا ہے تمہارے عشق کی اندک لگو</p>

تظہر میں ہو گیا تار کی عالم
 بگولہ بنکے تیری جستجو میں
 مخاطب ہے ہمیشہ جانب یار
 رہا میر بطح آئینہ حیران
 نہ ہو بچے پار کے قدموں تلک ہم
 خوشی کیونکہ بہلا آئے بہار
 رہا برسوں بعد دل پہلو میں سر
 نہ ہو بچے کو چہ جانا تلک ہم
 تظہر دونوں جہاں آئے تیار

محبت کر کے چشم سر سر سار کی
 ہماری خاک سونگ اور
 یہ دل تصویر ہے قیلہ نما کی
 کٹی یو میں سدا اہل صفا کی
 مگر تقدیر اچھی ہے خدا کی
 دل نا شاد میں حسرت رنگ کی
 اوسنی کینخت نے مجھے خدا کی
 کہلی تاثیر بخت نارسا کی
 صفت لگتے ہیں جب زلف دلی

دلی کے عکس افکن جسے حیرت
 ہمارے شبیرہ دلیں جلا کی

تیرے نالوں سے نلک میں دم ہے
 یہ جہاں ہی بخت تو ام ہے
 مریض عشق ہو جسے اوسکی
 یہ پسینہ ہے اونکے عارض ہے
 اونتی گردن جھکا تینگ بھی
 اس تجاہل سے رنج ہو کہ نہو

تو بٹیر ہے کہ نخل ما تم ہے
 کہ سرت کے ساتھ ہی غم ہے
 یہ سمجھ لو کہ زندگی کم ہے
 دامن گل پہ یا کہ شبنم ہے
 تیغ ابرو میں حقہ رخم ہے
 مجھے کہتے ہیں مجھ کو کیا غم ہے

جسکی فرقت ہی بہ کن سہی
لوٹنے عارض کا خواہ نگاری
عشق کی قدر پہ کی تھی
دیکھئے کس کے سر بلا آئے

اوس کے حق میں زندگی سہی
سیرے زخم جگر کا مرہم ہے
جس پہ دار و مدار عالم ہے
اندھن زلف یار برہم ہے

گر وہ نذران ہیں جن پر حیرت
منصب عشق اپنا کیا کم ہے

ترے کوچے سے ظالم الہی بھی سے
ہوے وہ خود بخود ناخوش تو یہ غیبی
نددلیں بیاں آئے دوزخ پر امید بر آئے
مرض غم کا شاید اے سبھا حال الہی
تمہیں سید با سیمج کہنے اپنا دل ایسا تھا
تمام اعضاء سے جان ہو قبض لیکر چمکا
نددلیں رحم آتا ہے نہ آنکھوں میں روت کے
خود ہی جو بن جلوہ گرد دلیں تو یہ کہم کوں کہیں
جس جب اہر آتی ہے تو لاجلہ کی رو تیر
جانت جاودان سننے تیرے ہم حضورِ سما کی
ترے در کا ڈھونڈے اگر کا گدائی کا

کہ جیسے کشمکش سے عاشق شیدا کا دم
اذیت اوتارنے ملتی ہے کہ جس سے دل کا غم
زمانے سے نزلے آپ کے جو درد سہم نکلا
جو ادسے گھر گئے تیرے دیکھنے با چشم نکلا
اگر اس زلف کے پرد میں لاکھوں بچ نکلا
میں صورت دیکھ لوں اون کی تو پہر آنکھوں کا دم
جہا نہیں بیوفا تمسا کوئی دھونڈو کہ نکلا
وہ حلق اور ہے جس کے لئے دیر و حرم نکلا
نرا اے افتخے گیسو کسی صدمت تو سہم نکلا
دم تحقیق وہ بھی رہے ملک عدم نکلا
تو اپنی قبر سے ہاتھ نہیں لیکر جامِ حرم نکلا

<p>جنہیں ہم دوست سمجھتے تھے وہی بنیاد رکھنے دل و جان آبرو ایمان کے دشمن بن چکے تو اسکی پیشوائی کے لئے اہل ارم بکھلے</p>	<p>جو بگڑے حضرت دل پہی پر تھے سرکائیے اجل نے رحم مشہور رکھی کی خوش کیا عاشق جو اولی کا گلشن ہر سبے پرورد</p>
<p>کوئی بیہود حیرت کا نہیں خواہا خداوند بہت تنگ آگیا اب سب سے دست کرم نکھلے</p>	
<p>جگہیں درد چہرہ زرد دلیں بے قرار سی کہا افسوس اس چار پر یہ رات بہاری تنہا سے خبر ابرو کا دلہہ زخم کاری جنہیں انعام ہے تھے اودین کی انتہائی عجب بیچین نلے ہیں بلا کی آہ و زاری ہمارے غنچہ دل کی یہی یاد بہاری تونکے دین و مذہب میں سبھی لگا کر نہیں گرد و گرد و تہہ ہمارے غم کاری نہایت تنگ ہیں اب زندگی سے جان لگا فریب سے ہوا معلوم شکوہ جان بہاری گناہوں سے زیادہ ترس آفریں کاری مگر اس دل سے ہم مجبور ہیں اختیار سی</p>	<p>تپتے منت سے اونکی اتوبہ حالت ہماری مہی نے جو دیکھا مجھ پر عشق زلف طاری نہیں بن جو جبر آنکھوں سے ہماری خون جاری وہ آتے ہیں کہ جی جاتا ہے اس کی پناہ یہ شکوہ کون رونما ہے نہ خود سوز نہ سواری نہ پوچھو حال اور کا جگو آہ سر سجھو اوسے رسوا کرین دیوانہ کو دلیں جعفری کوئی کیا جانے اسکو جو جی ہے یار کے دین نہ خود آئیں نہ بلوائیں نہ غم نکھلے نہ دم نشانہ کیوں بنایا تھے دل کو یہ فرغانہ نہیں میں اللق بخش مگر تسکین ہے اہر ہر نہا ممکن جہاں انڈا دھما دھم و جہاں</p>

تبار دل بنی ہے یار کا اللہ کس قسم
کے دینے میں ہم اسمین کے سچے پیار
جسے موشوق تھے نہیں بھنا بھی نام ہے او
سوالو کے ہلا کون درمکان میں کے جوتو

ذرا سمجھو کس رتبے کی اپنی خاک لکھی
ہو ہو عاشق کا کل یہ کیا شامت تمہاری
سمجھتا ہے قبا لگ زندگی جسے اوتاری ہے
ہمارے یار کو نور سی سمجھے جو وہندی ہے

ہمارے دل کی حسرت بھی نکال لگا وہی حسرت
بھانپیں عیش سے تافرش کا فیض باری

یہ تو ظاہر کرے تون کے وہ نوگرہ ہے
سچ تو ہے کیون برائے نام قدر ہے
آپ گہر کے تو پہلو سے کر جاتے ہیں
رم دل نہ بریں شور میں خاک کی ان
پاؤں پر او نہیں سرکش قنیا لیکن
سرچ ہے آپ کے جب سے وہ لگے دل کے
دیکھنا ہو جسے لطف نمرے صبری
گو بہت صاف ہے آئینہ نگار ہے
دم رفتار ہی اب حشر پہاڑ لگا
یہ سمجھ لیجئے بے منزل مقصود ہی
دیر میں کہیں سننے میں کلیسیا میں

کیا کریں اس کا جو امکان ہے باہر ہے
ہو جو بیرحم تطہیر میں ہی بہتر ہے
اب یہ فرمائے کیونکہ دل مضطر ہے
خاک سے ہی جو ہو سخت وہ بہتر ہے
ہمیں مظلوم ہو ہم ہی شکر ہے
غیر ہی حق میں کر زلف معجز ہے
وہ کر در سے اٹھنے زیر صنوبر ہے
نہیں ممکن وہ کرے دل کے برابر ہے
الغرض آپ عجب فتنہ محشر ہے
توسن عمر وان کے جہان پر ہے
کس جگہ ہونڈ ہے اونکے نوکی گہر ہے

غیر کی لاف زخمیں ہوا و نہی لطف سخن
ہیں دُعاں اور مقدس بھی ہزاروں لیکن
جائزہ کار گزارانِ قضا کا جو ہوا
یاں جسے جو دم محبت پہ نہرا ہوتی ہے
کہیں تشریف تو لائیں وہ دم باز ہیں

ہم جو بولیں تو وہ ہنگامہ حشر ہے
اور نکا پیغام ہو گا وہ پیغمبر ہے
تیرے کشتہ بہت لے چشمِ فسونگر ہے
دیکھتے حشر میں الزام یہ کس پر ہے
ذیلہ لینگے رخ روشن کو جو تو رہے

مرح خواجہ یار کے لاکھوں ہیں گئے
دل سے جن جن نے شنائی وہ مخمور ہے

اے گل صد آنالہ سے ہنس میں
ثابت ہوا کہ وہ تو نہ آئی گئے شرم سے
شاید اویسی آتی ہے آواز در خاک
دیکھو اسی بن خربے باز کو ظلم سے
جو میں اور ہمارا ہوں شبِ غم کی بختیا
کس جاہلش نہیں ہے کہاں کا علاج ہو
کیا جانے کس بلبل کا ہے عالمِ فریب
تو نے لباس گل بھی معطر نہیں کیا
آستے ہی اوسکے غنچہ دل مرا کس گیا
جب چوٹ کھاتے نالہ کر گواہی کی تھی

سینہ میں دل سے یا کوئی بدیل نہیں
پوچھ کوئی اصل سے وہ کس پیش نہیں
دل جیسے گم ہو ہے لباس جس میں
انصاف انتہا کا دل دادرس میں
فرمائے بد صبر کسی بواہوس میں
اے یار نیشِ غم سے اک ایک لہر میں
میں جب کو دیکھتا ہوں نہا رہی جس میں
خوشبو ترے کرم کی ہر اک خلدِ خوش میں
یاد صبا کی چال تمہارے فرس میں
معلوم ہو گیا کہ مراد جس میں ہے

ایسی ہے مخلوق سے خال سیاہ یار
دیکھو مکان یار کی جلوہ نمایان
بیچیں ہو رہے ہیں شاید شباب
کیا نیرت ساتھ سے عدم یہ چاہیگا

جسطح عنکبوت خیال کس میں ہے
بجلی میں وہ نہیں جو بجلی کس میں ہے
بقیاب میل دل بھی کچھ اپنی برس میں
غافل تو کیوں جہانکے ہواؤں میں

حیرت سوا کعبہ و اطاعت مغربین
سم دیکھے خیر خواہ ہو دل دیکھے بس میں

ظہور نور خالق کی بنا ایجاد آدم
فقط اک لیں یارب کیسے جائے شامی غم
ہر اک افضل و اعلیٰ تر محبوب کا دم
تو ہی بنے کر دیا فرخ بنی آدم محمد کو
اوسکے نور کی زینگیان ارض و سما میں
وہی ہے باعث تسکین و بھی قابل تحسین
صفات و ذات کا اوسکے بیان کیا کر کے
گل تر ہے وہی جو بس گیا ہے اوسکی تہ
قطر نہا نہیں عاشق ہے اوسکے صفی خیر
سرا پا نور خالق ہے حمد نام ہے جہا
بشر سمجھے جو جگہ غافل و خیر البشر ہے وہ

نظر میں ابل غفان کی تجلی گاہ عالم
نوشتہ کیا مری تقدیر کا با خط تو ام
وہ لفظ کن کا باعث ہو وہی سزا عظم
یہ امت اوسکی لشکر ہے وہ اس لشکر کا چہر
ہیماں پر اور جلوہ ہے وہاں چہر اور عالم
محبت جسکو ہو اوسکی سلمان مسلم
مگر اتنا تو سمجھ میں کہ وہ نور مجسم ہے
جو اوسکے عشق میں رہتی ہے وہ مخلوق
نفس کی آند و شد بھی اوسیکے پاس سے
سوز اوسکو مست سمجھو ہر شے سے مغرور
وہ ہر خلقت سے افضل ہے عظم ہے کرم

<p>ہوئے معتبوب جو اوسکے وہ مقبول الٰہی جو کا کرتے ہیں سجدین جو اپنے وقت مقبول فلک سے آریہ لولاک اور ترسی شان اوسکی بشر کیا رتبہ اعلیٰ کو اوسکے جان پہنچے خدا نے خاص بند و بھن اوسکو دوست گردانا</p>	<p>ہلال عید ہی اوسکے لئے باز محرم ہے دلونہیں اہل ایمانکے مہی مہی ہے جو دنیا کی ہے آبادی یہ اوسکا فیض مقدس وہ ہے ہمارا خالق اور خالق اوسکا جسم اگر وہ رحم فرمائے تو پھر عیب کا کیا سمجھو</p>
<p>تم امت بن ہو چکے ہو وہ چہر شافع نہا رہے بخشوائے کو محبت اوسکی کیا کہو</p>	
<p>بجھتے نہ رہے جسے اکیس باطن میں وہی سم دانا اوسکی باتوں کو نہ آیا اوسکے پنجہز کیسوی ایک حالت پر یہ سکارہ نہیں تھی زلے روپ لانی ہے عجیب ننگ ہیں چٹا فرش زمین اوس سے تلون دیکھو اوسکا کیا گل کا گریبان چاک دست باد مہر خوشی رہتی ہے یہ اوس سے جو اسکی بند برے ہیں ولسے شیطان کے رنگ کہیں ہوا قبول باری وہ کہ جناس سے متبرک ہمیشہ شکل دنیا دیکھتا ہے اپنے کا لہیز</p>	<p>یہ دنیا ایسی تہ ہے کہ جس سماں میں رہے پچھاڑا جناس مردار کو دیکھ رہے کبھی باعث شادی کبھی باعث غم کسی گریہ میں تو شادی کیسے گریہ میں اسی مکار کے مارے فلک پر ابن مہر غم گل میں دلا یا جسکو وہ مظلوم سمجھتا دانا جس نے اس مردار کو یہ اوس سے سمجھتا بشر کے دلیں بیکانیکو کیا یہ بیسوا لہ جو اسکے عشق میں مرنے والے ہیں ہوا انجام یہ اوسکا لہ کے جام میں</p>

جو محو مالک دنیا ہے انسان او سکا کینا
 لباس عیش میں پان رنج ہے کہا جو
 جوانی کا تو عالم ظاہر آرام سے کا
 سوار رنج و الم کے کہ نہیں اس دار فانی
 جہاں تک ہو سکے انسان سے اسکے وار کو
 جہاں تک ہو پھر اس سے نہ او اسکے تیز

وہ بہر خم ہے جہاں میں اور دنیا دار کو خم
 جہاں سے آئے ہو نکو دیاں چانا مقدم
 ضعیفی آگئی ہے جب سے اس آرام کو
 جسے دنیا سمجھتے ہو مسافر خانہ خم
 کہ زخم نیخ کا اسکے نہ پہا پہنہ کو
 سہما نو تمہارے تھیں اس کی دوستی سے

اگر چہ سفر جا ہو تو نکو نید سے
 جو اس کے دام سے چوٹا وہ ابراہیم سے

بیہوش کئے دینی ہے تاثیر نظر کی
 جب عشق منہ نہا چین اوقات بر کی
 کہتے ہیں سہ راہ عدم کے اشارہ
 یان بن کا خط و سہ وہاں غنہ
 اب تو ہی مدد کر کہیں افشاد کا کل
 یاد آتا ہے جو وقت تمہارا رخ نکلیں
 جبے ل بھی پہنایا کیسے پرچ میں
 یہ اہم ہیں جو بہتے ہیں روز کے صبح
 پوچھا جو وہاں پہ خم کو نہیں چھوٹا

اب ہم کو خبر ہے نہ ادھر کی نہ او دہر کی
 اب جی سے گزرتے ہیں یہ صورت گزری
 دیکھو تمہیں دکھاتے ہیں تصویر بر کی
 فرماتے اب ہم کو مسرت ہو گدھر کی
 بہر شکل نو دیکھیں شب کیسوین سحر کی
 نظر و نئے اور جانی ہے صورت گل ز کی
 فرماتے ہر کونسی صورت ہے مفر کی
 تکلیف اور ننگ کو کوئی آئہ ہر کی
 شاہی سے تو بہتر ہے گدائی سحر کی

کہتے ہیں تمہیں ہر دہی اس لئے شاعر
تم سے بھی کیوں نہیں امید ٹھکری

درپیش رہ ملک عدم ہے تمہیں حیرت
نکدہ فکری کرتے ہو کبھی زاد سفر کی

کروں تھی ادھر کی کبھی کوڑھتی ادھر
تمہی نہیں اک لحظہ بھڑی دیدہ تری
اوجھن ہے بڑی کچی اس زلف دوسری
کل سے شب بچھین تھا مجھ چھوڑا
دیکھے جو کبھی بن کے آئینہ کے ٹکڑے
دل حسن کی تعریف سے انگھوں نے بگاڑا
صحت سنجے ہوئی نہیں کچھ نرنگی حال
کھل پڑنے سے جوڑے کی پلٹ جاتی ہے اکثر
تھا حوشر واصل طائر جان کے
اکمیز رہے پیش نظر میں ہوں پاس
جرشرب مہتاب کا دھوکا ہے یہ کیا ہے
سب غنچے سے تشبیر دیا کرنے ہیں
اکسیر کی خواہش نہ کرے کوئی جھوٹ
بینائی تری کیا ہوئی اک دیدہ نر

محل آہی فرقت میں بوسہیں رات بکری
ڈستا ہوں کہیں جو نہ خرابی کے گہری
اسکا جو کرے عشق تو شام سے پہلے
ہاں شمع نے رورو کے دیکھا تو پہلی
بس دلیں سمجھ لو کہ یہ حالت ہے جگر کی
ہے روح جو بچھین اسے دل نے خبر کی
کیا انگھہ پڑی تجھ پہ کسی تیز نظر کی
عاجز ہیں اب خود بھی نکالتے کر کی
ہوش اڑ گئے سنتے ہی صدا غوغا کی
کیا یو ہیں لشکر کرتے ہیں تو قہر بشر کی
ہے نور زہما را کہ تجلی ہے قمر کی
پتھر ہے وہ دل جمیعیت نہ اثر کی
مانہ آئے اگر فلک نہ ہی راہ گزری
کیا جا کے نظر عارض گاہ سے نہ کی

فرمایا کہ بچپن ہے ہرمان کو چھوڑ
آواز خیز آنی تھی کس خستہ جگر کی

<p>درپیش ہیں جہنم و الم کہ نہیں شاید کوئی ظلم اور نیا اونکو نہ سوچے ہر ایک سے پوچھا کہ یار کا مضمون اوسوقت رہیں ہوش بجانب بتائیں حال دل نا لاج سے نہ اولہ تو سنائیں عاشق پر کرے ظلم قیونہ پر عنایت خاموش کیا تند مزاجی نے تمہاری نکو تو در غیر یہ دیکھا نہیں لیکن حال برش خیز ابرو میں ہے کھٹکا رسو سے جہاں ہوتے ہو کیوں غریب</p>	<p>ہم چھو گزرتی ہے وہ ہم کہ نہیں اس خوف سے حال شب غم کہ نہیں سب کہتے ہیں اسرار عدم کہ نہیں ہم لطف شب وصل صنم کہ نہیں افسانہ بہت طویل ہے کم کہ نہیں ایسے کو تو ہم اہل کرم کہ نہیں ستے ہیں جو ہوتے ہیں ستم کہ نہیں پہچانتے ہیں نقش قدم کہ نہیں دُرتے ہیں زبان ہونہ ظلم کہ نہیں جو لوگ نہیں کہتے ہیں ہم کہ نہیں</p>
---	--

کہہ دلیں تمنا ہے جو چہرے کے گہرے
آتے تو ہیں بادِ یونہ نم کہ نہیں

<p>شکوہ تو ہر سار کے زلزلے میں آئے دشمن کو بھی درپیش نہ ایسا سفاک یار نہ شب وصل میں ہو صبح کا کٹکا</p>	<p>پہر او سپہ تمنا ہے کہ امید بر آئے جانا ہے وہاں پر نہ جہان کی خبر آئے ٹہرین وہ دے کہ کوئی ایسی سحر آئے</p>
--	--

سنتا تو ہوں اکثر کہ وہ آنیکو بہن تیار
 مجبور کیا ہے دل بیتاب نے ایسا
 دوزخ کے رونے سے تو باقی نہ رہا
 کیا جانے کیا لطف ملا ملک عدم میں
 پیچھلے گئے ہے حے پہلو سے کھلے
 کیونکہ نہ ہنسیں آپ کے حال نہ رونے
 یہ لہر دے خمار میں قطرے بہن غرق
 جو تاب ہیں اوسکی دعا کرتے ہیں
 وان اونیں تلوں جو کہیں کچھ پوچھیں
 جائینگے عدم میں نوحہ دہان بھی ہر کینکے
 کتا ہوں اگر شکل نظر آئے بتوئی
 دشکوئے تو اب سینچتے ہیں کینکے کن
 افشان کو ترے سارے زلیخے منجم

لیکن مری تقدیر بھی جب راہ پر آئے
 سمجھتے تھے نخل ہونگے سرے گھر آئے
 غالب ہے کہ اب آنکھ سے خون چک آئے
 جو یاد گئے پر نہ اودھر سے اودھر آئے
 ایسی کوئی آفت دل بیتاب پر آئے
 غور و غمی نہ صحبت کا کمان تک اڑا آئے
 یا تیغ سیہ ناب کے جوہر اودھر آئے
 یارب پر مری شیشہ دلیل اودھر آئے
 یان اپنی یہ عادت جد میرا آئے اودھر آئے
 دشمن کو بھی یارب نہ خیال کر آئے
 زاہد نہ تھے ہوش کبھی عمر بھر آئے
 اس نخل نمنا میں ہمارے ثمر آئے
 کہتے ہیں فلک پر سے سارے اودھر آئے

بہکاتے تھے دشمن جو مجھے بارے دیکھا
 خوش ہو کے کہا اوتے وہ حیرت نظر آئے

تمہارے عاشقوں کی کیا یہی تو قہر ہے
 مری صورت سے روگردانی نہیں ہے

ہماری ہر گلی کو چھین اب تحقیر ہوئی ہے
 کشش ہوئی ہے مشق تو نہیں یہی نہیں ہے

جسے دیکھا تو ہر کے ہوا بتایا دل لہکا
 محبت دلیں ایسی تمہارا نام نہ کی
 مرے چہرے کا یہ عالم ہوا اور کج تھا
 سبب پوچھا جو اپنی بنیاد میں کا تو پڑا
 ملتے ہو بہت اچھا مگر اتنا سمجھ لینا
 اگر موقع ملے تو مگر سی قسمت بدلوادو
 جہاں مجمع ہو غم و ہکا دمان جان نہ پڑا
 ہوا جاتا ہے دل جو تکلم کیا کہیں نہ کی
 کہیں موقع سے بھائے تو پوچھیں دین سچا
 جو رسم آیا تو سمجھاتے ہیں کہ لڑنے سے کجا
 خدا جانے کہ میں جانوں شرعاً کس انور
 اس کا کل پہچان کی کیا پہچان نہ لائیں

نگاہ ناز میں شاید نرمی تسخیر ہوئی ہے
 لڑک جاتا ہے دم مجھ میں تکیہ ہوئی ہے
 سحر کے وقت جیسے شمع بے تیر ہوئی ہے
 جہان میں بد گمانوں کی یہی تعزیر ہوئی ہے
 کہ مظلوموں کے نالوں میں نہی تا تیر ہوئی ہے
 بہت تکلیف اب آکاتب نقدیر ہوئی ہے
 بیان آنے میں اد کو سرمہ دانگبر ہوئی ہے
 عجب جادو بیانی ہے عجب تفریر ہوئی ہے
 جو دل بیتاب ہوا دسکی بھی کہ پندیر ہوئی ہے
 وہی ہوتا ہے جو کچھ خواہش نقدیر ہوئی ہے
 اذیت دلو جو کچھ بت بے پیر ہوئی ہے
 گلے میں طوق اوسکے پاؤں میں زنجیر ہوئی ہے

وہی جاتا ہے بیتابی سے شجر کو فغان
 اجل جس شخص کی آکر گریبان گہر ہوئی ہے

شب ہجران ہی تو اک سخت بلا ہوئی ہے
 بعد فرقت نہیں معلوم یہ کیا ہوئی ہے
 واقعی عشق کے پردہ میں قضا ہوئی ہے

دشمن جان نہ فقط زلف دو با ہوئی ہے
 روح قابیہ تو اگر در جہا ہوئی ہے
 نام سنتے ہی مرجان فنا ہوئی ہے

پاکستہ سفت یہ اقبال مرہی ہے در نہ
 دیکھتے تک ہی نہ تم آئے مسحا شاہ
 یوں تو دیکھتے بہت انسان جہان میں لیکن
 تو پوچھتی نہیں اوس ناشنوا تک جس کے
 اسے صبا تو ہے دم سر کے واقف کہ نہیں
 دل تو مجروح ہوا تیرنگہ سے پہلے
 دیکھتے ہیں مجھے بچپن تو فرماتے ہیں
 بے حجابانہ تو غیروں سے کہیں سخن
 نبض دیکھی مری جدم تو سچا لگا
 تو سن عمر ہی کس مرتبہ ہے تیر خرام
 ستم و جور کا پرچا نہیں منطلو مو نہیں
 سدا اگر مرے نالوں پہ یہ فرماتے ہیرا
 دل گیا رخ کی صفائی میں نہیں جانکی خیر
 پھنس گئے ظاہری اخلاق میں معلوم نہ تھا
 میرے نالوں نے نہ گہر لڑجی دل شکنی

جنس دل پار بہت بیش بہا ہوتی ہے
 یونہی بیمار محبت کی دوا ہوتی ہے
 ان حسینوں کی نگہ ہوش رہا ہوتی ہے
 کیسی سخت تجھ لے آہ رسا ہوتی ہے
 غنچہ دل سے موافق یہ ہوا ہوتی ہے
 جاں اب کشتہ شمشیر ادا ہوتی ہے
 کیا اسے عشق میں تکلیف ہوا ہوتی ہے
 پر مرے سامنے آنے میں جا ہوتی ہے
 ایسے بیمار کو مرنے پہ شفا ہوتی ہے
 جسکی رقار سے پامال صبا ہوتی ہے
 آپ کے جو ہر ذاتی کی ثنا ہوتی ہے
 بد گمانوں کی اسبطح سزا ہوتی ہے
 سبزہ خط کی بھی اب نشوونما ہوتی ہے
 کہ محبت کے ہی ہو کے میں دفعا ہوتی ہے
 ٹوٹتا ہے کوئی شیشہ تو صدا ہوتی ہے

دادے عشق کے جاب نہ کر رخ حیر
 ایسے صحرائی جنوں تیر ہوا ہوتی ہے

حیران ہوں کس لئے دل مضطرب مجھے
 انہیں کی پسند نہیں النجا مجھے
 کیا جانے کیا سبب نہیں دینا دو مجھے
 نبلا خدا کے واسطے زلف دوتا مجھے
 دنیا میں اپنی زلیست کا متاع مجھے
 جاتی بدن سے روح نہ رہتا کسی کا غم
 میں بھی دکھاؤں غنچہ دل کی شگفتگی
 یہ ضعف ہے کہ اوٹھ نہیں سکتا کبھی طبع
 ناراض ہو گیا جو مسیحا چارہ گر
 مندرجی لگائی جاتی ہے غریبوں کے ہاتھ
 آئے بھی مد تو نہیں تو شرائے جاتے ہو
 گلزار غشت میں نہ کھلا غنچہ مراد
 زلف سیر کے عشق سے جی چھوٹتا نہیں
 جب تک نہ دیکھوں رخ نور نہیں پہنچتا
 بند و نہیں میں بھی کون نہیں کا گیا
 سنئے تو کہ کسا سارے زمانہ میں شہر
 کہنے کہ اب جہا نہیں ہو کسا اعتبار

اس غافل خراب نے رسوا کیا مجھے
 یارب تو اپنے درہی کار کشا گدا مجھے
 بیجان سمجھ لیا ہے مسیحا نے کیا مجھے
 ملتا نہیں کہیں مجھے دل کا پتا مجھے
 دیتا اگر خدا دل بے مدعا مجھے
 تنے تو کر دیا حیرے دل سے جدا مجھے
 خوشبو کے زلف یار جو لادے صبا مجھے
 تنے بٹھا دیا صفت نقش پا مجھے
 معلوم ہو گیا کہ نہو کی شفا مجھے
 مطلب ہے کہ خون بر و لا خدا مجھے
 جانبر نہوئے دیگی تمہاری حیا مجھے
 ناساز اس چمن کی کہوی کیا ہو مجھے
 ایسی لپٹ گئی ہے تمہاری بدلا مجھے
 میں جانتا ہوں آپے پکار دیا مجھے
 پہچانتی نہیں نری مہر و وفا مجھے
 بے رحم لوگ اکیو کہتے ہیں یا مجھے
 دل لیکے میرا آپے جب دی غنا مجھے

<p>آئی نہیں فیل کر لگی قضا مجھے گہرا کے قتل گہ میں ہی لگیا مجھے کافی نہیں ہے کیا اور حاجت روا مجھے اب رحم کیجئے جو کیا مبتلا مجھے جب جانتے ہیں آپ طلسم فنا مجھے</p>	<p>کتنا پکا تھا ہون شب ہجر یار میں قائل کی کیا خطا مرے دل کا قصور بیفائدہ کیسی میں یوں التجا کروں کب تک شب فراق کے صدمے سہا کروں کیوں ہیں مرے ساتھ میں اس درجہ شہر</p>
<p>دل بھواس ہو نا ہے آفتی سہا ہے حیرت تری نظر سے بچاؤ خدا مجھے</p>	
<p>ازل کے دن سے ہیں ہم نگو ازما ہوئے ہم اپنے دل سے تو بیٹھے ہیں پائتے ہوئے وہ زیر خاک کفن میں ہیں چھپا ہوئے بہت ہوا ہمیں عرصہ عدم سے آہوئے اودھر کو جاسے جو کوئی تو دل بچا ہوئے نہیں ہو پردہ بیل میں غل چھا ہوئے نہ چین پائتے ہرگز نہ ترستا ہوئے کہ اسکے عہد میں اپنے سب پر آ ہوئے ہمارا جی نہ بگا بغیر جاتے ہوئے یہ اونٹے پوچھو جو ہیں اپنی زخم کھاتے ہوئے</p>	<p>کیسے دل کو نہ چوڑو گے بے سہا ہوئے عبث ہو جانب پہلو نظر لگاتے ہوئے جور و نمائی میں دل سیکڑو کا لینے تھے چلے تو ہیں بگاہل وطن جو پہچانیں سنا ہے یار کے تیر نگہ کی شہرت ہے لباس گل میں نہیں ہو رہے ہو جلوہ نما نگاہ لطف پڑیگی نہ جھٹک اوں پہ بلا کی ہوتی ہے نیرنگ عشق کی تاثیر یہ بے سبب نہیں بتا بیان ہم سہا پہ صفات تیغ نگہ غر کہا بتا سینگے</p>

سمجھ لو کہ تو ہے محرابِ عشق میں افت
ہوئی ہے جیسے نہنائے وصلِ نامعلوم

کہ خضر جاتے ہیں اس قدم پر جاوے
نہمارے دماغ کو دل ہے گلے لگا ہوئے

سنا جو یار نے حیرت ہے مثلِ تقدیر
کہا کہ اوسکو ہے ناطاقی بہت ہوئے

غیرِ دل پر التفاتِ شکر نہ چاہئے
ابدل مری نگاہ میں عالمِ سیاہ ہے
ہوئی تو ہے شبابِ بینِ وارفتگی مگر
دل کا غبارِ چہرہ افروز ہے عیان
اے یار تھے حالتِ دل کیا بیاکون
کافی ہے میرے قتل کو تیغِ نگاہِ ناز
راز و نیازِ عشق کا دستور سیکھ لو
حاجت نہیں کیکی یہ ہو سچے آپک
اوس رومِ آتشیں سے ہے دعویٰ ہر
مرنگے بعد چاہئے دو گز کفنِ سفید
کیونکہ نہ اپنے ساتھ لئے جائیں داغ
غیر و نکلے ساتھ پرئے میں کچھ تو جاکر
آئے میں یار کے عاہدِ تریاں نہیں

کرنا ہے ظلمِ دان کہ بھانپ نہ چاہئے
ایسا ہی عشقِ تلفِ معبر نہ چاہئے
شعلے کی طرح سے تو کھلے سر نہ چاہئے
آئینہِ جمالِ مکر نہ چاہئے
آٹھوں پہرہ غم ہے جو دم بہر نہ چاہئے
برہمی نہ چاہئے نہیں خنجر نہ چاہئے
کہلنا کسی کار کسی پر نہ چاہئے
وارفتگانِ عشق کو رہبر نہ چاہئے
یہ وہمِ نجم کو لالہ احمر نہ چاہئے
کہچہ اطلس و حریر و مشعر نہ چاہئے
کیا روشنیِ مزار کے اندر نہ چاہئے
وارفتگی قیاس سے باہر نہ چاہئے
حسنِ انزل کو کچھ زورِ زیور نہ چاہئے

کردے نگاہ مست سے شرار سافیا	صبا نہ جانتے مجھے ساغونہ چاہتے
حیرت تمہیں یہ صانع قدرت کی	اعضا تمام دو دل مضطر نہ چاہتے
<p>کب تک یار سے ہم بات کرتے جاتے ہے نمنا کہ ادھر سے کہی آئے جاتے گاہے ماہے جو تمہیں راہ میں پکارتے یہ یقین ہے کہ نہوئی جو محبت چھوڑے وہے تقدیر کہاں جا کے لڑی انگلیں صدر دل سے خبردار جو ہوتے حسین کچھ نہوئی مصلحت فیت جو بھیجنا دیا ہم ہی کا دم رخصت جو اشارہ ہوا جاننے عاشق خیر جو تمہیں ظلم پسند باغ میں زگر شہلا ہو کہ دریا میں جیل مارا جس چشم فسون ساز نے سرمہ دید تو نے منہ موڑ لیا خیر فرشتگان آپہی وادے عشق جنوں خیر ہیں کہتے جو فدا فصل گل آتی جس میں تو سے دیوا</p>	<p>سائنس کتنی ہے ومان سنے آتے جاتے آرزو سے دل مشتاق مٹاتے جاتے ہم بھی حال دل بیتاب سناتے جاتے ہر گھڑی اونکے خیالات آتے جاتے تھک کے رہ جاتے جہاں ہم جاتی جاتے عاشقوں کو کہی نہ سنا سنا جاتے آخر کار ہیں اب سکو بدلاتے جاتے آنکھیں ہم نقش کف پاؤں پچھاتے جاتے مرے مرنے نہ کہی نہ کو لگاتے جاتے سب تری آنکھ سے ہیں آنکھ جراتے جاتے اتلک ہیں اوس جی حاد کو جگاتے جاتے ہمنو مشتاق نے پر کے تر کھاتے جاتے پر کس کا یہ حسین دانہ کھاتے جاتے پرزے بہ چوٹ گریبان کے اڑتے جاتے</p>

اپنے بسمل کو جو تکلیف سے دینی ہے بچا
اندک ہاتھ لگا دیجئے جاتے جاتے

جھکوئے خجرا بر دے لگاؤں حیرت
اپنے ہستی سے وہ ہیں ناٹھ اڑھٹا جاتے

دست رس یار پہ کو نہ کرجے حال ہو جا
دیکھو دعوت نہ خود ہی کا کہیں باطل ہو جا
اب شب ہجر کے عہدے نہیں ٹھٹھتے باز
آب و گل بھی ہے بنا سکی ہے پرشال ہو جا
تمہیں انصاف سے کدو یہ سنم ہے کہ نہیں
دعوتے حسن بہت چود ہو بن کے چاند کو کو
عقل حیران ہے اندر صفا سرخ یار
اسے صنم فکر میں ہے لالہ غونی پوشا
دیکھ کر عاشق کا کل کو یہ فرماستے ہیں
دل نالان کو پسند آیا ہے انداز بر
تیر فرگانے نشانی ہے کام انہیں
انہو سے یار تری یاد میں زینت ہے
دل ادسی بہت کو کہن تھا ہے کہیں تو نہ
ایکے حسن خدا داد میں تاثیر ہے

اوس کے کیا زور چلے جسکے طرف دل ہو جا
آئینہ میں نہ کوئی تم سے مقابل ہو جا
چاہتا ہوں یہ بلا غیر نہ نازل ہو جا
میں تو مقتول ہوں اور وہ قاتل ہو جا
جس پر تباہ ہے کوئی شخص وہ غافل ہو جا
زلف اولٹ دو تو جواب نہ کامل ہو جا
میری پتلی کا جہاں عکس پڑتا ہے
کہ شہید و نہیں ہے تر آب بھی شامل ہو جا
کیا عجیب باتیں تر ازیب سلاسل ہو جا
دم نخصت نہ روانہ پس محل ہو جا
چاہے بیجان ہو کوئی یا کوئی بسمل ہو جا
قطع کرتے ہیں جو طے عشق کی ستر ہو جا
کہ ترا چاہہ ز نندان چہ بابا ہو جا
جسکے جلوہ نما ہو وہیں محل ہو جا

<p>چاہتا ہوں کہ نجاؤں سے کو چہ کھٹکے نالے کرنا ہوں فوج سمجھاتے ہیں سب کا نادان</p>	<p>پکر وں کیا کہ جو میناب مراد ہوا شکر کی جا کے جو دل عشق کے قابل ہوا</p>
<p>کہتے ہیں چشم فسونگر سے زاد بلوچ</p>	<p>کہیں ایسا نہوینا تمہیں شکل ہو جا</p>
<p>جلوہ گر آئینہ جب تری صورت کے جس دے تہنیں دیکھا کرتے رہے تھو تم غیر کے گم جاؤ میں آؤں نوشہرہ نوحسن میں بکنا ہے میں عشق میں ہوا جس تک عدم میں تے کیا خوب گذری دل ہونک دیا میرا جس وقت سمائی تو سوز و پرفت سے چنگاریاں اوڑھ لی جو نہ لکھا او کو کوئی نہیں بٹھ سکتا اے گوہر یک نہ خلقت تو نہ تھی پہلے تجھ کو تو ہے استغنی محتاج نہ راہیں وہ اسم ہے بقا تجھ کو اک نقش فنا میں جو آپکا کہلائے اغیار ہنس میں او کو</p>	<p>حیرت میں ہے آئینہ آئینہ میں حیرت ہے تنہ نے نہ ہمیں بلوچا دل میں بھی حیرت ہے معلوم نہیں مجھے کس بات کی غیرت ہے تجھے بھی ہوا میرے دیوانے کی شہرت ہے کیوں جانے نکلوایا کس بات سے نفرت ہے الندے تپ دوری تجھ میں جحرارت ہے اے آتش غم تری شلیدہ نہارت ہے میرا خط پیشانی اک طرفہ عبارت ہے لیکن تری قدرت سے وحدہ میں نہارت ہے میں کہوں نہ تجھے مانوں مجھ کو تو قدرت ہے تجھے جو محبت ہے یہ بھی تری قدرت ہے کچھ دل میں سمجھے تو یہ کس کی تجارت ہے</p>
<p>احوال اس کے جو دے یہ کہتے ہیں</p>	<p></p>

حیرت کی کہانی بھی نساۃ عبرت ہے

<p>کسکا جلوہ یہ نری لطف سہ نام میں ہے نہ تو فریب نہ ہی میں آرام نہ سید و سنا عشق نساۃ ہے تو یہ راہ پہ لا لگی تمیز اب کس شی سے میں نہیں راحت بجا طاقت نگر و عشق کسیدانہ اوٹا و صدے مرغ دل سے نہیں کچھ تیر نگر سے بسل جستجوئے دل گم گشتہ میں آئی بظنا چشم میگونکے اشارے یہ فریادے ہیں غیر کی وجہ تعلق کو جو پوچھا تو کہا طوف کرے کو چلا ہے حرم دل کو کہا بے سبب آروشد دم کی نہیں سوجھ مذہب عشق میں عاشق کو عجب لطف ملا جیتے جی عشق سے راحت نہ میں گنج ہر گھڑی شکوہ بیجا سے ہے شوق میں</p>	<p>رخ روشن ہے کہ دلپوش سحر شام میں ہے کچھ عجب طرح کی حیرت دل کام میں ہے خیر تقدیر ایسی گزشتہ ایام میں ہے ہاں اگر ہے تو یہ تاثیر ترے نام میں ہے نابلد ہے جو محبت سے وہ آرام میں ہے طائر جان بھی تو صیاد و قتر دام میں ہے باز آدھ سے وہ دیوانہ حر کام میں ہے بنجود ہی نام ہے جس کا وہ اسی جام میں ہے اندھون عقل ترسی حلفہ او نام میں ہے شہج دہبہ یہ ترے جامہ احرام میں ہے وصل جانان کی یہی نامہ بیغام میں ہے کہ نہ وہ کفر میں جا لے نہ اسلام میں ہے اسکے آغاز میں جھبے وہی انجام میں ہے کیا کسیطرح کی راحت مرا الزام میں ہے</p>
--	--

نالہ زن مجھ کو جو دیکھا تو کہا کیوں حیر
 ہم نہ کہتے تھے خرابی ہوس غام میں ہے

<p>گو دل آزار ہے پر بار طردار بھی ہے عشق رخ بین ہو گیسو غمدار بھی ہے دکھو راحت ہے سوزش بھی تکیا ہے دست رس غم کا ہونے نہیں دیکھی اہل عاشق ابو و قترگان کے لئے دنیا میں بین نے یہ مانع لگا یا ہے پئے اہل نگاہ تخلندی ہے ہر اک طرح کی گلشن میں بے محل سبز و گل بان تو نہیں ہے لیکر نگہ بد کو بچائے رہے ہر اہل نظر آپکے عشق نے یاں تک تو کیا دیوانہ</p>	<p>ہے تو بد خو بہ محبت کے نزار دار بھی ہے روز روشن کے حوالی شب نار بھی ہے شعلہ شمع میں اک نور بھی ہے ناہنجی دشمن جان تو ہے پر میری طرف دل بھی تیر و تیر ہے تلوار پہ تلوار بھی ہے چشم بینا ہو تو سر سبز نگذار بھی ہے سرو آرا کو بھی ہے نخل شردار بھی ہے جیسے خمید ہو یا کاہی بھی بیکار بھی ہے اس گستاخ میں جہان گہے و ناخ بھی ہے دیکھتے میرے گریبا نہیں کوئی تار بھی ہے</p>
--	---

ہونہ تم در گذر یار پہ نازان حیرت

انہی موقع سے وہ غافل بھی ہوا بھی

ترجیع بند در شان حضرت امیر المومنین امام المشرق
والمغرب ابد اللہ الغالب علی بن ابی طالب پامید
خاتمہ نخی دیوان بنی امیہ

ہیں شمع احمدی کے ضیا آپ علی

ہیں جلوہ گاہ نور خدا آپ با علی

ہر بند کے ہیں عقد کشا آپ یا علیؑ	ہیں نجمہ مرلیض غم کی درد آپ یا علیؑ
مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے	مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے	موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے
مشعل ہیں آپ خالق اکبر کی راہ کی	پہر اصل کیا ہلا مے بخت سیاہ کی
مستائین ہے کوئی بھی تجھ دلو خواہ	ہے آپ کو خبر مرے حال تباہ کی
مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے	مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے	موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے
امت رسول پاک کی ہوں بے گناہ نگار	افعال بے اپنے نہایت ہوں مسبار
در بار میں بھی اونکے ہے حضرت کو	فرماے سعی مری یا شاہ ذوالفقار
مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے	مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے	موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے
بار الہ نے میری کھچو چور کی	آتی نہیں نظر کوئی صورت سرور کی
حالت شبری ہے دل نا صبور کی	ہو جائے مجھ گداپہ نہایت حقور کی
مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے	مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے	موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے
ایسا تھو کہ ہو مری زندگی خراب	بیڈ مہ سنا رہا ہے زبانی کا انقلاب
تنگے روزگار سے مضطرب ہوں بچنا ب	بہ خدا مٹائے اب دل کا اضطراب

	مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے	✓
رنج و الم میں کتنی ہے ہر شام ہجر یا مرنے کی علی مری اب لیجئے خبر		امراض ظاہری نے یہ گمیر ہے آنکھ میں عرض کیا کہ من کہ جو صد یہ ہے جانہ
	مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے	
رنج و الم سے یہ دل محزون کون دے دے بوتے گل مراد سے ہر دیکھئے دماغ		چہ ایسا کہو گیا ہوں کہ ملتا نہیں سراغ رحمت کی ہونگاہ تو ہو جانوں باغ
	مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے	
خبر کے جنگ میں درخبر لیا او کھاڑ اس بخت بد کو بھی مری اب لیجئے پھاڑ		طفلی نے پیکا اپنے آزد کو چھو پھاڑ وہ موع کے دکھائے کہ مل مل گئے پھاڑ
	مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے	
خشی میں ہنس گئی ہے مری کتنے ہیں اس بحر غم سے ہو کہیں مولائے مجھ نجان		گمیرے ہوئے ہیں یاد سے جہاں فکر بہر خدا ادھر بھی ہو اب چشم التفات
	مشہور خلق آپ کی شکل کشائی ہے	

وقوف آپ پر مری حاجت روا کی	
گزارا نہ ایک روز کہ مطلب ہوا تمام اسکے جو میرا کام تو حیرت کا ہے مقام	حضرت کا جس لبہ سے لبیا صدق بیام آئینہ آپ پر ہے بن جو بن آپ کا غلام
شہور خلق آپ کی مشکل کشا ہے وقوف آپ پر مری حاجت روا ہے	
جھکو دم اخیر دیکھا نارخ نکو ہو خاتمہ بجز نکل جائے آرزو	سیرت کی التجا ہے یہ آشاہ نیکو دینا و دین میں مری رہنما اکبرو
مشہور خلق آپ کی مشکل کشا ہے وقوف آپ پر مری حاجت روا کی	
قصیدہ نعت	
سوجان سے قربان ہیں اوس سرمدوں کے پہتا ہے سدا گرد بند کی زمین کے ہشکل مسلمان تو ہونگے نہ کہیں کے دشمن ہیں بنا فاق نو مزاجان جزین کے گر آپ معالج رہیں اس گوشہ گزین کے سیا رفلک ہے یہ خورشید زمین کے جو جو کہ ہیں مشتاق حسین نمکین کے	سحراج میں جو پار گیا عشق بسین کے آداب تو دیکھیے کوئی اس چرخ برین کے یہ منکر تنظیم نہ دنیا کے نہ دین کے اب آپ مددگار ہوں اکسر در علم پہلو میں نہ چھین ہو دل شک بسیجا کیا سرور عالم کو سے ہے متاب کو عیسے کی صحبت کی طرف رخ نہیں

بیگانہ وہ شے ہے کہ یوں سے کہہ لیں	جس باغ کے گل آپ ہیں ہم غلام ہیں
جنت میں اگر جائیں تو اسے اجماع	خادم رہیں ہم آپ کے سجادہ نشین
ماننے پر ہے جس شے کے نبوت کا سنا	ہم عاشق خیدا ہیں اوسے ماہر ہیں
بمکانے سے باز آئے مجھے کفر والا	سرکوب جو ہوں آپ سے نفس زمین
جو تداوار سے باطن میں کہہ لیں	پچنا بیگے وہ بعد دم باز ہیں
چاہو کہ پروں شاہ سے میں نہیں قطع	ہیں دلیں تو حک نام و نشان درج
اسے منکر و یہ فکر ہے بیکار تمہاری	ٹٹنے ہیں مٹانے سے کہیں نقش نگین

حیت تو مدد سرور عالم سے طلب

وہ بحر کرم ہیں نہیں عادی ہیں

قصیدہ در شان حضرت غوث پاک

غوث پاک اپنی دکھا دیجئے وہ نشان	جس سے مل جائے چمکتا ہوا ایمان
جاؤں دنیا سے بیکردش تو معجز ہیں	سرخرو پیش خدا آپ کا احسان
مہربانی سے عطا کیجئے وہ طوطی	کہ زمانہ میں کہیں لوگ سلمان
میر جی حالت پر کہیں رحم رسول شعلہ	اور خوش ہو کے کہیں تابع فرمان
آپ کا فضل و کرم ہو تو کہیں بندہ نیک	اہل ایمان مجھے صبا عرفان
آپ کے وصف کے حسین ہو کہیں غفور	وہ گلستان نظر آئے وہ خیابان
دور دور سے یہاں نور الہی عیاں	وہ مدینہ کا نظر آئے یہاں

<p>ہوں وہ اوصاف رقم مجھے کرانے در مقصود کے ہاتھ لگے جیسے کلب نخل اسید پلے میرا ہی اکبر کرم لوگنی مدح سرائی کی خبر سن بن سیر سی فریاد رسا آپکی فرقت کسبب کرتی ہے اپنا گریبان بھی پارہ پارہ سیرے آقا رخ روشن کے زیارت کیلئے آپکا فیض عطا ہو جو خطا پوش مرا سکے تحسین کہیں خلق میں نقاد سخن اہل محفل ہی یہ فرما تین کہ ہر شے خدا بنا جسکے تختو نہیں کھلے ہوں گل سخن</p>	<p>سکے شاباش کے قوم بنی جان مجھے آب نیاں وہ ملے آتشہ ذیشان مجھے نامراد سچی کیا بے سرو سامان مجھے آفرین باد کے وقت کا سلطان مجھے غم و ہم کرتے ہیں بی طرح پریشان مجھے جب کسکو دیکھتی ہے چاک گریبان مجھے تنگ گتے ہیں دیدہ جبران مجھے اہل دل دلیں سمجھتے رہیں انسان مجھے آبرود مہر میں بخشے وادیوان مجھے اور پرولنے کہیں شمع تبتان مجھے دہی گلشن نظر آئے وہ گلستان مجھے</p>
--	---

بے یہ حیرت کی دعا ہے آگنج مراد
دل سے فرمائے اب نالغ فرمان مجھے

قطعات

بجائے عرضی تبریں علی جمود اسرار ہمارا
بنا دے مایہ رسد الیابک

بابت تنخواہ بن تصنیف حیرت

قطرہ

یہ فرض کیا ہے کہ دن سویم کاٹیں	یا ایک ہی شب ہو تو اسے نعم میں کاٹیں
روزے پہ نوروزہ کسی نہ بنے بنیں	نورائے اوقات کو کس نعم میں کاٹیں
قطعہ	
جز صالح قدرت یہ سلیقہ ہے کے	جو عالم بزم کو بنا سکتا ہے
حکم اوسکا لئے پہر تائب یہ حیرت مند	یہ بارگراں کون اٹھا سکتا ہے
قطعہ	
کوئی یکس کا پاس کرنا ہے	کون مرتے کے ساتھ مرنے کا ہے
اوسکو حیرت سہنا انا ہے خدا	کہ جو بگڑا ہوا سنورنا ہے
درشان جاہلانِ فاضلِ نمان و تلون مزاج	
قطعہ	
گلِ خندان و چشمِ نم دیکھے	زلفِ سنبل کے پیچ و خم دیکھے
بنکرہ میں بہت صدمہ دیکھے	سیکڑوں بندہ درم دیکھے
اہلِ ثروت عرب عجم دیکھے	صاحبِ طلبہ و عالم دیکھے
ایک سے ایک محترم دیکھے	چشمِ حیرت نے منہ کوم دیکھے
درشان ضعیفانِ بے لحاظ و بوالہوس	
قطعہ	
بے غرتوں کا جیکے کاٹیں جو ہم ہے	پیری میں اوسکی حرص جو انکی دیہم ہے

<p>سوقع پہ باد صبح کے بادِ سوم ہے طرفہ مقام ہے وہ عجب خضِ بوم ہے جانے دو چپ ہو کر وہ کج بختِ سوم ہے</p>	<p>نقلِ شبابِ عمرِ ضعیفی میں الامان ہوتے ہیں لوگ خلقِ بڑے فتنہ گردان حیرت یہ انقلابِ جہان ہے اوسچی ختم</p>
<p>قطعہ</p>	
<p>بہر شب و روز میں فدا لیت ہے دوست دشمن کی ایک حالت ہے</p>	<p>ہر بد و نیک کو خجالت ہے یہ عجب طرح کی عدالت ہے</p>
<p>قطعہ</p>	
<p>یہ جبر ہو اختیار کب تک اے راحت جان انتظار کب تک</p>	<p>حیرت رہے بغیر کب تک اس طول کا اختصار کب تک</p>
<p>قطعہ</p>	
<p>حیرت رہے انتظار کب تک ایامِ خزاں بہار کب تک</p>	<p>یہ وعدہ بیشمار کب تک جو کے صدمہ کے آ رہے ہیں</p>
<p>مطلع ہائے مفردات</p>	
<p>خوشیدِ خدا و ربِ بجائے اخترِ اللہ اکبر اللہ اکبر خاک سے کنکر کنکر سے پتھر اللہ اکبر اللہ اکبر</p>	<p>ہم جاہلین گمراہ نہ کلونہ بابر اللہ اکبر اللہ اکبر یاں ہے تغیر نام و نہ لکھو نیت تو کوئی نہ لکھتا</p>
<p>مطلع</p>	
<p>پہلے تو اس طرح کا نہ کرو خود رتنا</p>	<p>الناسیت کا پاس نہا جیتک شعور نہا</p>

	مطلع	
ہر امر امتحانی اسمیں لکھا ہوا ہے		یہ کلیات حیرت جام جہاں بنا ہے
	مطلع	
ہول جانے کا مرے مجھ کو نہ تھامے گنا		اتنی غفلت تو مناسب نہیں اگر احتیاج
دم آخر ہے مرا فرمانہ ہے اخیر		تم تو خود دیکھ گئے آنکھ سے ایجا نیچاں
	مطلع	
اب تون کی بہنے بستی چوڑی		پلہ دنوں سے بت پرستی چوڑی
	مطلع	
بعد کیسی جو پرش اجا کب لے ہیں		وہ اس عالم میں تسکین دل بیتا کب تھیں
	مطلع	
وہ یار کیا جو یار پرستی کی خونو		کس کام کا وہ گل ہے کہ جس گل میں
وہ بندہ درم ہے کہ جب کو تمام عمر		زر کی تھو تلاش تری جستجو نہو
	مطلع	
جسکی ہمیں تلاش نہی کعبہ میں دین		بھکو ملا وہ عالم بزم کی سیر میں
پایا جو تھلیہ نو کھائیں تے اے کریم		دینا نہ میرا رزق کہیں دست غیر میں
آئیں کبھی نہ دل میں الہی بے نیل		دست دعا او میں تو بے کار نہیں
	مطلع	

نہ پوچھو مصفی و باغ عالم میں کیسا ہوں	مجھے کتاب ہے جو جیسا ہی نہیں ہو ویسا
یہ عادت دیکھتے آتے ہیں ہم فکروں کو	جو وہ دنیے پاتے ہیں تو دلوں کو
رحم اگر خالق مابر میں زار بکند	مردے زار عیب و دل ایدو کا بکند
تکو حیرت بار ہا نکستے دین جانا چاہتے	جنمیں رہنا ہے اور نہیں سے دل لگانا چاہتے
چلتے ہو چال سارے رنیکوں سے ہو چکے	بیفا مکہ نواب بنے جوڑ موٹ کے
پاس سخن جنمیں ہے وہ خاک کی تڑا دہیں	جنکو حیا نہیں ہے وہ پندے ہیں جوڑ کے
فیض بالونکی تو ہے روح روانہ نہ ملا	پر تمہیں فیض رسانی کا زمانہ نہ ملا
عہد ثروت ہے جہاں میں سرخرو ہو لیجئے	بنے دریا میں تو اپنے ہاتھ کو دھو لیجئے
دست قدرت نے تو نیت کج بنائی کی	مجھ کو بھی میٹر بانہ کر کے کج ادائی کی

نام رکھاوین گیدے خر	است زوجہ بندہ زر
سطلع	ادے توبت ایکہ اعلیٰ نہیں ملتا
سب ملے ہیں پر چاہئے والا نہیں ملتا	سطلع
سب ملے ہیں پر چاہئے والا نہیں ملتا	سطلع
اب زمانہ میں نئی وضع کی بشارت ہے	سطلع
زندگی کہتی ہے مجبور ہوں لاچار ہے	سطلع
پر قید انتظار میں ہکو نہ مارے	سطلع
تفصیل مصرعہ میرا نہیں ملتا	سطلع
اپنے منہ کی گہ چپانی آپ ہو کشتار	سطلع
خمنیں سطلع شاعر	سطلع
ادھیا یوس ہوا صبح کی بیزار ہے	سطلع
بوسے گل تو تو علی اپنی بکسار ہے	سطلع

ہم گران بار اوٹینگے بڑی دشواری سے

مطلع

اب ہم تو ہیں ایسے نظرا بل وطنین
جس طرح سے ہو برگ خزان دیہ چین

مطلع

پامال خزان ملک عدم کے نفی ہیں
اے راحت جان ہم تو چراغ سحری ہیں

مطلع

رو یوست ہم کو قدین اکیلا دیکھ
جائیں جب ہم اپنے گم دنیا کا سبلا دیکھ

مطلع

سابق کی طرح آپ سے ہم مل نہیں سکتے
یہ ضعف نے دایا ہے کہ اب مل نہیں سکتے

مطلع

کر دیا گردش فرستے تو بیہوش مجھے
آپ ہی کر گئے یک ملت فراوش مجھے

مطلع

اول عمر چو یکسان بجان طے کر دی
گر بدولت بیسی مست نگہ دردی

رباعیات

غافل جو ہوئے تجھے دشمن نہ رہیں
کنہی کو وہ مرد صفت زندہ ہیں
حیرت کی سمجھ میں تو یہ ہے آفاق
زندہ ہیں وہی جو ترے جویندہ ہیں

اسباحی

کتمانِ عدم سے تو بیان آئی ہے	پربان بھی ٹہرتی نہیں گہرائی ہے
حیرت نہیں معلوم کر فترت رفتہ	بہ عمر روان کہان چلی جاتی ہے
رباعی	
کیا کیا نہیں اللہ کی قدرت دیکھی	دن عیش کے گزرے تو مصیبت دیکھی
حیرت وہ ہوا دلوں زمانہ میں کفیل	ہر حال میں اوسکی ہی حمایت دیکھی
رباعی	
نازان ہیں جو اس عہد جہان پاییز	دریا تے تکبر کے ہیں طغیانی میں
حیرت وہ بشر نہیں بن دھوکا کٹا	جوان ہیں وہ جامہ انسانی میں
رباعی	
کس میں ہیں اللہ کی قدرت دیکھو	تنو بر سر شام کی ظلمت دیکھو
ہر وقت میں ہے نور اوسید کا حیرت	رکتے ہو اگر چشم بصیرت دیکھو
رباعی	
پیری میں تو اتنا نہ پریشان کرو	جس شاہ سے پالا ہے اوکے بہان کرو
اسے بادشہ کون و مکان حیرت	احسان تو کرنے رہے احسان کرو
رباعی	
جب رنج میں اوقات بسر ہوئی ہے	تب رنج گناہوں کی کسر ہوئی ہے
یا بوسِ نورِ حم سے حیرت	ہر شام کی دنیا میں سحر ہوتی ہے

رباعی	
دنیا کی ہوس میں جان کونسا ہوگا	یا اپنے گئے وقت کو رونا ہوگا
راضی رہو تم او کی رضا پر حیرت	قسمت میں جو کچھ لکھا ہے ہونا ہوگا
رباعی	
بیکار جو ندیر بشر ہوتی ہے	اوس امیرین تقدیر سپر ہوتی ہے
بنتی ہے وہی بات سمجھو حیرت	جو یار کو منظور قسط ہوتی ہے
رباعی	
جوبات پر نہ ٹہرے وہ پست چھوڑو	ہمت نہیں ہے جسمیں وہ شخص زور ہے
یہ بات امتحانی ہے یہ تجربے میں چھوڑو	انسان کی کسوٹی بہتر معاملہ ہے
رباعی	
طفلی میں تو مصروفِ خور و نوش ہے	بعد اوسکے جوانی میں طرب و خوش ہے
پیری میں ندامت سے دسی کیا حیرت	کیا بات سنی تھے جو خاموش ہے
داور ابیر دین برج	
جو بنا نہیں تو ہے بن دبیر دہرین	سین و نامور سی نیند ہرین
ساس نند سور سی جنم کی ہرین	بھیا جات سو ہے دیکھہ ہرین
جیا اکو لائیں ست بورائیں	تو ہے پوچھت سو ہے پاچھے پلین
جب سدا آئے جیا گہرا لے	

حیرت ہو پیا کیسی کرین

ہولی کافی

دیا سوری ست بورائی بنی والے نے بنی بجائی دیا سوری ست بورائی
نہیدہ لگایا کل کیدینو چھانڑت لاج نہ آئی دیا سوری ست بورائی
دھن تن سن سببیں ہلینو کچو نہیں دین دکھائی دیا سوری ست بورائی
جس لہجس کنار کے ہاتھ سو بے نو کوئے بہائی دیا سوری ست بورائی
رین تالپت ہون حیرت تمہیں نیند نہ آئی دیا سوری ست بورائی

ملار بسج

دے مارے باور چائے رے پیار دیسی لچون نہ جاسکے
سوریلہ کی دھن سن اُسکے گھینوا اب نہیں مانے ہر سنگرے
بن نو ہون چیری تمار سیانو کہ بد سوری بسرائے رے

نین نہر باوت حیرت

جب سدہ آئے جیا گہرائے رے

استانی شہری برج

سنے ہی نہیدہ لگائی سورامن ہر لہو آج
سالو لی صورت موہنی ہوئے نجر گراوت گاج
نہیدہ لگائی سدہ بلرئی چھانڑت آئی نہ لاج

دوہرا

دہن دیجے جیہرا کئے جیا در کئے لاج	جیا لجا دہن دیجے جو آئے دہم کے گاج
ہم نہیں کچھ سوچ کر نہ ہیں	بچے پکیر و سہی ڈرتا ہیں
نینا تمارے آئی پڑا ہیں	جیسں چٹے باج

دوہرا

نینا دہی سڑکی کہ جن نین میں لاج	بڑے بہنے اور یکہیرے آوین کے گاج
بچے ہماری سدا بسر آئے	ہنٹا ہیں سب بیکو لو گاج
حیرت کون ہیں ہم چلا	سگلو نہرا راج
برنگی ماری شہر ہم حیرت	نمہرا کون اکا ج

دوہرا

سانچے بد سناون چہر سبھی چت لگا	ابک کے ساوے سبب ہے اور سبب ہے
--------------------------------	-------------------------------

استانی سہمی سچ

بانسریا والے سانور	ہمے نگہ جن آؤ
سچ کی سکھی بچہ چاکر تارے	نمہرا لے لے ناؤ

دوہرا

ایں لابل ملہ ہر سبیت سیام نہنار	جیت من جبک جبک پرت چھون اکبار
---------------------------------	-------------------------------

دوہرا

تینا وہی سراہی یہی جرنین بن لاج پرین کی سین کہیں یہی	بڑے بٹے اور بکھرے آوین کوئے کاج ناموری ہیں گنواؤ
دوہرا	
تیر فنگ کی چوٹ سے اوٹ کئے بچ بچا نیں لگاوت نہت بٹکان	نو کھی چوٹ پریم کی کہ اوٹ کئے بچا تمہرا باپ ہے سہماؤ
دوہرا	
اکو تینا مدہ برے دو جے انج سار ریں ونا واکو کل نہیں جیت جاس لگاؤ	اے لوری کوؤ دیت ہے منوارن بھتیار
دوہرا	
سنو سا نور وہیں نہ فراد کیس کے اچھا چنوت نہیہ کی نہیہ پت ہو کو بچی	
استانی ٹھمری کوی	
سپہیا نورے نگہ باباٹ پڑے جاسے میں پوچھوں کوؤ نہ بتاؤ بٹکے بستی کنور کندھیا	مورا آوت جیرا ہرانا لاگت نہیں ٹکانا کوؤ یا سید نہ جانا
نیں نہر رکت نہیں جیت بونہ میں سمندر سہانا	
استانی ٹھمری	

پیارا گداؤ نہیں جات کر جو اکی پیر	سین نہ لپٹیں سماجی جبارا دہرت نہیں
بیر سیم اور سناؤ ڈھنٹ نہیں میں نہیں ہرگز	برہ کی جار جی نہ ہم حیرت آنسو چرکت

استانی

بہن سچا سیکے شیاؤ کم نور سچا لہو بہاؤ	جہل نہیں بنگی نہواند سبھا میں سچا کوئی
واگدیں با جات من ماری کویت پران چرے	آنسو نہ تیرت نہیں حیرت کیس کر اور پئے

بہن بوند سمندر سما لو اہرج دیکھو آئے

استانی دا درہ

پہ کھون پیام مرابہا پیر دے مار بھرا پیا	یا مرلی لئے بے ہمارا جی
ہر گن گاوت سدہ بسراؤ	آپی گوتیا آپنی سماجی
وامرلی سے کان لگاؤ	جا کے سبکدہیں مہر بکاؤ
کہان کے مفتی کیس کا جی	پہر دے ماری نہ سہا جی

کان لگائے سنو پیا حیرت

جہ سنئے بیکٹ نہ برا جی

قطعات تاریخ ہائے دیوان اول

تاریخ از حیرت جانتان حیرت

کہا ہر ایک نے دیوان جو پاکیزہ	یہ آفتاب تو برج کمال میں آیا
اب اسکی چاہئے تاریخ خانہ بھی	کہ اسکا دور کئے ماہ و سال میں آیا

<p>نہ آشتی میں نہ طرز محال میں آیا یہ صید جب نہ کی طرح محال میں آیا</p>	<p>سُخو روٹ بھی کی فکر مرغِ مضمونی تلاشِ طائرِ خوش رنگِ مادہ ہی رہے</p>
<p>پکارا نافِ غیبی کہ سالِ تاریخی زہے زانہ حیرتِ خیال میں آیا</p>	<p>تاریخ از سید غلام محی الدین صاحب نو اسید امیر علی شاہ چتر جاگیر دار و رئیس اکبر آباد التخلّص پشید</p>
<p>میں مضمون سے ہے لبریزِ ابلاغ دکھولالہ کے ہر اک نکتہ ہے داغ</p>	<p>ہو گیا جمع کلامِ حیرت اسکی رنگینی کا لکے کیا صوف</p>
<p>سورہ سالِ کشیدار نے ہے یہ دیوانِ معانی کا باغ</p>	<p>از تہا ج طبع ابوسید شاہ محمد علی خلیف مولوی سید شاہ محمد عباس صاحب ناظم سابق ریاست بنویا ان شاگردِ جنابِ زرا اعظم علی صاحب اعظم تلمیذ حضرت خواجہ حیدر علی صاحب آتش لکھنوی رئیس اکبر آباد محلی بچکی پور دائرہ شاہ محمد رفیع الزماں مفتاح</p>
<p>سچ تو یہ ہے کہ ہے ہزار میں ایک کھرد جو عہ غزل ہے نیک</p>	<p>خوب دیوان لکھتِ حیرت نے فکرِ تاریخ ہونہیں جو علیم</p>
<p>ایضاً</p>	<p>ایضاً</p>

<p>عجب حیرت کا ہے دیوان بگین اگرچہ خود ہی وہ یکتا ہیں لیکن تمامی پر علیہم آیا جو دیوان</p>	<p>کہ جس سے زور خمار چمن ہے یہ فیض اعظم استاد فن ہے کہ جواب نظر اہل انجمن ہے</p>
<p>نقصی بین سال حتم بدیل لگی کئے گلستان سخن ہے</p>	<p>الغیا</p>
<p>دیوان چہ نگاشت است حیرت لہر یز ز بادۂ مضامین باشد اگر علیہم منطوق</p>	<p>مطبوع جہان پسند عالم ہر لفظ درست کاسۂ جم تاریخ بسال عیسوی ہم</p>
<p>دو بار رنجوان کلام حیرت کن وز پس ہر دو است را ہم</p>	<p>قطعہ تاریخ منشی محمد علی رضا الہ آبادی سابق تحصیلدار راز ریاست بہوپال تساع نامی فارسی وارد و مخلص بہ الفت از فرخ آباد قطعہ تاریخ تدوین</p>
<p>جو حکم ناظم دیوان کن سے لکھی جو شاعرون نے اوسکی تاریخ علیم نکتہ دان و خوش بیان کا</p>	<p>مرتب ہو چکا حیرت کا دیوان بہ طرز دلربا و حسن عنوان یہ پہونچا الفت بیدل کو فرمان</p>

رقم کرتو بھی اک تار بج ایسی
 سواوس ارزننگ حیرت کو بھولا
 تو ہوش طوطے طبع شوش
 کہ میں کیا ہوں مری کھار کیا
 ولیکن انمثل احوال باب
 کبیت لنگ خام کو بنا پار
 مگر ہوں اپنی طبع خاص سے
 کہ کیا ہو اس گھر سخی کی تو
 اگر مطلع ہے رشک مطلع خوا
 اگر زب غزل ہے حسن مطلع
 ہے رشک ابرو خوبان ہر اک
 ہیں پلان سحر کاری سے فلم کے
 ہے کیا شیرینی شان فصاحت
 ملاحات اسقدر ہر شعور ہے
 جہان لکھا ہے حسن عشق کا ذکر
 صفت ایسی لکھی لوح حیرت کی
 جہان ہے ابروئے خوبان کی تو

کہ ہو مطبوع طبع نکرہ سنجان
 کہ ہیں ہزار دمانی جس کے جیران
 ہوا کاغذ دماغ سر سے پران
 جو ہوں اوس حیرت افزا کاغذ
 رہ الفت میں جو واجب اذعان
 فزائے فکر میں کرتا ہوں چولان
 مثال کا کل خوبان پریشان
 کہ ہیں ہزاران شکر جس کے افزان
 ہے مقطع مقطع ایراد ہے ہاں
 تو ہر مصرع ہے ابروئے غزالان
 ہے بندش بندش زلف عودان
 سمائے لفظ پر معنی کی پریان
 کہ ہے ہر لفظ گو یا شہد یران
 کہ کہا میں رشک لہائے مدین
 کہی فصل نیاز و ناز ہے دان
 کہ جس سے ہو گیا آئینہ حیران
 دل فوس فوس ہے او فرہان

جہان پر زلف کا مضمون بندھا
 جہان وصف گل و عارض لکھا
 جہان پر وصف خط عنبرین کے
 کسی غنچہ دہن کا ہے جہان ذکر
 جہان کچھ وصف ہے ترترہ کا
 لب لعل صنم کا ہے جہان ذکر
 جہان لکھی ہے کچھ بیتا بے دل
 جہان کچھ ذکر ہے مجھوں دشونکا
 جہان حسن و بیل و رقم ہے
 قدموزوں کی لکھی جسمیں تصنیف
 جہان عاشق کی بیتابی لکھی ہے
 جہان کچھ ذکر ہے خوف خدا کا
 تصوف کی صفت جس شعر بیان
 غرض ہے التزام ایسا کہ ہر حرف
 کماں پائی کسی یہ بلاغت
 جو ہوتی گوشن و سعدی کی نظم
 جو مراۃ النظیر اسکی وہ دیکھ

نظر آتے ہیں وہاں غول اسیر
 وہاں پر ہے بہار باغ رضوان
 نظر آتی ہے وہاں شام غویں
 بنا ہے نقطہ موبہوم کل و ان
 وہاں پڑا ہے مضمون غلط
 زمین شعر ہے رشک بدخشان
 جگر وہاں چاک ہے شگل گرین
 ہے جنت وہاں بیابان و بیابان
 زمین شعر ہے و انکی پرستان
 وہ مصرع بنگیا سر و گلستان
 وہاں مرغ مضائق غلط
 قلم وہاں بید کی صورت ہزاران
 تو اس سے ہیں عیان مضمون غلط
 ہے گویا صورت مرغ خوش الحان
 ہو لائی جو دلوں سے یاد سحران
 بلاغت پر نہوتے اپنے نازان
 کرے نظری نظیری اپنا دیوان

<p>ہوئی ہے جس جگہ پر حسن تغیل ہوئی ہے جگہ گز صبح کا جہان بکھر صبح ارسال المثل ہے ہوئی الفت کو جیتا بیخ کنی</p>	<p>سب کے سوہن دان ہو جو دیوان تپان ہیں دان در مضمون غلطان و مانہ نکھایب بھی جوان ہوا اس دم مرا کشاوے خواہاں</p>
	<p>درون میری آئی یہ آواز کلام عشق ہے حیرت کا دیوان</p>
<p>۱۲ ۹۶ ۱۲ ۹۶</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>محمد جان خان نے لکھ کے دیوان لب جمہور سے آئی یہ آواز</p>	<p>دکھا با سب کو جب سالن حیرت طلسم عشق ہے دیوان حیرت</p>
<p>تاریخ از مرزا حاتم علیضاً منصف سابق در تمیل اعظم اکبر آباد</p>	<p>۱۲ ۹۳ ۱۲ ۹۳</p>
<p>صاف دیوان محمد جان خان سعرۃ تاریخ مہر او نکا کو</p>	<p>ہے جو بحر نظم کا صوت نما گردش آتیزہ حیرت فزا</p>
<p>تاریخ از مرزا عنایت علیضاً منصف اکبر آباد برادر مرزا مہر ضا</p>	<p>۱۲ ۹۶ ۱۲ ۹۶</p>

<p>مہر جان خان حیرت اسے ماہ مرب ہو گیا دیوان اوٹکا</p>	<p>ہر اک بیت اوٹکے پادشاهی لڑا نشان فروع اچا یہ ہے تاریخ دیوان</p>
<p>قطعة تاریخ تدوین از مصنف محمد زکریا خالص صاحب تخلص فی شاعر نامی خلف الصدق سید محمود خان صاحب مرحوم مغفور شاگرد اسد اللہ خان غالب و برادر زادہ نواب اعظم الدولہ سید محمد خان صاحب مغفور رئیس دہلی</p>	<p>جب محمد جان خان صاحب بعض اہل ہو گیا دیوان مرب جب باغ لکشا</p>
<p>کی یہ فرمائش کر دین مجمع افکار نظم اور ہونی تاریخ اسی کے بدل گزرا نظم</p>	<p>ایضاً</p>
<p>کلام شہرہ بیان ہوا جب جمع مکالمات کی سبھی اور سکنا بآز</p>	<p>کہ جس رنگ مضامین غشت پہ پید سروفا و طلب پاسے طلب و شیدا</p>
<p>ایضاً</p>	<p>ایضاً</p>
<p>دیوان سخن شناس حیرت کہ نوبتی کی کہ سال تنبیہ</p>	<p>آئینہ رلف سرسب ہے مات مرصع ہنر ہے سی</p>
<p>قطعة تاریخ از مولوی امیر محمد صاحب ساکن رام پور شاعر بدل افار محمد جان خان حیرت مجلس آرائے سخن لکھی</p>	<p>مرب کر دو دیوانے کرد لہا یافت ز ولایت</p>

امیر از بهر سال او سر و شرم داد و آواز	که با دار و نق صد انجمن آید بهر
قطعه تاریخ ندوین بواب عید العزیز خالصت بخش عزیز	که با دار و نق صد انجمن آید بهر
رئیس اعظم بالنس بر یلی شاعر نامی بقدر خاندان بواب جاقطر حست خالص	که با دار و نق صد انجمن آید بهر
ز بهر نظم هر بیت که در آید تاب	بود خوشتر از نظم مدد عدل
چون تاریخ زنبیب جستم عزیز	خرد گفت تعلیم ابل سخن
قطعه تاریخ میر محمد قاضی صاحب بدین و شاعر نامی عظیم آباد	خرد گفت تعلیم ابل سخن
تتمم بر شید	تتمم بر شید
ز بهر بیت خوش بیان گاندر بهش	نمود اول و جان به آخر
ز تصنیف او گشت ترتیب دیوان	که کم دیده ماتد آن چشم ناظر
رشید از سنش جستم گفت با	بگووه چه طبع مضامین نادر
تاریخ ندوین فکر خواجه عزیز الدین صاحب شاعر نامی بدین لکنو	صفا بخش چشم بصیرت بود
بنام به دیوان حیرت که آن	بهار بهشت فصاحت بود
ز گلزار طبع رنگین او	گلستان مهر و محبت بود
ز رنگین نوای بلبل فریب	که موج محیط لطافت بود
بهر عرش از روانی عیان	همون شمع شبهای خلوت بود
همون همدم روز تنهایی است	نکوئی که کان بلاغت بود
که بای ترخیز از بس از آن	

پچیس سال تاریخ ہائے عزیز

نہار د کہ مرآت حیرت بود

۱۲۵۶ ۶ ۶۱۸ ۱۲

۱۲۹۶

قطعه تاریخ مصنف جناب سیدوزیر علی صفا نورانی شیرکھن

جناب حیرت والا اہم کا
کہ جو اس نور صریح ہے غزل کا
کہما دل نے ہو واجب ختم دیوان

نہیں دیوان محبت کا چمن ہے
لب معشوق یا برگ سمن ہے
یہ کہ اچھا گلستان سخن ہے

قطعه تاریخ تدوین جناب مولوی سید علی صفا متخلص بہ کلک

مژدہ جان بخش دے اہل سخن کو انجم
بارک اللہ خاتمہ تک میدہ تحریر ہے
نقل نوحان حسن خط پر ہیں کہ حرفوں پہ نقا
اس گلستان سخن کا واقعی ہر ایک شعر
سل کلمہ کلک اس مجموعہ کی ترتیب کا

جمع اجزا ہو چکے دیوان حیرت تمام
نقش اس دیوان کا لک لک ہے مشکین ختام
دار سے ہیں یا لبالب یادہ خوبی کا جام
عاشقوں کا سر معشوقوں کا ہے عطر شام
مشرقی انوار معنی ہے یہ دیوان لکلام

۱۲۴۰ ۶ ۶۱۸ ۱۲

۱۲۹۶

قطعه تاریخ وفات بنت طاہر من تصنیف حیرت

شہر جہان تہی بنت طاہر
نام او سکا کنسیر فاطمہ تھا
راستہ جہان ہوئی جہان سے

پاکیزہ و خوش جمال دختر
خوش صورت و خوش خصال دختر
فری جو ہر روزی کمال دختر

حیرت نے سرالم سے لکھا **ایضاً** تاریخ قنابل و ختر
 قطعہ تاریخ وفات شاہ احمد حسن صاحب

احمد حسن جو حافظ قرآن تھے حیران
 خلق مجوسی سے وہ ہر دل کو برے
 دنیا کو چھوڑ مسکن اصلی میں چلے
 جاؤ پھر مزار پر حیرت نے لکھا **ایضاً** سال وفات اوکا فقط فاتحہ بخیر

قطعہ تاریخ تعمیر مزار حسین علی بنی **ایضاً**

بے بنایا حسین علی بنی
 ہرالم اسکا نخل مانم ہے
 ہو گئے قتل سید الشہدا
 یہ سمجھ کر کہ فرض عین ہے یہ
 اور اس غمگدہ میں ہیں یہ
 سو منو جانے شور و فتن ہے یہ

کما حیرت نے از سر لپین **ایضاً** خانہ مانم حسین ہے یہ
 قطعہ تاریخ ملال در شادی دختر تائے ہام شعبان

حماقت سے عزیز و اقربا کے
 بنے نوڑے ہی زربین غزل
 تمنا ہے کہ جو فعل بد بھی
 بقطع فرق نخت لکھو **ایضاً** مجاہد غم بے پردگی ہے
 کہیں کیا ہم عجب آفت میں چلی
 کچھ آنکھوں میں یہ جوبی چلا گئی
 کس و ناکس کہیں بہتر ہے

قطعہ تاریخ وفات **ایضاً** محمد عسکری

عسکر کی سکن ناره تہے جو یوں بین	نیک خونیک ویش اہل و فانیک خصال
اونکا اس عالم فانی سے جودل گہر لیا	راہتے ملدے ہو چور کے سب اہل و عیال
تب یہ ٹھہری کر لکھا چاہے تاریخ و قات	جسمین سب بھجیں کہ دنیا ہے فقط جا مل
کہا حیرت نے بشر جو کہ بڑے جبر	ایضا فاتحہ خیر سے ہوتا ہے عیان سال وصال

قطعہ تاریخ

بے بصر ہو گیا سید مرزا	نور دیدہ کو جو پناہ کفن
ساتویں ماہ صفر کو وہ جوان	ہوا راہی طرف اصل وطن
باغ عالم کو ہوا ونسے ہوا	تواو سے مل گیا جنت کا چمن
فکر تاریخ میں اوں مگر روکے	ہوے مصروف جو حیرت بہرین

لب جمہور سے آئی آواز
داغ دل دی گئے محبوبین

جمہور
۱۳۰۳ھ

تاریخ ہائے طبع کلیات حیرت

قطعہ تاریخ از محمد جانا خان حیرت

جو ہے یہ کلیات حیرت افزا	گل سفون کیلے ہیں اس میں نایاب
بقطعہ فرق ایذا لکھد و حیرت	کہ ہے تاریخ اسکی باغ شاداب

ایضا

<p>حالت یاران رفعت کو بہ حسرت دیکھتے اسکے جانب ہی اگر با چشمِ حیرت دیکھتے آتشِ غم کی جو اس میں شعلہ لگتے ہاتھ غیبی یہ لو لگا کر فروغ دیکھتے</p>	<p>کل مسلمانوں کا دل لکھی ہے بہ التماس یہ طلسمِ زندگی دنیا جو ہے نایاب دار عالمِ فانی کی کو اہلِ دل سمجھا گئے دوستوں نے جب کہا ہو فدا کی تاریخ</p>
<p>سالِ تاریخی لبِ بینا سے ہونا عیان غور کر کے جب سوئے طاعتِ حیرت دیکھتے قطبِ تاریخ جنابِ مرزا قیصرِ محبت صاحبِ ہا در تخلص بہ فروغ شامِ زادہ دہلی ڈپٹی انسپکٹرِ مدرس ضلع جونپور</p>	<p>کرد چون تحریرِ حیرت کلیات در گروہ شاعرانِ خوش بیان شدر قلمِ تاریخِ طبعش اے فروغ</p>
<p>شدر بہ ذائقہ شاعری اے فروغ ناز حقِ نعالے کرد اور اسرفراز کلیاتِ حیرت جا دو طراز ۱۳۱۰</p>	<p>کلیاتِ حیرت جا دو بیان خامہ صورت کش مائے فکر عقل را آئینہ صورتِ شامست لطفِ معنی اے مسلسل وقتِ دید اندین عالمِ بیاض نامِ را</p>
<p>یافت ترتیبِ نوشت و تسطیرِ خوش کوثرِ اربابِ خنیں تصویرِ خوش از صفائی بندش و تحریرِ خوش گشت پائے فہم از بحرِ خوش کے بود بہتر ازین ندبیرِ خوش</p>	<p>کلیاتِ حیرت جا دو بیان خامہ صورت کش مائے فکر عقل را آئینہ صورتِ شامست لطفِ معنی اے مسلسل وقتِ دید اندین عالمِ بیاض نامِ را</p>

خواست سال الطباع او اسے فروغ

عقل گفت آئینہ تقریر خوش

قطع تاریخ جناب میر وارث علی صاحب ساکن ہرگز کراری
ضلع الہ آباد یہ فن تاریخ گوین بے مثل و یگانہ ہیں

خوش بیان خوش خوش مجربا نشان
عبرت افزا ہے کلام او کما تمام
ہیں ہزاروں شاعر و مخبر داب
پاک ہر عیب و نقائص سے ہے سب
ہے پسند نکرہ بینان حرف حرف
الغرض یہ ہو چکا مطبوع جب

از پے تاریخ وارث نے لکھا

ہے یہ دیوان کیا عجائب منتخب

۱۳۱۰ھ

الضما

کہا سبوں نے چہ حاجب یکنایت
لب اسید سے آئی نہ لے مات غیب
نمونہ ہے یہ سخن آفرین کج قدرت کا
پسند طبع ہو اکلیات حیرت کا

از تاج طبع ابو سلیم شہ محمد علیم خلف مولوی سید شاہ
محمد عباس صاحب ناظم سابق ریاست بہوپال شاگرد جناب
حضرت اعظم علی صاحب اعظم تلمیذ خواجہ حیدر علی
آتش صاحب لکھنوی رئیس الہیاء و خلیفہ کجی پور و امیر
حضرت شاہ محمد رفیع الزمان صاحب مغفور

<p>حیرت نوشت نیکو این کلیان زیبا برسد سال طبعش از دل علیہم یہ قصیدہ بھی بعد ختم ہونے کے تصنیف ہوا لہذا اخیر میں لکھا گیا</p>	<p>کز غارۃ معانی حسن کلام افروز آئینہ گفت سالت مرا آن حیرت آموز قصیدہ آنکسین بن مری طالب بیدار محمد</p>
<p>خالق مرے دکلا حجب انوار محمد کیونکر نہوں کونین کے فخر محمد ہیں بیش نظر بروے خوار محمد احمد بن احد میر ہے قضا کا</p>	<p>جو خالق عالم ہے وہ ہے یار محمد کہتے یہ حاکم عالم</p>
<p>وصف رہے ہیں محرم اسرار محمد والیل شب کیونے خوار محمد کونین میں مشہور ہے ایشار محمد اللہ کا طالب ہے طلبگار محمد اللہ کا مجرم ہے گنگار محمد خالق کے ہیں گویا لب انظار محمد ہو لوگ ہیں وار فہر رقرار محمد ہو جائینگے کفار بھی دیندار محمد حرفد ہونے سایہ دیوار محمد اللہ کے ہیں واقف اسرار محمد طے کرتے ہوئے منزل و شوار محمد</p>	<p>رہے تھے اکن میں شاہ گدا کو ہے جسم مبارک ہم تن نور الہی جو منکر تعظیم ہے مقور خدا ہے تعلیم بشر پانے ہیں بالواسطہ محشر میں بھی جائینگے تو ہمراہ اونٹنی آیا ہے قمر بن حمد نے نادی کا زمانہ آئے جو قضا میری مدینہ میں الہی واقف ہے خدا اوستے خدا کوہ خوار ہوئے شب معراج ہیں عرش میں قطع</p>

جس طرح نظر جاتی ہے آئینہ کے باہر
جان سے جو کئی ساتھ تو پہر و شبنم
پڑے جو او دبر سے نو فرشتوں نے سمجھا
ہے نور الہی تو سمجھنا یہ بجانا
ہے آنکھ کے اک تل میں عیان عالم
سے یہ ہے تو ہویدا

اک راہ نما بند
رہتی ہے سدا عکس فلک و کمال
اب کس سے کہیں ہم شب و فرشتہ کی آؤ
دنیا میں کوئی اور نبی اب تو ہو گا
ہر اعر میں مختار ہیں درگاہ خدا کے
بعد اون کے ہما نہیں خلفہ کی نہی ہے
اکثر یہ کہا کرتے تھے کا فہم پکار
پابند شریعت کو نہ سمجھے کوئی عاجز
دنیا میں تو لا اکون ہی ہے خلق پیہر
جو حکم الہی نہ غرض چاہی کسی سے
کرنا نہ زمانہ میں کسی اور کا محتاج

اس طرح گئے پرخ کے اوں پار محمد
الدر کے تقدیر ضیا با ر محمد
ہم کے ہو کا فہم سالار محمد
دیدار خدا جاننے دیدار محمد
الدر سے انوار شب تار محمد
کو نہیں میں ہے رونق بازار محمد
انہند میں ہو میں منیدار محمد

دل ہے سر
میں عیسے ہر یکم ہی تو بیمار محمد
کس سر پہ بند ہے دیکھئے دستار محمد
محبوب خدا سدا برابر محمد
کرے رہے وہ کام جو تھا کار محمد
بجلی ہے چلا دیا ہے کہ تلوار محمد
آزاد سے بہر ہے گرفتار محمد
تھے سب میں خوش اسلو خوش اطوار محمد
رہنا تھا خدا ہی سے سروکار محمد
اسے میرے تھی یہی کے مددگار محمد

وہ خالق عالم ہے یہ ہیں حجت عالم
پیغام خدا کرتے تھے ہر ایک سنا ہر
تائید خدا سے ضرر ہوتا تھا اونکا
بیوجہ تو لدنویں احمد مرسل
الفت جو کہے اونکے عزیز و قہاے
ہے صدر فرقت سے لب گورالمی
کونین میں کیونکر درجہ

بختیاری
سین سب جن و بشر تابع
اے منکر و سمجھو کہی ہا کے نہ بچو کے قطعہ
اے بخت رسا سو کہینہ مجھے بچا
پوچھو نون نونان چشم بصر میں
ہو وان سے اجازت تو اسے جانی
ہو لون جو شرف چہستان سے ملے
ماجت نہ ہے پر مجھ دنیا کی ندیں کی

وہ کار خدا اور یہ کردار محمد
گفتار خدا جو ہے وہ گفتار محمد
دشمن تھے بہت درپے آزار محمد
لاریب قیامت کے ہیں آثار محمد
انسان ہے وہی لائق سرکار محمد
مر جائے نہ رہا

نہیں ہرے مددگار محمد
واقی ہیں بہت وعدہ و اقرار محمد
خالق ہے فقط مالک و مختار محمد
اب جوش پہ ہے قلم و قلم محمد
دیدار خدا پایگا زوار محمد
آنکھوں نے سون دیدہ بہار محمد
ہے مار یہ کے دشت میں گلزار محمد
پہر آ کے بسوں میں پس دیار محمد
ہاتھ آئے جو ہر دولت دیدار محمد

نواہان شفاعت ہے تو حیرت یہ دعا
مرفدین ملے دولت دیدار محمد

یہ قصیدہ بھی بعد ختم ہوتے ردیف کے نیا تصنیف و الہام اخیر میں رکھا گیا

ہمارے آنکھ میں نقشہ ہے اوس ہر فرخ کا قصیدہ
گل عارض سے اوس کے منفعل ہے باغ و گلستا
عروج و غروب کیونکر نہ اوس پاک دامان کا
یہ اوس کی تکی کی دیکھو راسنی اس باغ عالم
سرخ گل رنگ شہ پر جلوہ رلف مسلسل
بہار سبزہ خط اسطرح بہرے اقدار
تجلی استخوان باقی ہے شہ میں ایسی تہی
بہ عشق شاہ دین کا دست عبرت خیر ایکسا
جگمگاتے ہیں محبوب روضہ اقدس اگر یوں
گئے سردار عالم گلشن امکان سے ظاہر ہے
محبت میں بند ہیں جو جلاوس کے لوگ سحر و سحر
ملک بہر زیارت شہ کے آتے تھے مدینہ
وہاں نہ تھی شوکت شاہی ہمایوں نہ تھی
لب گنگ خضر خلق میں ایسے ہو گیا
اچھی کو چہ مدینہ کی ہی ہیں ہر صورت جنت

محمد نام ہے جس کا وہی ہے نور ایمان کا
یہ جنت جس کا سایہ ہے وہ گلے گلستا
ہلال عید تک کشتہ بنا جس کے گریبان کا
صنوبر بنگیا سایہ اوس سرور امان کا
کہ گلشن میں عیان ہے کوئی تختہ سبقت کا
کہ حبیبہ ہلو کے گلین کوئی تختہ ہوتا کا
کہ جس سے دل پہلے جاننا ہر شمع شبت کا
قد مہرنگ مگانا ہے جہان خضر بیاں کا
سعادت اپنی جائیں اور چوڑیں ملک کشت کا
خزان آئی ہے جس سے حال دیر ہے گلستا کا
یعنی ہے ابرو شہ پر ہلال عید قربان کا
نصوڑ چوڑ کے باغ جہانہیں نور و فضا کا
گمان ہے بویار شہ کے بان تخت سلیمان کا
کہ جس سے رنگ پیکا ہو گیا لعل بدخشا کا
کہ خطرواں گرچی کا نہ مدینہ سے زما کا

<p>روان ہے ہر گز مری مودم نوا و کاغذ نہیں پایا نخلی گاہ کہتے ہیں دنا کی سبزین کو لب گئے سردار عالم کنج حرقدین فوسے اگرچہ دشمن ایمان میری شمن جان ہے یہ تھی تیغ نگہ دین ہیت حق سرور دین صف خرگان کے سردار و نکو یہ کفار کہتے تھے فراق سرور عالم میں حیرت کی یہ حالت</p>	<p>درین میں قدم ٹہرے مری عمر گزرا نکا کہ ہر ذرہ دین عالم ہے جہاں مہر تابا نکا کہ بیدار اس نہ نکلا یہی شہر خوشا نکا بہر و سا ہے مگر جھکوڑا اپنے نگہ بانکا و غائب کام کئی تھی وہی شمشیر بانکا گمان ہے مردمان چشم پر شہیدیت نکا کہ جیسے وقت نصرت میں ہووے کو جانکا</p>
<p>دعا ہے بارگاہ سرور دین میں حیرت کی کہ ہو اب خاتمہ بالآخر مولا میرے دیوان کا</p>	
<p>دیوان من تصنیف محمد جان خان حیرت غلف الصدق بازید خان عرف باز خان بن جہانگیر خان صاحب رسالہ از مغفور ساکن شہر آباد محلہ رانی مندومی متصل مساجد وائرہ شاہ محمد اسلم صاحب و شاہ غلام علی صاحب مغفور ان یکے از کترین تلمیذان جناب مرزا اعظم علی صاحب مغفور رئیس غلہ آباد۔ واضح رہے کہ اس کلیات کے اخیر میں تین قطع منفقات و نیز مطلع ہائے متفرق بروقت موقع و محل جواباً احباب کو کئے گئے و نیز معروضاتے مفادات زبان فارسی وارد و و ہندی لوگوں کی زبان سے سنے گئے و نہیں ایک ایک مصرعہ ہر زبان میں</p>	

تضمین کر کے مطلع کئے گئے وہ بھی درج کلیات ہیں اور بعض بعض
 غزلیات میں مصرعہ مائے طرح بھی مندرج ہیں بدین وجہ حقیقت واقعی
 لکھدی گئی کہ ناظرین گمان سرقہ نہ فرمائیں۔ اور واضح رہے
 کہ بعض قصیدہ بین قافیات سے اضافت ہیں مگر اس میں بعض بعض
 شعر بے اضافت کا مندرج کیا گیا ہے وہ بسبب سو و غفلت کے
 نہیں ہے عذر ہے اور وہاں اسکی یہ ہے کہ عالم رویا نین زرگان
 دین نے انہیں الفاظ کے ساتھ جو کہ شعر میں ہیں مضمون عطا فرمایا
 لہذا بعض بعض اشعار اس قسم کے لکھے گئے کیونکہ میں اس سے
 گریز نہیں کر سکتا تھا اگر کوئی صاحب ادب معترض ہو گئے تو وہ
 اعتراض مصنف پر نہیں ہوگا بلکہ زرگان دین پر ہوگا اور اس
 جواب وہ ہونگے مگر وہ جواب اہل اعتراض کے نسبت میرے
 نزدیک بہتر ہوگا۔

چونکہ مطلعائے مشفقات اول میں چپ چکے
 تھے لہذا یہ مطلع کسی موقع سے لکھ کر اخیر میں
 مندرج کیا گیا

نہ زرق نیے ہیں مجھ کو نہ رحم کہیں
 لباس کب میں خون جگر بد کہیں
 قیمت فی بلد عمار

